

کتابہ الرویا

از

ابو شہریار

۲۰۲۰ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۱۸ء

www.islamic-belief.net



فہرست

فہرست	2
مقدمہ	6
باب ۱: کتاب الروایا کا بھید	7
باب ۲: خواب میں رویت باری تعالیٰ ﷻ	21
جلال بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت	21
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ کی روایت	22
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت	23
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت	25
تابعین اور اصحاب رسول کا اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا	30
باب ۳: خواب میں نبی ﷺ کا دیدار	32
انس رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب	34
بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب خواب	36
عثمان رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب	38
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوب خواب	40
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب تعبیر خواب و خواب	41

..... 46	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب
..... 47	علی رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب
..... 48	حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت
..... 49	تابعین کا نبی کو خواب میں دیکھنا
..... 49	نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ترمذی سے ناراضگی
..... 60	باب ۵: مسلمان بادشاہوں کے سیاسی خواب
..... 60	نور الدین زنگی کا خواب
..... 61	شاہ عراق فیصل اول کا خواب
..... 66	باب ۶: محدثین اور خوابوں کی دنیا
..... 77	باب ۷: خواب کے ذریعہ احادیث کی تصحیح
..... 88	باب ۸: فرقوں میں متضاد خواب
..... 93	باب ۹: الرُّؤيا الصَّالِحَةُ
..... 95	۴۶ یا ۷۰
..... 96	غیر نبی کا الرُّؤيا الصَّالِحَةُ دیکھنا
..... 97	الرُّؤيا الصَّالِحَةُ یا رُؤیا الرَّجُلِ الصَّالِحِ
..... 98	خواب نبوت کا حصہ ہیں کب خبر دی گئی؟
..... 99	خوابوں کی اقسام
..... 100	خواب اور صالحیت
..... 101	برا خواب دیکھنے پر نماز پڑھنا؟

..... 103	سچے خواب کا وقت
..... 105	معبروں کی خصوصیات
..... 110	ایک عجیب اقتباس
..... 115	اصحاب رسول اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم کے بعض خواب
..... 115	ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے منسوب خواب
..... 117	عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر
..... 118	ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کا خواب
..... 120	ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا خواب
..... 124	طلحہ رضی اللہ عنہ کا خواب
..... 126	جابر رضی اللہ عنہ کا ایک خواب
..... 129	ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خواب یا کشف
..... 132	باب ۱۰: انبیاء کے قبل نبوت خواب
..... 132	قبل نبوت - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب
..... 134	متن کی تاویل
..... 135	متن میں مدرج جملے
..... 135	الوحی کا آغاز
..... 136	کیا التحنث سنت ہے؟
..... 136	نبوت سے قبل نیند میں معراج ہونا
..... 144	یوسف علیہ السلام کا خواب

یوسف کا خواب الوحی نہیں تھا	146
باب ۱۱: اذان کی ابتداء کا قصہ	148
بحث	152
باب ۱۲: آغاز الوحی کی ایک روایت	155

مقدمہ

اس مختصر کتاب میں خواب سے متعلقہ مباحث کا ذکر ہے۔ جن میں ان روایات پر تحقیق کی گئی ہے جو تعبیر خواب کے نام پر دھندہ کرنے والے پیش کر کے عوام کا مال بتوڑتے ہیں۔ کتاب میں خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے سے متعلق بھی روایات پیش کی گئی ہیں اور ان کی اسناد پر تحقیق کی گئی ہے۔ آخری ابواب میں فرقوں کے متضاد خواب جمع کیے گئے ہیں اور ان کی تلمیحات باطلہ کا رد کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں انبیاء کے وہ خواب جو انہوں نے نبی بننے سے قبل دیکھے ان پر نظر ڈالی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ یہ خواب محض سچے خواب تھے نہ کہ الوہی۔

ابو شہریار

رمضان ۱۴۳۹

مئی ۲۰۱۸

باب ۱: کتاب الرویا کا بھید

بعض علماء اس عقیدہ کے قائل ہیں کہ انسانی جسم میں دو روہیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو نفس بالایا روح بالا کہتے ہیں جو حالت نیند میں انسانی جسم چھوڑ کر عالم بالا جاتی ہے وہاں اس کی ملاقات فوت شدہ لوگوں کی ارواح سے ہوتی ہے، دوسری روح یا نفس، نفس زیریں ہے یا معروف روح ہے جو جسد میں رہتی ہے۔ اس تمام فلسفہ کو ضعیف روایات سے کشید کیا گیا ہے اور اس کی ضرورت اس طرح پیش آئی کہ خوابوں کی دنیا میں تعبیر رویا کی صنف میں عرب مسلمانوں کو مسائل درپیش تھے۔ اگرچہ قرآن میں تعبیر رویا کو خاص ایک وہی علم کہا گیا ہے جو انبیاء کو ملتا ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس صنف میں کوئی طبع آزمائی نہیں کی۔ حدیث کے مطابق ایک موقع پر امت کے سب سے بڑے ولی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ ایک خواب کی تعبیر کی کوشش کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوا تھا لیکن وہ بھی اس کی صحیح تعبیر نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ کسی صحیح حدیث میں خبر نہیں ملتی کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا مہاتر المومنین بھی خواب کی تعبیر کرتے ہوں

تعبیر رویا کی تفصیل کہ اس میں مرنے والوں اور زندہ کی روحوں کا لقا ہوتا ہے اور وہ ملتی ہے اشارات دیتی ہیں نہ صرف فراموش مصر کا عقیدہ تھا بلکہ ان سے یونانیوں نے لیا اور ان سے یہود سے ہوتا ہم تک پہنچا ہے

عنطیفون پہلا یونانی فلسفی نے جس نے عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ صدیوں قبل تعبیر خواب پر کتاب لکھی

Antiphon the Athenian (480 BC-411 BC)

اس نے دعویٰ کیا کہ زندہ کی روہیں مرنے والوں سے ملتی ہیں

PRIMAL SOCIETIES

Although early human beings had several different ideas concerning what dreams are, they seem always to have invested dreams with great significance. That the soul left the body during sleep and actually experienced the dream events elsewhere, possibly in a supernatural world, was a widespread belief. In virtually every primal society investigated by anthropologists, the people treated dreams as an especially important way of receiving messages from the world of power and spirit, from the gods and other powerful beings.

A History of dream Interpretation in western society, J. Donald Hughes, Dreaming 10(1):7-18 March 2000

یہ بات یہودی کی کتاب مدرش ربہ میں بھی موجود تھی کہ زندوں کی ارواح اپنے اجسام سے نکل کر عالم بالا میں مرنے والوں کی ارواح سے ملتی ہیں مثلاً

...when they sleep their souls ascend to Him... in the morning He restores one's soul to everyone.

Midrash Rabba, Deuteronomy 5:15

جب یہ سوتے ہیں تو ان کی ارواح بلند ہوتی ہیں رب تک جاتی ہیں مدرش ربہ

کتاب تعبیر الرؤایا از ابوطاہر الخرائی المقدسی النمیری الحنبلی النجفی (البتونی: نحو 779ھ-) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں یہ دانیال کا قول ہے

قَالَ دَانِيَالُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْاَرْوَاحُ يَخْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَتَّى تَوْقِفَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَيُؤْذَنُ لَهَا بِالسُّجُودِ فَمَا كَانَ ظَاهِرًا مِمَّنْ سَجَدَ تَحْتَ الْعَرْشِ وَبُشِّرَ فِي مَنَامِهِ

دانیال علیہ السلام کہتے ہیں ارواح بلند ہوتی ہیں سات آسمان تک جاتی ہیں یہاں تک کہ رب العزت کے سامنے رکتی ہیں ان کو سجدوں کی اجازت ملتی ہے اگر ظاہر ہوں تو وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتی ہیں اور ان کو نیند میں بشارت ملتی ہے

دانیال یہود کے مطابق ایک ولی اللہ تھے نبی نہیں تھے اور ان سے منسوب ایک کتاب دانیال ہے جس میں ایک خواب لکھا ہے کہ انہوں نے عالم بالا کا منظر خواب میں دیکھا۔ رب العالمین کو عرش پر دیکھا اور ملائکہ اس کے سامنے کتب کھولے بیٹھے تھے سجدے ہو رہے تھے احکام لے رہے تھے۔ یہ کتاب عجیب و غریب عقائد کا مجموعہ ہے جس میں یہ تک لکھا ہے کہ جبریل علیہ السلام ایک مہینہ تک بابل والوں کے قیدی رہے ان کا معلق وجود رہا یہاں تک کہ اسرافیل علیہ السلام نے آزاد کرایا وغیرہ۔ یہ کتاب یہودی تصوف کی صنف میں سے ہے۔ اگرچہ مسلمانوں نے دانیال کو ایک نبی بنا دیا ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہے نہ قرآن میں ذکر ہے نہ صحیح حدیث میں۔

دانیال کے خواب کی بنیاد پر یہودی علماء کہتے ہیں کہ وہ بھی خواب بتا سکتے ہیں کیونکہ دانیال نبی نہیں ولی تھے اسی طرح خواب میں مردوں کی روحوں سے ملاقات ممکن ہے۔ لیکن مسلمانوں کو اس پر دلیل چاہیے تھی کیونکہ ان کے نزدیک دانیال نبی تھے اور ایک غیر نبی کے لئے خواب کی تعبیر کرنے کی کیا دلیل ہے لہذا روایات بنائی گئیں کہ یہ تو عالم بالا میں ارواح سے ملاقات ہے

واضح رہے کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جو جسمانی تھی اس کے برعکس کسی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں بیان کیا کہ وہ خواب میں عرش تک گئے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں۔ تابعین میں بعض افراد نے تعبیر روایا کو ایک ایسا علم قرار دینے کی کوشش کی جو محنت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس میں بصرہ کے تابعی ابن سیرین سے منسوب ایک کتاب بھی ہے لیکن اس کی سند ثابت نہیں ہے۔ یہ ایک جھوٹی کتاب ہے جو ابن سیرین سے منسوب کی گئی ہے۔ بہت سے بہت یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس رجحان کا بعض لوگوں میں اضافہ ہو رہا تھا کہ تعبیر روایا ایک علم ہے جو کتب سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اس صنف کے پروان چڑھنے کی وجہ مال تھا کیونکہ اکثر بادشاہوں کو اپنی مملکت کے ختم ہونے کا خطرہ رہتا تھا۔ شاہ مصر نے خواب دیکھا اس کی تعبیر یوسف علیہ السلام نے کی۔ قیصر نے خواب دیکھا کہ مخنون لوگ اس کی سلطنت تباہ کر رہے ہیں جس سے اس نے مراد یہودی لیے۔ دانیال نے شاہ بنی جنو کہ نصر کے خواب کی تعبیر کی۔ وغیرہ لہذا خلفاء و حکمران جو خواب دیکھیں اس کی تعبیر بتانے والا کوئی تو ہو۔ اس سے منسلک مال حاصل کرنے کے لئے کتاب تعبیر الرویا لکھی گئیں اور لوگوں نے اس فن میں طاق ہونے کے دعویٰ کرنے شروع کیے

سورہ الزمر میں ہے

حالت نیند میں اور موت میں قبض نفس ہوتا ہے۔ نیند میں قبض جسم میں ہی ہوتا ہے اور نفس کا اخراج نہیں ہوتا جبکہ موت میں امساک کا لفظ اشارہ کر رہا ہے کہ روح کو جسم سے نکال لیا گیا ہے

وَبُؤَالَّذِي يَقُولُ كُنَّا بَالِغِينَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَنُؤَدِّيهِمْ أَجْرَهُمْ وَإِنَّمَا كُنَّا فِيهَا كَاغِبِينَ (١) وَبُؤَالْقَاهِرِ فَوْقَ عِبَادِهِ مُذِرِ السَّيْلِ عَنكُمْ فَتُحْتَظِرُ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ أَفْرِيقُونَ

بے ہوشی یا نیند میں نفس جسد میں ہی رہتا ہے لیکن اس پر قبض ہوا ہوتا ہے یعنی جکڑا ہوتا ہے

انسان کو احتلام ہو رہا ہوتا ہے، پسینہ آ رہا ہوتا ہے، سانس چل رہی ہوتی ہے، نبض رکی نہیں ہوتی اور دماغ بھی کام کر رہا ہوتا ہے، دل دھڑک رہا ہوتا ہے، معدہ غذا ہضم کر رہا ہوتا ہے، انسان پر زندگی کے تمام آثار غالب اور نمایاں ہوتے ہیں۔ موت پر بھی مفقود ہو جاتے ہیں، جس سے ظاہر ہے کہ ایک بہت بڑی تبدیلی جسم پر آتی ہے اور وہ ہے روح کا جسد سے نکال لیا جانا

بحر الحال تعبیر رویا کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا گیا اور یہاں تک کہ آٹھویں صدی کے امام ابن تیمیہ اپنے فتویٰ اور کتاب شرح حدیث النزول میں لکھتے ہیں کہ حالت نیند میں زندہ لوگوں کی روح، مردوں سے ملاقات کرتی ہیں۔ ابن تیمیہ لکھتے ہیں

فقی ہذہ الأحادیث من صعود الروح إلى السماء، وعود بالی البدن، ما بین ان صعودها نوع آخر، ليس مثل صعود ونزولہ البدن.

پس ان احادیث میں ہے کہ روح آسمان تک جاتی ہے اور بدن میں عود کرتی ہے اور یہ روح کا اٹھنا دوسری نوع کا ہے اور بدن اور اس کے نزول جیسا نہیں

اس کے بعد ابن تیمیہ لکھتے ہیں

وروینا عن الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن منہ فی کتاب [الروح والنفس]: حدثننا احمد بن محمد بن ابراہیم، ثنا عبد اللہ بن الحسن الحرانی، ثنا احمد بن شعیب، ثاموسی بن ایمن، عن مطرف، عن جعفر بن ابی المغیرۃ، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ فی تفسیر ہذہ الآیۃ: {الَّذِينَ فِي الْأَنْفُسِ حِينَ مَوْتِهِمْ وَاتَّيَ لَمْ تَمُتْ فِي مَنَابِعِهَا} [الزمر: 42]۔ قال: تلتقي ارواح الأحياء في المنام بأرواح الموتى ويتساءلون بينهم، فیسکت اللہ ارواح الموتی، ویرسل ارواح الأحياء إلى إجمادها

اور الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن منہ فی کتاب الروح والنفس میں روایت کیا ہے حدثننا احمد بن محمد بن ابراہیم، ثنا عبد اللہ بن الحسن الحرانی، ثنا احمد بن شعیب، ثاموسی بن ایمن، عن مطرف، عن جعفر بن ابی المغیرۃ، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس۔ رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں: {الَّذِينَ فِي الْأَنْفُسِ حِينَ مَوْتِهِمْ وَاتَّيَ لَمْ تَمُتْ فِي مَنَابِعِهَا}

مَنَامًا} [الزمر: 42] کہا: زندوں کی روحیں نیند میں مردوں کی روحوں سے ملتی ہیں اور باہم سوال کرتی ہیں، پس اللہ مردوں کی روحوں کو روک لیتا ہے اور زندوں کی روحیں چھوڑ دیتا ہے

یہ روایت ہی کمزور ہے اسکی سند میں جعفر بن ابی المغیرۃ الخزاعی ہیں۔ تہذیب التہذیب کے مطابق جعفر بن ابی المغیرۃ الخزاعی کے لئے ابن مندہ کہتے ہیں

و قال بن مندۃ یس بالقی فی سعید بن جبیر
اور ابن مندہ کہتے ہیں سعید بن جبیر سے روایت کرنے میں قوی نہیں

ابن تیمیہ مزید لکھتے ہیں

وروی الحافظ ابو محمد بن ابی حاتم فی [تفسیرہ]: حدّثنا عبد اللہ بن سلیمان، ثنا الحسن، ثنا عامر، عن الفرات، ثنا إسباط عن السدی: {وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامٍ} قال: يتوفاه فی منامها. قال: فتلتقي روح اله وروح المیت فیتذاکرا ویعارفان. قال: فترجع روح اله إلی جسده فی الدنیا إلی بقیة إجله فی الدنیا. قال: وترید روح المیت إن ترجع إلی جسده فتخصب.

اور الحافظ ابو محمد بن ابی حاتم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں حدّثنا عبد اللہ بن سلیمان، ثنا الحسن، ثنا عامر، عن الفرات، ثنا إسباط عن السدی: {وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامٍ} کہا نیند میں قبض کیا۔ کہا پس میت اور زندہ کی روح ملتی ہے پس گفت و شنید کرتی ہیں اور پہچانتی ہیں۔ کہا پس زندہ کی روح جسد میں پلٹی ہے دنیا میں تاکہ اپنی دنیا کی زندگی پوری کرے۔ کہا: اور میت کی روح جسد میں لوٹائی جاتی ہے تاکہ قید ہو

اس روایت کی سند بھی کمزور ہے اس کی سند میں السدی ہے جو شدید ضعیف راوی ہے اور اسباط بھی ضعیف ہے

اس کے بعد ابن تیمیہ نے کئی سندوں سے ایک واقعہ پیش کیا جس کے الفاظ میں بھی فرق ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ انسان کا خواب کبھی سچا اور کبھی جھوٹا کیوں ہوتا ہے؟ جس پر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ روحیں آسمان پر جاتی ہیں

وقال ابن ابی حاتم: ثنا ابی، ثنا عمر بن عثمان، ثنا یحییٰ؛ ثنا صفوان بن عمرو، حدثنی سلیم بن عامر الحضرمی؛ إن عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- قال لعلی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ: إعجب من رویا الرجل إنه یبیت فی رء الشئ لم یخطر له علی بال؛ فتكون رویاه كآخذ بالید، ویرى الرجل الشئ؛ فلا تكون رویاه شیئاً، فقال علی بن ابی طالب: إفلا أخبرك بذلك یا امیر المؤمنین؟ إن اللہ یقول: {اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ فَيُزِيلُ الْأَخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى} [الزمر: 42]، فاللہ یتوفی الأنفس كلها، فماریات -وهی عنده فی السماء- فهو رویا الصادقة. وماریات -إذ أرسلت إلی إجمادها- تلقتها الشیاطین فی الهواء؛ فکذبتهما بأباطیل وکذبت فیها، فعجب عمر من قولہ. وذکر هذا أبو عبد اللہ محمد بن إسحاق بن منده فی کتاب [الروح والنفس] و قال: هذا خبر مشهور عن صفوان بن عمرو وغيره، ولفظه: قال علی بن ابی طالب: یا امیر المؤمنین، یقول اللہ تعالیٰ: {اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ فَيُزِيلُ الْأَخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى} والآرواح یعرج بها فی منامها، فماریات -وهی فی السماء- فهو الحق، فإذا ردت إلی إجمادها تلقتها الشیاطین فی الهواء؛ فکذبتهما، فماریات من ذلك فهو الباطل.

اور ابن ابی حاتم روایت کرتے ہیں... کہ سلیم بن عامر نے روایت کیا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایک آدمی خواب دیکھتا ہے جس میں اس کا شاہد تک اس کے دل پر نہیں گزرا ہوتا... علی نے کہا امیر المؤمنین کیا میں آپ کو اس کی خبر دوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا {اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ فَيُزِيلُ الْأَخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى} [الزمر: 42]، پس اللہ نے نفس کو قبضہ میں لیا موت پر اور جو نہیں مرا اس کا نیند میں پس اس کو روکا جس پر موت کا حکم کیا اور دوسری کو چھوڑ دیا ایک مدت تک -تو اللہ نے نفس کو مکمل قبضہ کیا تو یہ اس کے پاس آسمان پر ہے جو سچا خواب ہے اور جو جسد میں واپس آیا اس پر شیطان نے القا کیا... عمر کو اس قول پر حیرت ہوئی اور اس کا ذکر ابن منده نے کتاب الروح والنفس میں کیا ہے اور کہا ہے یہ خبر مشہور ہے

اس روایت کے راوی سلیم بن عامر کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہو سکا

اپنے عقیدہ کے اثبات کے لئے ابن تیمیہ نے ابن لَبِیْعَةِ تَمُکْ کی سند پیش کی، جب کہ ان کی روایت بھی ضعیف ہوتی ہے

قال الإمام أبو عبد الله بن منده: وروى عن أبي الدرداء قال: روى ابن أبي عمير عن عثمان بن نعيم الرضيني، عن أبي عثمان الأنصاري، عن أبي الدرداء قال: إذا نام الإنسان عرج بروحه حتى يوتى بها العرش قال: فإن كان طاهرًا إذن لها بالسجود، وإن كان مجتالًا يؤذن لها بالسجود. رواه زيد بن الحباب وغيره
ابن تيمية نے یہ واقعہ ابن منده کے حوالے سے ایک ضعیف راوی کی سند سے بھی پیش کیا

وروى ابن منده حديث علي وعمر رضي الله عنهما -مرفوعًا، حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد، ثنا محمد بن شعيب، ثنا ابن عياش بن أبي إسحاق، وإنا الحسن بن علي، إنا عبد الرحمن بن محمد، ثنا قتيبة والرازي، ثنا محمد بن حميد، ثنا أبو زهير عبد الرحمن بن مغراء الدوسي، ثنا الأثرم بن عبد الله الأزدي، عن محمد بن عجلان، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه قال: لقي عمر بن الخطاب علي بن أبي طالب فقال: يا أبا الحسن... قال عمر: ائمتان. قال: والرجل يرى الرؤيا: فمنها ما يصدق، ومنها ما يكذب. فقال: نعم، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "ما من عبد ينام فيميتلى نوما إلا العرش في عرج بروحه إلى العرش، فالذي لا يستيقظ دون العرش فتلك الرؤيا التي تصدق، والذي يستيقظ دون الرؤيا التي تكذب

یہ روایت معرفۃ الصحابہ از ابو نعیم میں بھی

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْقَلْبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَبِيبٍ الطَّرَائِظِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِلَى خَمْدَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءٍ، ثنا الْأَثَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ

کی سند سے بیان ہوئی ہے لیکن راوی الأثرم بن عبد اللہ ضعیف ہے

ابن حجر لسان المیزان میں اس پر بحث کرتے ہیں کہ

إثرم بن عبد الله خراساني. عن ابن عجلان
تکلم فیہ

قال العتيلي: حديثه غير محفوظ، رواه عنه عبد الرحمن بن مغراء، انتهى.

والمتن من رواية ابن عجلان، عن سالم، عن أبيه، عن علي رفعه: الأرواح جنود مجندة... الحديث
 وذكر العقيلي فيه اختلافًا على إسرائيل، عن أبي إسحاق عن الحارث، عن علي في رفعه ووقفه ورج وقفه من هذا الوجه
 قلت: وهذه طريق أخرى تخرج طريق إزمهر عن رتبة النكارة
 وأخرج الحاكم في كتاب التعبير من المستدرک من طريق عبد الرحمن بن مغراء، حَدَّثَنَا إزمهر بن عبد الله الأزدي
 بهذا السند إلى ابن عمر قال: لقي عمر عَنَّا فقال: يا أبا الحسن الرجل يرى الرؤيا فمنا ما يصدق ومنهما ما يكذب قال:
 نعم، سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ما من عبد، ولا إلهة ينال فيميتلى، نوما إلا عرج بروح إلى العرش
 فالذي لا يستيقظ دون العرش ذلك الرؤيا التي تصدق والذي يستيقظ دون العرش فذلك الرؤيا التي تكذب
 قال الذهبي في تلخيصه: بهذا حديث منكر، لم يتكلم عليه المصنف وكان الألف في من إزمهر

إزمهر بن عبد الله خراساني. ابن عجلان سے (روایت کرتے ہیں)

انکے بارے میں کلام ہے

عقيلي کہتے ہیں: ان کی حدیث غیر محفوظ ہے اس سے عبد الرحمن بن مغراء روایت کرتے ہیں انتھی

... اور اس روایت کا متن ابن عجلان، عن سالم، عن أبيه، عن علي سے مرفوع روایت کیا ہے

میں (ابن حجر) کہتا ہوں: اور اس کا دوسرا طرق إزمهر کی وجہ سے ہٹ کر نکارت کے رتبے پر جاتا ہے

اور حاکم نے مستدرک میں کتاب التعبير میں اس کی عبد الرحمن بن مغراء، حَدَّثَنَا إزمهر بن عبد الله الأزدي کی ابن

عمر سے روایت بیان کی ہے کہ عمر کی علی سے ملاقات ہوئی پس کہا اے ابو حسن ایک آدمی خواب میں دیکھتا ہے

جس میں سے کوئی سچا ہوتا ہے اور کوئی جھوٹا پس علی نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سنا

ہے کہ کوئی بندہ نہیں، اور بندی نہیں جس کو نیند آئے الا یہ کہ اپنی روح کے ساتھ عرش تک اوپر جائے پس

جو نہ سوئے عرش کے بغیر وہ خواب سچا ہے اور جو سوئے عرش کے بغیر اس کا خواب جھوٹا ہے

الذہبی تلخیص میں کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے مصنف نے اس پر کلام نہیں کیا اور اس میں آفت إزمهر کی وجہ

سے ہے

کتاب الفتح الربانی من فتاویٰ الإمام الشوکانی میں شوکانی اس کی بہت سی سندیں دیتے ہیں ان کو رد کرتے ہیں پھر
 لکھتے ہیں

مصنف عبدالرزاق ۲۳۹۲ میں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الرَّجُلُ، مِنْ بَنِي خُزَيْمَةَ: أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ، يَدْرِيكَ جَدَّيَّ عَلَى جَبِينِ
«رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَلِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَفْسُ الرَّجُلِ فَكَانَ هَذَا الْفَيْزُ

بنی خزیمہ کے ایک شخص نے خبر دی کہ خزیمہ نے نذر مانی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ
کریں گے پس رسول اللہ کو اس سے کراہت ہوئی

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ، يَعْنِي الْقَظَّيْنِي، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عُمَرَ بْنِ
حُنَيْفٍ، يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: إِنَّهُ رَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ يُقْتَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَاتِلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَاجْتَرَهَ بِذَلِكَ، «فَقَاتِلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتِلَ جَبِينَهُ

عثمان بن عثمان بن سنبل بن حنیف نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا کہ انہوں نے نیند میں دیکھا کہ وہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لے رہے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی تو انہوں نے
پیشانی پر بوسہ کیا

مسند احمد میں ہے

قَالَ ابْنُ شَيْبَانَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ خُزَيْمَةَ
بْنَ ثَابِتٍ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ يُسْجَدُ عَلَى جَبِينِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ

امام زہری نے خبر دی کہ ان کو عثمان بن خزیمہ نے خبر دی، اپنے چچا سے جو صحابی تھے کہ ...

مسند احمد کے محقق شعیب الارناؤط ان تمام اسناد پر کہتے ہیں ضعیف لا اضطراب إسناده ومتنه یہ روایت سند و متن
میں اضطراب کی وجہ سے ضعیف ہے

اس کی ایک علت ہے کہ اس میں عمارۃ بن عثمان بن حنیف مجہول الحال ہے

دوسری علت ہے کہ بعض سندوں میں نام عثمان بن عثمان بن سنبل بن حنیف لیا گیا ہے جو غلط ہے

و تجربات کی دجہہ یا اسباب و مل تلاش کرنا شروع کئے تو اس میں ناکامی ہی ہے۔ یہی حقیقت ہے جس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی کہ: **وَمَا أَكْفَيْتُهُمْ أَنْ يَعْلِمُوا**۔ ان پر وہ اقسام کی دجہوں کے بارے میں یہ بات بھی محفوظ نہیں کیا ہے کہ ایک قسم کی روح کے خاتمہ سے دوسری قسم کی روح ان کو ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک شخص کو یا ہوا کوئی خواب دکھ رہا ہے کسی دوسرے شخص نے اسے بے ہوش کر دیا۔ تو روح نفسانی خواہ وہ بھی شیر کرتی ہوگی۔ اب یہ دوبارہ اس جسم میں داخل نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اسے وہیں قبض کر لے گا۔ اسی کے برعکس صورت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کی روح نفسانی کو خواب میں قبض کر لیں تو بشر پر سونے والا آدمی بن کر کسی مادہ یا بیماری کے حملے کا۔ ارشادِ باری ہے:

وَإِنَّمَا يَتَّبِعُ الْأَلْفُسُ حَيْثُ مَتَّى تَمَّا وَالْقِي كَوْنَتْ فِي مَنَاقِبِهَا فَتَجِيءُ
الْقِي كَضَى عَلَى الْكَمُوتِ وَيَسِيلُ الْخُلُقَى إِنْ أَحْبَبَ مَسْجَى؟
 (المؤمن: ۴۲)

”اللہ تعالیٰ موت کے وقت کسی شخص کی روح کو قبض کر لیتا ہے اور اس شخص کی روح کو بھی جو خواب میں ہے اور اسی مرا نہیں۔ پھر بہن پر موت کا حکم کر لیتا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی دجہوں کو جو (خواب دکھ رہی ہیں) ایک مقررہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے؟“

آیت مذکورہ بالا سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

- ۱۔ یہ آیت اس بات پر سب سے قوی دلیل ہے کہ روح کی دجہیں ہیں۔ ایک وہ روح جو کسی حالت میں بھی بدن کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ اور یہ روح حیوانی یا نفسِ زیری ہے۔ دوسری وہ روح جو خواب میں بدن کو چھوڑ کر یہ کر رہی ہے اور ہر طرح کے واقعات سے دوچار ہوتی ہے۔ یہ روح نفسِ بالا یا روحِ انسانی کہلاتی ہے۔ اسی روح کو اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے۔ اور اسی روح کو دلام ہے۔
- ۲۔ روح حیوانی یا نفسِ زیری کا تعلق محض بدن سے ہے۔ بدن نہ ہو تو اس روح کا کوئی وجود

ہی نہیں رہتا۔ بلکہ یہ روح تو بدن کے بوسیدہ ہوئے یا فنا ہونے کا بھی انتظار نہیں کرتی موت کے ساتھ فتح ہو جاتی ہے۔ اس کے ختم ہونے سے بدن نہیں کہلاتا بلکہ مردہ بنتا۔ لاش یا نفسِ کہلاتا ہے۔

- ۳۔ بیماری کی حالت میں یہ دونوں قسم کی دجہیں انسانی جسم میں موجود رہتی ہیں۔ اور سب سے بڑا انسان اپنی زندگی کا عرصہ وقت سو کر گزارتا ہے۔ گویا اس دنیوی زندگی کا عرصہ وقت بڑی سرعت ہے۔ پھر اس دنیوی زندگی میں اس بڑی سرعت کی حالت میں بھی زندگی کے اہم امور کے اہم سے زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس دنیاوی زندگی میں عصریت یا بھڑواں جتنے وقت انسان پر موت کے اثرات غالب ہوتے ہیں۔

اس فلسفہ کا خمیر انہی ضعیف روایات پر اٹھا ہے جس سے مجبوروں (خواب کی تعبیر کرنے والوں) کی دکان چل رہی تھی

ظاہر ہے اس فلسفہ کی قرآن و حدیث میں جڑیں نہیں لہذا اس پر سوال پیدا ہوتے ہیں جو کرتے ہی زبان بندی کرادی جاتی ہے۔

۳۔ رُوحوں کی ملاقات،

- اس سوال میں آپ نے کئی اشکالات کا اظہار فرمایا ہے، مثلاً،
 (۱) خواب میں جب رُوح کلمن سے علیحدگی ہوگئی تو اُسی القابک رُوح ہی کا نام تو موت ہے۔ پھر اگر جسم کو بھی مذاب و ثواب میں شریک سمجھ لیا جائے تو یہ زندگی ہوئی موت تو نہ ہوئی؟
 (۲) خواب میں کئی شخص کی رُوح جب کئی سرے ہوئے ظالم انسان کی رُوح سے،

جو جہنم میں مقید ہے، ملتی ہے تو کیا اس سونے والے شخص کی رُوح وہاں پہنچ جاتی ہے یا اس ظالم اور ڈاکو انسان کی رُوح وہاں سے آزاد ہو کر اسے خواب میں آکر مُصلیٰ دھمکاتی ہے؟ وہ صراطِ الہی کو توڑ کر اس دنیا میں کیسے آجاتی ہے؟
 ۳۔ ایک ہی خواب میں ایک رُوح کئی آدمیوں کو خواب میں ملتی ہے تو کیا ایک ہی رُوح سب کو ملتی ہے یا علیحدہ کوئی رُوح؟

ان سوالوں کا جواب دینے کی بجائے میں فاروق صاحب کو یہ مشورہ دوں گا کہ میرے مضمون کا متعلقہ حصہ دوبارہ غور سے پڑھ لیں، خصوصاً ص ۲۴ کا یہ پیرا کہ:
 ”یہ ایسے بدیہی مشاہدات ہیں جن سے ہر شخص کو سلبِ قدر پڑتا ہے۔ اب اگر انسان ان تجربات و مشاہدات کی وجہ یا اسباب و علل تلاش کرنا شروع کر دے تو وہ اس میں ناکام ہی رہے گا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی کہ: وَمَا أَدْرِيئُكَ خَيْرٌ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا“

لہذا میرا غلصہ نہ مشورہ ہی ہے کہ آپ ایسی باتوں کے پیچھے کیوں پڑ رہے ہیں جن کا سمجھنا انسان کی عقل سے ماوراء ہے۔ نہ ہم ان باتوں کے سمجھنے کے مکلف ہیں اور نہ ایسی باتیں اعتقادات میں کوئی مقام رکھتی ہیں۔

صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا شیطان کی طرف سے نہ کہ اس میں روحیں نکل کر عالم بالا جاتی ہیں۔

باب ۲: خواب میں رویت باری تعالیٰ ﷻ

سر میں لگی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ممکن نہیں لیکن آخرت میں چونکہ انسانی جسم کی تشکیل نو ہوگی اس کو تبدیل کیا جائے گا اور اس وقت محشر میں اہل ایمان اپنے رب کو دیکھ لیں گے

صحیح بخاری و مسلم میں معراج سے متعلق کسی حدیث میں نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سدرہ المنتہی سے آگے گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہو، البتہ بعض ضعیف اور غیر مطبوع روایات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو دیکھا بغیر داڑھی مونچھ جس پر سبز لباس تھا۔ قاضی ابویعلیٰ کے مطابق یہ معراج پر ہوا اور ابن تیمیہ کے مطابق یہ قلب پر آشکار ہوا۔ محدثین کی ایک جماعت نے اس طرح کی روایات کو رد کیا اور ایک نے قبول کر کے دلیل لی۔ اسی طرح ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں رب تعالیٰ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھونے تک کا ذکر ہے

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت

کتاب ظلال الجنۃ فی تخریج السنۃ میں البانی کہتے ہیں

ثَابِتُ بْنُ كُرَيْبٍ يَدْعِي شَيْبَةَ شَاكِحِي، عَنْ أَبِي كَبِيرٍ ثَابِتٍ رَأَى ابْنَ طَلْحَةَ بْنِ شَاهِيكٍ، عَنْ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَلَّى لِي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَسَأَلَنِي فِيمَا مَخْصُصٌ الْمَاءُ أَعْلَى؟ قَالَ: قُلْتُ: بَرِّئُ لَا أَعْلَمُ بِهِ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ سِتْفَتَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ شِدْرَتِي وَأَوْضَعَهَا بَيْنَ ثَدْيِي حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ سِتْفَتَيَّ فَمَا". سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَلِمْتُهُ

إِسْنَادُ حَسَنٍ رَجَالُهُ ثِقَاتُ رَجَالُ الشَّيْخَيْنِ غَيْرِ شَاكٍ بَنِي حَرْبٍ فَهُوَ مِنْ رَجَالِ مُسْلِمٍ —

ابراہیم ابن کلثمان نے سہاک بن حرب سے اس نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تجلی کی حسین صورت میں پھر پوچھا کہ یہ ملا الا علی کیوں جھگڑتے رہتے ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب مجھ کو نہیں معلوم - پھر اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک محسوس کی

اس کی اسناد حسن ہیں اس کے رجال ثقات ہیں سوائے سہاک بن حرب کے جو صحیح مسلم کا راوی ہے

اس کے برعکس مسند احمد کی تحقیق میں شعب ابی نفوطہ اس کو ابراہیم ابن کلثمان کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں

عبد الرحمن بن عائش کی روایت

سنن دارمی، ج 5، ص 1365 پر ایک روایت ۲۱۹۵ درج ہے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَبَّازِ، وَسَائِدَةَ، كُنْهُولُ ابْنِ مُحَمَّدٍ، - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَائِشٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [ص: 1366] يَقُولُ: «رَبِّئْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ» قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ فَقُلْتُ: «إِنِّي أَعْلَمُ يَا رَبِّ»، قَالَ: «فَوَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ» [ص: 1367] فَقُلْتُ نَافِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَلَأَ وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَيْكُونُ مِنَ الْمُوقِنِينَ {

نبی اکرم نے فرمایا کہ میں نے رب کو اچھی صورت میں دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ آسمانوں میں کس بات پر لڑائی ہے؟ میں نے کہا کہ اے رب! آپ زیادہ علم رکھتے ہیں۔ نبی اکرم فرماتے ہیں کہ پھر اللہ نے اپن ہاتھ میرے چھاتی کے درمیان رکھا حتیٰ کہ مجھے اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے، مجھے اس کا علم ہو گیا۔ پھر نبی اکرم نے اس آیت کی تلاوت کی کہ اس طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھائی تاکہ وہ یقین والوں میں ہو

کتاب کے محقق، حسین سلیم اسد نے سند کو صحیح قرار دیا جبکہ سلف اس کو رد کر چکے تھے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاشٍ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جبکہ یہ صحابی نہیں ہے

وقال ابو حاتم الرازي هو تابعي واطعن قال له صحبه وقال ابو زرعة الرازي ليس بمعروف
ابو حاتم نے کہا یہ تابعی ہے اور اس نے غلطی کی جس نے اس کو صحابی کہا اور ابو زرعة نے کہا غیر معروف ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت
مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَخْمُورٌ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَرَبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بِتَانِي رُبِّي عَزَّ وَجَلَّ اللَّيْلَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ بِأَحْسَنِ بَعْضِ نِعْمِي فِي النَّوْمِ" فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بَلْ تَذَرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا "قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَوَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْ، حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدًا يَبِينُ هَيْئَتِي" أَوْ قَالَ: نُحْرِي - فَعَلَيْتُ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ بَلْ تَذَرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، يَخْتَصِمُونَ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْدَّرَجَاتِ، قَالَ: وَمَا الْكَفَّارَاتُ وَالْدَّرَجَاتُ؟ قَالَ: الْمُنْشَى فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالنَّشَى عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ، وَبَنَاءُ الْوُضُوءِ فِي الْكِبَارَةِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِحَيْرٍ، وَمَاتَ بِحَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَاطِبِيهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمِّي، وَقُلْ يَا مُحَمَّدُ أَوْ أَصْلَيْتَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرَكْتُ الشَّرَّاتِ، وَحَبَّ الْمَسْكِينِ، وَادَّارَدْتُ بَعِيَاؤَكَ فَتَنَةً، إِنْ تَقْبَضَنِي "إِلَيْكَ غَيْرَ مُفْتَقُونَ، قَالَ: وَالْدَّرَجَاتُ: بَدَلُ الطَّعَامِ، وَإِنشَاءُ السَّلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

ترمذی ح ۳۲۳۴ میں سند میں ابو قلابہ اور ابن عباس کے درمیان خالد بن الجراح ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِذُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَلَّالٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْبَلَّاجِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِتَانِي رُبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا ذَرِي فَوَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَوَجَدَتْ بَرْدًا يَبِينُ هَيْئَتِي فَعَلَيْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَفْسِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ وَبَنَاءِ الْوُضُوءِ فِي الْكِبَرَاتِ وَاسْتِغْفَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ مَحَافِظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِحَيْرٍ وَمَاتَ بِحَيْرٍ وَكَانَ مِنْ دُؤُوبِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمِّي قَالَ أَبُو عَبْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

جامع ترمذی: کتاب: قرآن کریم کی تفسیر کے بیان میں باب: سورہ ص سے بعض آیات کی تفسیر

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا: میرا رب بہترین صورت میں آیا اور اس نے مجھ سے کہا: محمد۔ میں نے کہا: میرے رب میں تیری خدمت میں حاضر و موجود ہوں، کہا: اونچے مرتبے والے فرشتوں کی جماعت کس بات پر جھگڑ رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: رب میں نہیں جانتا، (اس پر) میرے رب نے اپنا دست شفقت و عزت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، اور مجھے مشرق و مغرب کے درمیان کی چیزوں کا علم حاصل ہو گیا، (پھر) کہا: محمد میں نے عرض کیا: رب میں حاضر ہوں، اور تیرے حضور میری موجودگی میں — میں نے کہا: انسان کا درجہ و مرتبہ بڑھانے والی اور گناہوں کو مٹانے والی چیزوں کے بارے میں تکرار کر رہے ہیں، جماعتوں کی طرف جانے کے لیے اٹھنے والے قدموں کے بارے میں اور طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے بھی مکمل وضو کرنے کے بارے میں۔ اور ایک صلاۃ پڑھ کر دوسری صلاۃ کا انتظار کرنے کے بارے میں، جو شخص ان کی پابندی کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندگی گزارے گا، اور خیر (بھلائی) ہی کے ساتھ مرے گا، اور اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک و صاف ہو جائے گا جس دن کہ ان کی ماں نے جنا تھا، اور وہ گناہوں سے پاک و صاف تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: — یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے

البانی کتاب ظلال الجنۃ فی تخریج السنۃ میں یہ بھی کہتے ہیں

قد روی معاذ بن ہشام قال: حدثنی یحییٰ عن قتادۃ عن یحییٰ عن یحییٰ عن خالد بن الجراح عن عبد اللہ بن عباس مرفوعاً بلفظ: ”رأیت ربی عز وجل فقال: یا محمد فیم یختصم المملأ الأعلى...“ الحدیث. أخرجه الآجری ص 496 وإحمد كما تقدم 388 فالظاهر ان حدیث حماد بن سلمۃ مختصر من ہذا وہی رؤیا منامیۃ

اس کو معاذ بن ہشام قال: حدثنی یحییٰ عن قتادۃ عن یحییٰ عن یحییٰ عن خالد بن الجراح عن عبد اللہ بن عباس کی سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا اس نے پوچھا المملأ الأعلى کیوں لڑ رہے ہیں؟ اس کی تخریج کی ہے الآجری اور احمد نے جیسا کہ گزرا ہے پس ظاہر ہے کہ حماد بن سلمہ کی حدیث مختصر ہے اور یہ دیکھنا نیند میں ہے

اس کے برعکس شعیب الأرنؤوط مسند احمد میں اس پر حکم لگاتے ہیں

إسناده ضعيف، إِبُو قَلَابَةَ- واسمه عبد الله بن زيد الجرمي- لم يسمع من ابن عباس، ثم إن فيه اضطراباً
اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ ابوقلابہ۔ جس کا نام عبد اللہ بن زید الجرمی ہے اس کا سماع ابن عباس سے نہیں ہے پھر
اس روایت میں اضطراب بہت ہے

راقم کہتا ہے جامع الترمذی کی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ کتاب جامع التحصیل از العلانی کے مطابق خالد کی
ملاقات ابن عباس سے نہیں ہے ان سے مرسل روایت کرتا ہے
خالد بن الحجاج العامری ذکرہ الصغانی فیمن اختلف فی صحبته وہو تابعی یروی عن إبیہ ولہ صحبۃ وفی التذیب
لشیخنا إیہ یروی عن عمرو ابن عباس مرسل اولم یدرکما
الذہبی تاریخ الاسلام میں اس کے لئے کہتے ہیں
وَقَدْ رَأَى سَلَّ عَنْ عُثْمَرَ، وَالْإِنِّي عُثْمَارِ
عمر اور ابن عباس سے یہ ارسال کرتا ہے

اسی طرح اس میں قتادہ مدلس ہے جو عن سے روایت کر رہا ہے۔ ان علتوں کی بنا پر یہ روایت بھی صحیح نہیں
ہے

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا جُنَيْدٌ بَعْنَى الْيَمَامِيِّ، حَدَّثَنَا سَجَّيْ بَعْنَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدٌ بَعْنَى ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ،
عَنْ ابْنِ سَلَامٍ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ ابْنِ سَلَامٍ نَسَبُوا ابْنَ جَدِّهِ، إِنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاشِيٍّ الْخُزُمِيُّ، عَنْ نَافِلِ بْنِ
بَعَّازٍ، إِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: أَكْتَبَسَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ عَنْ صَلَاحٍ الصُّنْجِيِّ حَتَّى كُنَّا
تُرَاةً أَيْ قُرْنِ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيًّا، فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ وَصَلَّى وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ
قَالَ: "كُنَّا نَشْتُمُ عَلَى مَصَاقِمَ كَمَا نَشْتُمُ (2)". ثُمَّ أَخْبَلَ إِلَيْنَا. فَقَالَ: "إِنِّي سَأَعِدُكُمْ نَاجِسِينَ عُلْمُ الْغَدَاةِ إِنِّي قُوتٌ مِنْ

الْبَلْبَلِ، فَصَلَّيْتُ مَا تَدْرِي لِي فَتَحَسَبْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَأَذَانًا بَرَّيْتُ فِي إِحْسَنِ صُورَةٍ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي يَا رَبِّ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي يَا رَبِّ، فَرَأَيْتُهُ وَضَحَّ كَهَّ بَيْنَ كَتَفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدًا لَيْلِيَّةً بَيْنَ صَدْرِي فَتَحَسَبْتُ لِي كُلَّ شَيْءٍ، وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: وَمَا الْكَفَّارَاتُ؟ قُلْتُ: نُقْلُ الْإِهْدَامِ إِلَى الْجَمْعَاتِ، وَجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَاسْتِبَاحُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْكُرْبَنَاتِ. قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلَبْسُ الْكَلَامِ، وَالْعَلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: سَلِّ. قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمُسْكِينِ، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي، وَأَذِلَّ ذَنْبَ قَتْنِي فِي قَوْمٍ يَقُوفُونِي غَيْرَ مُقْبِلِينَ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ. ” وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ” إِنَّمَا حَقُّ قَادِرُ سُوءِهَا وَتَعْلَمُونَهَا

معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے رات کو اٹھا، میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی میرے مقدر میں تھی پھر مجھے نماز میں اونگھ آ گئی۔ اچانک میں نے اپنے رب کو سب سے اچھی صورت میں دیکھا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی

البانی نے اس کو صحیح کہہ دیا ہے

جبکہ دارقطنی عل ج ۶ ص ۵۴ میں اس روایت پر کہتے ہیں
وسئل عن حدیث مالک بن یحنا عن معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رايت ربی فی احسن صورۃ فقال لی
یا محمد فیم یختصم الملا الاعلی الحدیث بطولہ فقال..... قال لیس فیہا صحیح وکلبا مضطربہ

اس کی کوئی سند صحیح نہیں تمام مضطرب ہیں

شعیب الارنؤوط مسند احمد میں اس روایت پر کہتے ہیں
ضعیف لا اضطراب
اضطراب کی بنا پر ضعیف ہے

ابن حجر کتاب ”النت الطراف 38/4 میں کہتے ہیں

ہذا حدیث اضطراب الرواۃ فی اسنادہ، ولیس یثبت عن اہل المعرفۃ

اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور یہ اہل معرفت کے ہاں ثابت نہیں ہیں

کتاب إبطال التّأویلات لأخبار الصفات میں القاضی ابویعلیٰ، محمد بن الحسین بن محمد بن خلف ابن الفراء (المتوفی 458ھ) کہتے ہیں:

وقوله: ”فیم یختصم الملائع علی“ وقد تکلّفنا علی ہذا السؤال فی اول الکتاب فی قوله: ”رایت ربی“ فان قیل: ہذا الخبر کان ردّاً منام، والشیء یری فی المنام علی خلاف ما یکون

اور قول کس پر الملائع علی جھگڑا کر رہے ہیں؟ اور اس سوال پر ہم نے اس کتاب کے شروع میں کلام کیا ہے کہ اگر کہیں کہ یہ خبر نیند کا خواب ہے اور یا چیز جو نیند میں دیکھی تو یہ اس کے خلاف ہے جو کہا گیا

القاضی ابویعلیٰ کے مطابق یہ سب معراج پر ہوا نہ کہ نیند میں

اس کے برعکس ابن تیمیہ نے منہاج السنہ میں موقف لیا کہ یہ نیند میں ہوا

وَأَمَّا الرُّؤیَا فَبَشَرٌ لَا تُنَبِّئُكَ أَشْیَاءَ فِي الْمَنَامِ كَقَدْرِیثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: ”«بَنَانِی الْبَارِعَةِ بَنَانِی فِی إِحْسَنِ صُورَةٍ»“، بَلَىٰ
آخِرُهُ، فَمَنْ أَمْنَاهُ رَأَاهُ فِي الْمَنَامِ، * وَكَذَلِكَ مَا شَأْنُهُ لَمَّا كَانَتْ فِي الْمَنَامِ فِی الْمَنَامِ

اور یہ دیکھنا نیند میں تھا جو مدینہ کی احادیث ہیں جیسے معاذ بن جبل کی حدیث کل میرا رب اچھی صورت میرے پاس آیا آخر تک تو یہ نیند میں دیکھا تھا مدینہ میں اور اسی طرح روایات ہیں جو مدینہ میں نیند میں ہیں

یعنی ۵۰۰ صدی ہجری کے بعد حنابلہ کا ان روایات پر اختلاف ہوا کہ یہ نیند میں دیکھا تھا یا معراج پر۔ ان مخصوص روایات کو ابن تیمیہ نے خواب قرار دیا

ابن تیمیہ کے ہم عصر امام الذہبی سیر الاعلام النبلاء میں اس قسم کی ایک روایت (راایت ربی بعد الامر وعلیہ حلۃ خضر) میں نے اپنے رب کو بغیر واڑھی مونچھ مرد کی صورت سبز لباس میں دیکھا) پر لکھے ہیں

إِبْنُ نَاصِبٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقِيه، أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ السُّدِّيُّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا جَدِّي، أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ (الْصِفَاتِ) لَا، أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِئِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُسْقِيانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَنَاوَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: (رَأَيْتُ رَبِّي - يَعْنِي: فِي النَّامِ - ...) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي تَأْلِيفِ الْبَيْهَقِيِّ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. سَأَلَ اللَّهُ اللَّهَ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا - فَلَا يُؤْخَذُ عَلَى شَرْطِ الْبَحَارِيِّ، وَلَا مُسْلِمٍ، وَلَا وَاهِدٍ - وَإِنْ كَانُوا غَيْرَ مُتَّحِمِينَ - فَمَا نَهَمُ بِمَحْضَوْتَيْنِ مِنَ الْخَطَا وَالنِّسْيَانِ، فَأَوَّلُ الْخَطَا: قَالَ: (رَأَيْتُ رَبِّي)، وَثَانِيهِ الرُّؤْيَا بِالنُّوْمِ، وَتَخَلُّصَ مَنْ يَقُولُ: (إِنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَأَى رَبَّهُ لَيْلَةً الْبَعْرَاجَ) يَتَّبِعُ ظَاهِرَ الْحَدِيثِ. وَاللَّهُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الرُّؤْيَا مَعَ إِكْلَانِهَا، فَتُحْفَفُ عَنْ بَرِّهِ الْمَنَاسِكَةِ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِ سَلَامٍ الْمَرْءِ تَزَكُّهُ نَالَهُ لِعَيْنِهِ، فَخُبْرَاتُ ذَلِكَ إِذْ تَفْقَهُ صَدَقَ، وَالْوَقُوفُ سَبِيلُ السَّلَامَةِ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ. - وَإِذَا خُبِرَتْ شَيْءٌ، فَلَمَّا بِهِ، وَلَا تُعْفَفُ مَنْ خُبِرَتْ الرُّؤْيَا لَيْسَتْ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الدُّنْيَا، وَلَا مَنْ تَقَابَاهُ، بَلْ يَقُولُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، بَلَى تُعْفَفُ وَتُبَدِّلُ مَنْ أُنْكَرَ الرُّؤْيَا فِي الْآخِرَةِ، إِذْ رُؤْيَا اللَّهِ فِي الْآخِرَةِ خُبِرَتْ بِمُضَوِّفٍ مُتَوَافِقَةٍ

بیہقی نے کتاب الصفات میں روایت کیا.... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَنَاوَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبَا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو نیند میں دیکھا۔ اور حدیث ذکر کی اور یہ مکمل بیہقی کی تالیف میں ہے اور یہ خبر منکر ہے۔ ہم اللہ سے اس پر سلامتی چاہتے ہیں پس نہ تو یہ بخاری کی شرط پر ہے نہ مسلم کی شرط پر ہے اور اگر یہ سب غیر الزام زدہ ہوں بھی تو یہ خطا و نسیان سے کہاں معصوم ہیں؟ اب جو پہلی خبر ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ اس میں نیند کی کوئی قید نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو معراج کی رات دیکھا اس حدیث کے ظاہر سے دلیل لیتے ہوئے۔ پر رویت نہیں ہے اس کا امکان ہے جو اس دلیل میں ہے۔ پس ہم جانتے ہیں کہ اس مسئلہ میں کہ اسلام کا حسن ہے کہ آدمی اس کو چھوڑ دے جس کا فائدہ نہیں ہے کیونکہ اس رویت باری کا اثبات یا نفی مشکل ہے اور اس میں توقف میں سلامتی ہے واللہ اعلم اور

اگر ایک چیز ثابت ہو تو ہم اس کا کہیں گے اور نہ ہی ہم برا کہیں گے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کا اثبات کرے کہ انہوں نے دیکھا اس دنیا میں نہ اس کا انکار کریں گے بلکہ کہیں گے اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں بلاشبہ ہم برا کہیں گے اور رد کریں گے جو اس کا انکار کرے کہ یہ روایت آخرت میں بھی نہیں ہے کیونکہ اللہ کو آخرت میں دیکھنا نصوص موجودہ سے ثابت ہے

الذہبی کے بعد انے والے ابن کثیر سورہ النجم کی تفسیر میں لکھتے ہیں

فَاتَّاهَ الْخَبْرُ بِثَبَاتِ النَّبِيِّ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كَثَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ» فَاتَّاهَ حَدِيثُ إِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحِ، لَكِنَّهُ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثِ الْمُسْنَدِ كَمَا رَوَاهُ الْإِسْلَامُ إِبْرَاهِيمُ

پس جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جو امام احمد نے روایت کی ہے حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كَثَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کو دیکھا تو اس کی اسناد الصحیح کی شرط پر ہیں لیکن اس کو مختصر روایت کیا ہے نیند کی حدیث میں جیسا امام احمد نے کیا ہے

الزركشي الشافعي (المتوفى: 794هـ-) كتاب تشنيف المسامح بمجمع الجوامع لتاج الدين السبكي میں لکھتے ہیں

ہل يجوز ان يرى في المنام؟ اختلف فيه فبوزع معظم المشبهة للرؤية من غير كيفية وجهه مقابله وخيال، وحكي عن كثير من السلف انهم راوه كذلك ولان ما جاز رؤيته لا يختلف بين النوم واليقظة وصارت طائفة الى انه مستحيل لان ما يرى في النوم خيال ومثال وهما على التقدير محال، والخاص في هذه المسألة عزيز قل من ذكره وقد ظفرت به في كلام الصابوني من الجنيف في عقيدته والخاصي ابني يعلى من الجنابة في كتابه (المعتمد الكبير)، ونقل عن احمد انه قال: رايته رب (94ك) العزرة في النوم فقلت: يارب، ما افضل ما يتقرب به المستربون اليك؟ قال: كلامي يا احمد قلت: يارب، بضم واو بغير فهم، قال: بضم وبغير فهم قال: وبدا يدل من مذهب احمد على الجواز، قال: ويدل له حديث: ((رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة)) وما كان من النبوة لا يكون الا اتفاقا وان من صنفت في تعبیر الرؤيا ذكر فيه رؤية الله تعالى وتكلم عليه، قال ابن سيرين: اذ راى الله عز وجل اذ راى ابنه

يُكَلِّمُهُ فَانْ يَدْعُلُ الْجَنَّةَ وَيَتَجَوَّسُ مِنْ هَمِّكَانِ فِيهِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى . وَاحْتِجِ الْمَنَافِعَ بَأَنَّهُ لَوْ كَانَ رُؤْيِيَّتُهُ فِي الْمَنَامِ جَائِزَةً لَجَازَتْ فِي الْيَقِظَةِ فِي دَارِ الدُّنْيَا . وَالْجَوَابُ : إِنَّ الشَّرْعَ مَنَعُ مَنْ رُؤْيِيَّتُهُ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَمْنَعْ فِي الْمَنَامِ

کیا یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نیند میں دیکھا جائے؟ اس میں اختلاف ہے... اور بہت سے سلف سے حکایت کیا گیا ہے انہوں نے دیکھا... اور ایک طائفہ گیا ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ نیند میں جو دیکھا جاتا ہے وہ خیال و مثال ہوتا ہے.... اور اسکے خلاف احناف میں الصابونی کا عقیدہ میں کلام ہے اور حنابلہ میں قاضی ابویعلیٰ کا کتاب المعتمد میں... اور امام احمد کا مذہب جواز کا ہے... اور اس کا جواب ہے کہ شرع میں دنیا میں دیکھنا منع ہے لیکن نیند میں منع نہیں ہے

ابن حجر فتح الباری ج ۱۲ ص ۳۸۷ میں قاضی عیاض کا قول نقل کرتے ہیں

وَلَمْ يَخْتَلَفِ الْعُلَمَاءُ فِي جَوَازِ رُؤْيِيَّةِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْمَنَامِ اور اللہ تعالیٰ کو نیند میں دیکھنے پر علماء میں کوئی اختلاف نہیں ہے

تابعین اور اصحاب رسول کا اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قول

کتاب لئال الجنبہ کے مطابق

ثُمَّ عَمَّرَ وَبَنَى عُثْمَانُ ثَمَامُ بْنُ جَحْفَرٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ. بَنَى مَيْمُونٌ عَنْ ابْنِ بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَفِضْتُ مَا يَزِي أَعْدَاؤِي كَمَا فُي مَنَادِرِ ابْنِ بَرِي رِبْدَادِ نَيْبَةِ أَدِيرِي وَالِدِيَّةَ نَاتَا عَلَى الْإِسْلَامِ

ابو بکر نے کہا سب سے افضل جو تم نیند میں دیکھتے ہو وہ یہ ہے کہ اپنے رب کو دیکھو یا اپنے نبی کو یا اپنے والدین کو جن کی موت اسلام پر ہوئی

البانی اس اثر کے تحت لکھتے ہیں

اسنادہ ضعیف ورجالہ ثقات غیر العباس بن میمون فلم اعر فہ

اس کی اسناد ضعیف ہیں اور رجال ثقات ہیں سوائے عباس بن میمون کے جس کو میں نہیں جانتا

ابن سیرین کا قول

مسند الدارمی کی روایت ہے

إِبْنُ سَيْرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ قُطَيْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ سَيْرِينَ، قَالَ: «مَنْ زَارَ رَبَّهُ فِي الْمَنَامِ دَخَلَ الْجَنَّةَ»

ابن سیرین نے کہا جس نے اپنے رب کو نیند میں دیکھا وہ جنت میں داخل ہوا

اس کی سند میں یوسف الصَّبَّاح ہے جو سخت ضعیف ہے لیکن صوفی منش ابو نعیم نے حلیہ الاولیاء میں اس کو نقل کر دیا

مسند دارمی کے محقق حسین اسد الدارانی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں

یعنی بعض نے اس طرح کی روایات کو رد کیا۔ بعض نے اس کو معراج کا واقعہ کہا جو نیند نہیں تھا اور بعض نے اس کو خواب قرار دیا۔ بعض نے تقسیم کی مثلاً ابن تیمیہ کے نزدیک ابن عباس کی روایت باری سے متعلق روایات صحیح ہیں لیکن شانوں پر ہاتھ رکھنے والی روایت مدینہ کا خواب ہے اور گھنگریالے بالوں والی روایت قلبی روایت ہے اور دونوں صحیح ہیں۔ الذہبی کے نزدیک دونوں لائق الثقات نہیں ہیں

رَبِّهِ بْنِ مُصْقَلَةَ الْعَبْدِيِّ کا قول

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَاجِرِيٌّ، عَنْ رُقَيْبَةَ قَالَ: "رَأَيْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ جَلَّ سَنَاءُهُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِي لَا تُزِيلُنِي" مَثْوَاهُ بِعِنَى سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ

رُقَيْبَةُ بْنُ مُصَلَّةٍ الْعَدَنِيُّ نے کہا میں نے رب العزت کو نیند میں دیکھا اس نے حکم دیا میری عزت کی قسم میں سلیمان تمہی جیسوں کو اکرام دیتا ہوں

الغرض اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا سلف میں اختلافی مسئلہ رہا ہے جس میں راقم کی رائے میں یہ روایات ضعیف ہیں

باب ۳: خواب میں نبی ﷺ کا دیدار

آتے ہیں غیب سے یہ مضامین خیال میں

بخاری کی حدیث میں یہ بات خاص دور نبوت کے لئے بتائی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا تھا۔ بخاری میں دو حدیثیں ہیں

من رآنی فی المنام فقد رآنی، فان الشیطان لا یمثل فی صورتی
جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے بے شک مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا صحیح

دوسری حدیث ہے

من رآنی فی المنام فیرانی فی البقعة، ولا یتمثل الشیطان بی

قال ابو عبد اللہ: قال ابن سیرین: «إذ آراه فی صورته

جس نے مجھے حالت نیند میں دیکھا وہ جاگنے کی حالت میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا
امام بخاری کہتے ہیں ابن سیرین کہتے ہیں اگر آپ کی صورت پر دیکھے

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک کی ہے جب بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو مسلمان ہوئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فوراً ملاقات نہ کر سکے پھر ان مسلمانوں نے دور دراز کا سفر کیا اور نبی کو دیکھا۔ ایسے افراد کے لئے بتایا جا رہا ہے کہ ان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک ہی محدود تھی کیونکہ اب جو ان کو خواب میں دیکھے گا وہ بیداری میں نہیں دیکھ سکتا

حمود بن عبد اللہ بن حمود بن عبد الرحمن التویمی کتاب الرؤیا میں لکھتے ہیں المازری کہتے ہیں
احتمل ان یكون ارا د اهل عصره ممن يهاجر اليه فانه اذا رآه في المنام جعل ذلك علامة على انه سيراه بعد ذلك في البقعة
اغلباً اس سے مراد ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہم عصر ہیں جنہوں نے ہجرت کی اور ان کو خواب میں دیکھا
اور یہ (خواب کا مشاہدہ) ان کے لئے علامت ہوئی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں بھی دیکھا
امام بخاری نے بھی باب میں امام محمد بن سیرین کا یہ قول لکھا ہے کہ

یہ اس صورت میں ہے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ہی کی صورت میں دیکھا جائے

یعنی شیطان تو کسی بھی صورت میں آکر بہکا سکتا ہے ہم کو کیا پتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھے؟ صرف
شکل پٹھہ لینے سے وہی صورت نہیں بن سکتی۔ اگر آج کسی نے دیکھا بھی تو آج اس کی تصدیق کس صحابی سے
کرائیں گے؟

لیکن جن دلوں میں بیماری ہے وہ اس حدیث سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آج بھی
خواب میں دیکھنا ممکن ہے اور خواب پیش کرتے ہیں

انس رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

طبقات ابن سعد میں ایک روایت ہے

قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِغِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْنُ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا وَابْنُ مَالِكٍ فِيهَا حَبِيبِي. ثُمَّ يَبْكِي.

ابن سعد نے کہا ہم کو مسلم بن ابراہیم نے خبر دی انہوں نے کہا ان پر المثنیٰ بن سعید الدارغی نے حدیث بیان کی کہا میں نے انس بن مالک کو کہتے سنا کہ کوئی ایسی رات نہیں کہ جس میں میں اپنے حبیب کو نہ دیکھ لوں پھر

رودیے

تجربہ الائمہ والکنی المذکورۃ فی کتاب المتفق والمفترق للخطیب البغدادی از یحییٰ بن علی البغدادی، الخلی (المتوفی: 580ھ) کے مطابق اس نام کے دو راوی ہیں دونوں بصری ہیں

المثنیٰ بن سعید، اثنان بصریان

إحدهما: -ابو غفار الطائفي. حدث عن: إِبْنِ عَثْمَانَ السَّمْدِيِّ، وإِبْنِ قَلَابَةَ الْجَرَمِيِّ، وإِبْنِ تَمِيمَةَ اللَّحْمِيِّ، وإِبْنِ الشَّعْثَاءِ، مَوْلَى ابْنِ مَعْمَرٍ. رَوَى عَنْهُ: حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَابُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَيُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ. قَالَ الْخَطِيبُ: إِبْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَنْكَبَرِيِّ: إِبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: ثَنَا ابْنُ مَرَّابٍ: ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يُحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ: أَبُو غَفَارٍ الطَّائِفِيُّ بَصْرِيٌّ اسْمُهُ الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ، يَحْدُثُ عَنْهُ يُحْيَى، وَقَالَ يُحْيَى: الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ ثَقَفٌ.

والآخر: -ابو سعيد القسّام. روى انس بن مالك، وابو مجلز، وسمح قتادة، وابو سفيان طخّفة بن نافع.

انس رضی اللہ عنہ سے اس قول کو منسوب کرنے والا ابو سعید المثنیٰ بن سعید القسّام ہے جس نے ان کو صرف دیکھا ہے

تاریخ الاسلام میں الذہبی نے اس راوی پر لکھا ہے راوی انس کہ اس نے انس کو دیکھا تھا

ابن حبان نے اس کے لئے ثقات میں کہا ہے بخطی غلطیاں کرتا ہے

المعجم الصغير لرواة الإمام ابن جرير الطبري از إكرم بن محمد زيادة الفالوجي النّري کی تحقیق کے مطابق بھی اس نے انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے سنا نہیں ہے

إبو سعيد، المثنى بن سعيد، الضمّيّ، يضم المعجم، وفتح الموحدة - البصري، القسام، الدارع، القصير، كان نازلاً في بني ضبيعة، ولم يكن منهم ويقال: إنراخو ربحان بن سعيد، وروح بن سعيد، والغيرة بن سعيد، رأي انس بن مالك

توضيح المشتبه في ضبط أسماء الرواة وإنسابهم وإلقابهم وكنائهم کے مؤلف: محمد بن عبد اللہ (ابی بکر) ابن ناصر الدین (البتونی: 842ھ-) کا کہنا ہے کہ رای انس بن مالک اس نے انس بن مالک کو دیکھا

طبقات ابن سعد میں ہی یہ راوی قنادہ کے واسطے سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے

إخبرنا مسلم بن إبراهيم. أخبرنا المثنى بن سعيد. حدثنا قتادة عن انس بن مالك قال: كان النّبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يزور أرم سلمة إحياءاً لما قد رُكَّه الصلاة فيصلي على بساط لنا، وهو حصير، تنفض بالماء. أخبرنا محمد بن مقاتل قال: أخبرنا عبد الله بن المبارك قال: أخبرنا المثنى بن سعيد عن قتادة عن انس بن النّبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لم ينجس قط. إنما كان البياض في مقدمه ليجتري في العنقه قليلاً وفي الرّأس بئسيراً لا يكاد يرى. مسند احمد کی روایت ہے

حدثنا عتاب، أخبرنا عبد الله، أخبرنا المثنى بن سعيد، عن قتادة عن انس: "إن النّبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لم ينجس قط، إنما كان البياض في مقدمه ليجتري، وفي العنقه قليلاً، وفي الرّأس بئسيراً، لا يكاد يرى"، وقال المثنى: "والصدّغين سنن ابوداود کی روایت ہے

عن انس بن مالك: إن النّبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا المثنى بن سعيد، حدثنا قتادة كان يزور أرم سلمة، فذكره الصلاة إحياءاً، فيصلي على بساط لنا، وهو حصير، تنفض بالماء

سنن الکبریٰ نسائی کی روایت ہے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّشَيْبِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ **هَنَافَةَ**، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَا قَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصَدِي، وَنَصِيرِي، وَبَكْتِ إِبْرَاهِيمَ»
معلوم ہوا کہ اس راوی کا سامع انس رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے جو بھی اس نے لیا وہ قتادہ کی سند سے ہے اور اس کا طبقہ کی سند میں سمعت (میں نے سنا) کہنا غلطی ہے

افسوس کفایت اللہ سناہلی اس روایت کو صحیح کہہ رہے ہیں¹

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب خواب

ابن عساکر تاریخ الدمشق میں ابراہیم بن محمد بن سلیمان بن بلال کے ترجمے میں لکھتے ہیں

ابراہیم بن محمد بن سلیمان بن بلال ابن ابی الدرداء الانصاری صاحب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابو اسحاق روى عن ابيه روى عنه محمد بن القيس ابا نا ابو محمد بن الكفاني نا عبد العزيز بن احمد نا تمام بن محمد نا محمد بن سليمان نا محمد بن القيس نا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سليمان بن بلال بن ابی الدرداء حدیثی ابی محمد بن سلیمان عن ابيه سلیمان بن بلال عن ابي الدرداء عن ابی الدرداء قال

لما دخل عمر بن الخطاب الجابية سأل بلال إن يقدم الشام ففعل ذلك قال وإني إيو رحمة الذي إني بينه وبين رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) ففعل داريا في خولان فاقبل هو وإخوانه إلى قوم من خولان فقتل لهم قد جئناكم خاطين وقد كنا كافرين فهدانا الله ومملوكين فاعتقنا الله وفقيرين فاعطانا الله فأن تزوجونا فالحمد لله وإن تزودنا فلاحول ولا قوة إلا بالله فزوجوا ثم إن بلالا راى في منامه النبي (صلی اللہ علیہ وسلم) وهو يقول له (ما هذه الحفوة يا بلال إيمان لك إن تزورني يا بلال فانتبه حزينا وجلا خا فاكركب

¹ <https://youtu.be/5NMmbvCbbf0>

راحلتہ و قصد المدینہ فاتی قبر النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فجعل یسکی عنده و یرخ وجہ علیہ و اقبل الحسن والحسین فجعل یرضما
 و یقبلما فقال لا یریا بلال نشتی نسع اذ انکت الذی کنت تؤذنه لرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فی السحر ففعل فعلا سخط المسجد
 فوقف موقفہ الذی کان یقف فیہ فلما ان قال (اللہ اکبر اللہ اکبر ارتجت المدینہ فلما ان قال (اشہد ان لا الہ الا اللہ) زاد
 تعاجیبا فلما ان قال (اشہد ان محمد رسول اللہ) خرج العواتق من خدور بن فتالوا لبعث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فما
 رکی یوم اکثر باکیا ولا بکیۃ بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) من ذلک الیوم قال ابو الحسن محمد بن الفیض توفی ہریم بن
 محمد بن سلیمان سنۃ اثنین وثلاثین ومائتین

ابی الدرداء فرماتے ہیں کہ

جب عمر الجابیہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بلال سے کہا کہ شام آ جائیں پس بلال شام منتقل ہو گئے... پھر بلال
 نے خواب میں نبی کو دیکھا کہ فرمایا اے بلال یہ کیا ہے؟ کیا ہماری ملاقات کا وقت نہیں آیا... پس بلال
 قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گئے اور روئے اور چہرے کو قبر پر رکھا... اس کے بعد حسن و حسین کی فرمائش پر آپ
 نے اذان بھی دی

بلال بن رباح الحبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سن ۲۰ ہجری میں ہوئی اور ایک قول تاریخ الاسلام از ذہبی
 میں ہے

قال یحییٰ بن کثیر: توفی بلال بد مشق فی الطاعون سنۃ ثمانی عشرۃ.

بلال کی دمشق میں طاعون سے سن ۱۸ ہجری میں وفات ہوئی

الذہبی اپنی کتاب سیر الاعلام ج ۱ ص ۳۵۸ میں اس روایت کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں
 إسناده یحییٰ، وهو منقطع. اس کی اسناد کمزور ہیں اور یہ منکر ہے

ابن حجر لسان المیزان میں اور الذہبی میزان میں اس راوی پر لکھتے ہیں فیہ جہالتہ اس کا حال مجھول ہے

ذہبی کتاب تاریخ الاسلام میں اس راوی پر لکھتے ہیں

مجھول، لم یر و عنہ غیر محمد بن الفیض الغسانی

مجھول ہے سوائے محمد بن الفیض الغسانی کے کوئی اس سے روایت نہیں کرتا

عثمان رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

الشریعتہ از ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الأَجَرِّیُّ البَغْدَادِیُّ (المتوفی: 360ھ) میں ہے

حَدَّثَنَا الْفَرَنْجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْطَلَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ الرَّازِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَتُوبِ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَقَالَ: «يَا عُثْمَانُ، اظْهَرْ عَنَّا الْيَلَّةَ» فَأَصْحَابُ صَاحِبَا، ثُمَّ قُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

ابن عمرؓ نے کہا عثمانؓ نے صبح کی لوگوں سے بات کی اور کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے کہا رات میں افطار ہمارے ساتھ کرنا۔ انہوں نے صبح روزہ رکھا پھر اسی روز قفق ہوا

سند میں ابو جعفر الرازی عیسیٰ بن مہمان ضعیف ہے

فضائل صحابہ از امام احمد اور صحیح ابن حبان میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: نَا بُو نَصْرَةَ، عَنْ لِي سَعِيدٍ مَوْلَى لِي أَسِيدِ الْبَصَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَرْثَدَةَ يَقُولُ: «وَقَدْ رَأَيْتُ مَرْثَدَةَ يَقْبَلُوا.....» قَالَ: وَرَأَى فِي النَّهْمِ كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنِّي أَطْعِمُ عَنْدَنَا اللَّيْلَةَ». قَالَ: ثُمَّ نَزَّحَ النَّبَأُ وَوَضَعَ الْمُصَنِّفُ يَدَيْهِ

ایک سحیحہ مولیٰ کی اُسیدہ انصاریؓ نے کہا انہوں نے عثمان کو کہتے سنا جب اہل مصر کا وفد نے دھاوا بولا... پس عثمان نے خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا جو کہے تھے رات ہمارے ساتھ افطار کرنا

ابو نضرۃ المنذر بن قطعۃ العبدی نے بکلی سعید موملی بکلی انسید انصاری سے روایت کیا ہے۔ بکلی سعید موملی بکلی انسید انصاری مجہول الحال ہے اس کو صرف ابن حبان نے ہی ثقہ کہا ہے

فضائل صحابہ از احمد میں ہے

حدثنا عبد الله قال: حدثني أبي، ثنا يزيد بن بارون قال: إنا فرج بن فضالة، عن مزوان بن أبي أمية، عن عبد الله بن مسلم قال: أتيت عثمان بن عفان وهو مغمور بالعلم عليه، فقال: مزحجا لمحي، مزحجا لمحي، بل أنت في إنك ورايك، إنا نحنك نزلت اللبنة في

النَّام؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْخَوَضِيِّ، وَإِنِّي أَخُو خَدِيجَةَ بْنِ الْخَوَضِيِّ، فَقَالَ: «حَصْرُوكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «عَطَشُوكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَذَلَّنِي دُلُومَنَ نَاءٍ، فَخَسِرْتُ مِنْهُ حَتَّى رَوَيْتُ، فَإِنِّي لَأَجِدُ بَرْدَهُ مِنْ سَقَتِي وَمِنْ ثَمَلِي، قَالَ: «إِن شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَيْكُمْ، وَإِن شِئْتَ أَظْهَرْتُ عَنْدَنَا»، فَخَسِرْتُ إِنْ أَظْهَرْتُ عَنْدَهُ، قَالَ: فَقُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب وہ محصور تھے ان کو سلام کیا اور انہوں نے مرحبا کہا... عثمان نے کہا میں تم کو نہ بتا دوں جو میں نے نیند میں دیکھا؟ ابن سلام نے کہا ضرور۔ عثمان نے کہا میں خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا....

اس کی سند میں فرج بن فضالہ سخت ضعیف ہے

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ، أَنَّ عُثْمَانَ، إِذْ صُحِّحَ خُرُجُ النَّاسِ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَلْبِئِي فِي النَّامِ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ أَظْهَرَ عَنْدَنَا"، فَصُحِّحَ - وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کو لوگوں کو خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا اے عثمان ہمارے ساتھ افطار کرنا۔ پس صبح ہوئی ان کا اسی روز قتل ہوا

اس سند میں ابو جعفر اغلباً ابو جعفر الرازی ہے جو سیئ الحفظ۔ رے حافظہ کے مالک تھے۔ نسائی نے لیس بالقوی قرار دیا ہے۔ یہ مختلط و مدلس بھی ہے۔ نام عیسیٰ بن عبداللہ بن مہبان بیان کیا گیا ہے۔ احمد نے مضطرب الحدیث بھی قرار دیا ہے

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ الْيَعْقُوبِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اسْتَحْسَنَ عَشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيلَ فَخَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جِلْبَانِيَةٍ وَلَا

إِسْلَام، وَقَالَ: بَنِي رِبَاطُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةِ فِي الْمَنَامِ، وَرَبَّاتُ بَابِكُمْ وَمُعَرَّ، وَإِنَّمَا قَالُوا لِي: اضْبُرْ، فَإِنَّكَ تَقْطُرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمُصْطَفٍ فَتَشْرَهُ مَيْنَ يَدَيْهِ، فَفُتِلَ وَهُوَ مَيْنَ يَدَيْهِ

عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کر دیے اور شلواری پہنی جس کو اسلام قبول کرنے کے بعد سے نہیں پہنا تھا اور کہا میں نے رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ابو بکر عمر کو دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے صبر کرو اور ہمارے ساتھ افطار کرنا۔

شعیب کے مطابق یہ سند یونس بن ابی یعفور کی وجہ سے ضعیف ہے

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَلِيٍّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ بَلِيٍّ هَنْدٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِمَامٍ بِإِلَالٍ ابْنِهِ وَكَانَ عَنْ نَائِلَةَ بِنْتِ الْفَرَاغَةِ، امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَمَّانَ، قَالَتْ: نَعَسَ إِمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَأَعْفَى، فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: لِيَقْتُلَنِي الْقَوْمُ، قُلْتُ: كَلَامُ شَاءَ اللَّهُ، لَمْ يَنْلُغْ وَكَانَ، إِنْ رَعَيْتُكَ اسْتَعْبَوُكَ. قَالَ: بَنِي رِبَاطُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَى، وَإِنَّا بَكْرٌ وَمُعَرَّ فَقَالُوا: تَقْطُرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ

شعیب البار نونوٹ کہتے ہیں

إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ، زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِي "تَجْمِيلِ الْمَنْفَعَةِ": فِيهِ نَظَرٌ، وَإِمَامٌ لَا تَعْرِفُ.

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوب خواب

ترمذی روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الشَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى إِمَامٍ سَلَمَةَ، وَهِيَ تَبْنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّكَ؟ قَالَتْ: رَبَّاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْنِي فِي الْمَنَامِ، وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ أَقْرَابٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "شَبَدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ أَتَقَا" هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رونے کا سبب پوچھا اور کہا: کس شے نے آپ کو گریہ و زاری میں مبتلا کر دیا ہے؟ آپ نے کہا: میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے آپ کا سر اور ریش مبارک گرد آلود تھی۔ میں نے عرض کی، یا رسول، آپ کی کیسی حالت بنی ہوئی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کو شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے

ترمذی اور مستدرک الحاکم میں یہ روایت نقل ہوئی ہے

اس کی سند میں سَلْمَى الْبُكْرِيَّة ہیں

تحفۃ الأحوذی بشر جامع الترمذی میں مبارکپوری لکھتے ہیں
ہَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ لِحَمَلَةِ سَلْمَى - سَلْمَى كَمُجْهول هُوْنَ كِي وَجْه سِي هِي حَدِيثٌ ضَعِيفٌ ہے

کتاب مراقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح کے مطابق

وَمَاتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَنَةِ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ - اور ام سلمہ کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی۔ تاریخ کے مطابق حسین کی شہادت سن ۶۱ ہجری میں ہوئی

لہذا یہ ایک جھوٹی روایت ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب تعبیر خواب و خواب

ابن حجر فتح الباری ص ۳۸۴ میں بتاتے ہیں کہ حاکم روایت کرتے ہیں کہ

فَاتَخَرَجَ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ عَصَمِ بْنِ كَلَيْبٍ حَدَّثَنِي بَلِي قَالَ قُلْتُ لِبَنِي عَبَّاسٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوَامِ قَالَ صَفِيٌّ قَالَ دَخَلْتُ الْكُسْنُ بْنَ عَلِيٍّ فَشَبَّهْتُهُ بِرَقَالٍ قَدْ رَأَيْتُهُ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ

امام حاکم نے روایت کیا ہے... ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی شکل کے ایک شخص کو دیکھا ہے اس پر انہوں نے کہا تم نے نبی کو دیکھا ہے

ابن حجر نے کہا اس کی سند جید ہے

حالانکہ حیرت ہے عبداللہ بن عباس اور ابن زبیر میں ایس میں اختلاف ہوا اور ابن عباس طائف جا کر قیام پذیر ہوئے لیکن اس اختلاف کو ختم کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خواب میں آئے نہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے

مستدرک الحاکم کی اس روایت کو اگرچہ الذہبی نے صحیح کہا ہے لیکن اسکی سند میں عبد الواحد بن زیاد ہے جو مضبوط راوی نہیں ہے تہذیب التہذیب ج 6/434-435 کے مطابق اس پر یحییٰ القطان نے کلام کیا ہے

وقال صاحب الح احمد عن علي بن المديني: سمعت يحيى بن سعيد يقول: ما رايت عبد الواحد بن زياد يطلب حديثاً قط بالبصرة ولا بالكوفة، وكنا نجلس على باب يوم الجمعة بعد الصلاة إذا ذكره حديث الأعمش فلا نعرف منه حرفاً
صالح بن احمد عن علي بن المديني يكتفي بين میں نے یحییٰ کو سنا انہوں نے کہا میں نے کبھی بھی عبد الواحد کو بصرہ یا کوفہ میں حدیث طلب کرتے نہ دیکھا اور ہم جمعہ کے بعد دروازے پر بیٹھے تھے کہ اس نے الاعمش کی حدیث ذکر کی جس کا ایک حرف بھی ہمیں پتہ نہ تھا

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَكَانَ يَزِيدُ يَكْتُبُ الْمُصَاحِفَ، قَالَ: فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ: بَلَى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي، فَمَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَكَّهُ رَأَى" فَقُلْتُ لَنَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، "رَأَيْتُ رَجُلًا مِثْلَ الرَّجُلَيْنِ، جَسَدُهُ وَحَدُّهُ، بِسَمْتَرٍ أَلْبِيَضَ، حَسَنُ النُّصْحَةِ، أَكْثَلُ الْغَيْنَيْنِ، جَمِيلٌ دَوَّارٌ أَوْجُهُ، قَدْ عَمَلَتْ لِحْيَتُهُ، مِنْ بَدْرِهِ إِلَى بَدْرِهِ، حَتَّى كَادَتْ تَمْلَأُ مَحْرَهُ" قَالَ: عَوْفٌ لَا أَدْرِي نَأْيَ كَانَ مِنْ هَذَا مِنَ النَّعْتِ - قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ رَأَيْتُهُ فِي النَّعْتِ مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ تَنْخِصَهُ فَوْقَ هَذَا

عَفْوُ بْنُ يَحْيَى جَمْعِيَّةً نے مزید سے روایت کیا کہ میں نے ابن عباس کے دور میں نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا... (حلیہ جو خواب میں دیکھا بیان کیا گیا) ابن عباس نے کہا اگر تم بیداری میں دیکھ لیتے تو اس سے الگ نہ ہوتا

شعیب الازنوط کہتے ہیں
 اسنادہ ضعیف، یزید الفارسی فی عداد المجمولین

قال عبد قال البخاری فی "التاریخ الکبیر" 367/8 وفی "الضعفاء" ص 122: قال لی علی - یعنی ابن المدینی الرحمن - یعنی ابن مہدی :- ینزید القاری ہوا بن مرزہ قال: فذكر کتہ لیسینی فلم یعرفہ

امام بخاری نے اس کا ذکر تاریخ الکبیر میں کیا ہے اور الضعفاء میں کیا ہے کہا مجھ سے امام علی نے کہا کہ عبد الرحمن المہدی نے کلمہ نزید القاری سے ابن مرزہ سے اس کا ذکر امام یحییٰ القطان سے کیا تو انہوں نے اس کو نہ پہچانا

ابن ابی حاتم کے بقول یحییٰ القطان نے اس کا بھی رد کیا کہ یہ الفارسی تھا
 وانکر یحییٰ بن سعید القطان ان یکنو نا واحدًا،

شعیب الازنوط نے اس کا شمار مجہولین میں کیا ہے

امام احمد مسند میں روایت لکھتے ہیں

عَدَيْتَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بِلَالٍ عَمَّا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي النَّيَامِ، يَنْصَبُ الشَّامُ الْخَشْفَ أَفْجَرُ مَكَارِدُهُ قِيَامًا وَدُمُ الْيَسْتَبْطِ وَأَوْ يَتَّبِعُ فِيمَا شِئْنَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَاهِدًا؟ قَالَ: دُمُ الْحَيْنِ وَأَصْحَابُهُ لَمْ يَزَلْ يَتَّبِعُهُ مِنْهُ الْيَوْمَ" قَالَ عَمْرُو: "فَنَحْنُ نَكْتُبُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوْجَةً نَاهِدًا فَيُزِيلُ ذَلِكَ الْيَوْمَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے تھے، اور ان پر گرد و غبار پڑا ہوا تھا، اور ماتھ میں خون سے بھری انک بوتل تھی، میں

نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے جسکو میں صبح سے جمع کر رہا ہوں²

اسکی سند کا راوی مختلف فیہ ہے عمار بن ابی عمار مولیٰ بنی ہاشم ہے کتاب الکمال مغلطائی میں ہے

وقال البخاری: إكثّر من روى عنه إبل البصرة... ولا يتابع عليه

بخاری کہتے ہیں ان کی اکثر روایات اہل بصرہ سے ہیں جن کی کوئی متابعت نہیں کرتا

ابن حبان مشاہیر میں کہتے ہیں

وكان يسم في السني بعد السني

اس کو بات بے بات وہم ہوتا ہے

ابوداؤد کہتے ہیں شعبہ نے اس سے روایت لی لیکن کہا وہاں لا یصح لی میرے نزدیک بھی صحیح نہیں

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں شعبہ نے صرف ایک روایت اس سے لی

امام بخاری نے کوئی روایت نقل نہیں کی

2

ذہیر علی زئی مضمون شہادت حسین اور بعض غلط فہمیوں کا ازالہ میں مقلدانہ انداز میں ابن عباس کی اس روایت کو حسن لذاتہ قرار دیتے ہیں۔ اس روایت کو امام حاکم نے مستدرک میں حسن قرار دیا ہے الذہبی موافقت کر بیٹھے ہیں۔ ابن کثیر اس کو اسنادہ قوی کہتے ہیں اور البانی بھی صحیح کہتے ہیں۔ حمود التویجری صحیح علی شرط مسلم کہتے ہیں

طہقات ابن سعد کی روایت ہے

قال: أخبرنا عفان بن مسلم، ويحيى بن عباد، وكثير بن هشام، وموسى بن إسماعيل، قالوا: حدثنا حماد بن سلمة، قال: حدثنا عمار بن إبى عمار، عن ابن عباس، قال: رايت النبی ص فیما یری النائم نصف النهار وهو قائم إشعث إغبر، بیده قارورة فیہا دم، فقلت یأبى وای ما ہذا؟ قال: دم الحسین واصحابہ، إنا منذ الیوم إنقطع، قال فاحصى ذلک الیوم فوجدہ قتل ذلک فی ذلک الیوم.

عمار بن ابی عمار کہتا ہے کہ ابن عباس نے کہا ہم نے اس خواب والے دن کو شمار کیا اور یہ پایا کہ اسی خواب والے دن حسین کا قتل ہوا

اسد الغالبہ میں ہے عمار بن ابی عمار نے کہا

فوجدہ قتل فی ذلک الیوم ہم نے پایا کہ حسین کا اسی دن قتل ہوا

کتاب بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب از ابن العدیم کے مطابق

فاحصى ذلک الیوم فوجدہ یوم قتل الحسین رحمہ اللہ

عمار بن ابی عمار نے کہا... اسی خواب والے دن حسین کا قتل ہوا

مستدرک حاکم کی روایت جس کو امام حاکم صحیح کہتے ہیں اور الذہبی تلخیص میں مسلم کی شرط پر کہتے ہیں اس میں ہے

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالُوَيْهٍ، يَتَابِعُ شُرَيْبَ بْنَ مُوسَى الْأَسَدِيَّ، يَتَابِعُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُوسَى الْأَشْجَبِيَّ، يَتَابِعُ عَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ نِصْفَ النَّيَّارِ، أَشْعَثَ إَغْبَرٍ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاصْحَابِهِ، لَمْ أَكُنْ أَنْتَظِرْ مُنْذُ الْيَوْمِ"، قَالَ: «فَأَحْصَى ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدَهُ قَتْلًا قَبْلَ ذَلِكِ يَوْمٍ»

اس کے مطابق عمار بن ابی عمار نے کہا ابن عباس نے جب دن دیکھا تو پتا چلا ایک دن پہلے قتل ہوا

ابن حبان کتاب مشاہیر علماء الأمصار وإعلام فقہاء الأقطار میں کہتے ہیں کہ عمار بن ابی عمار نے کہا

وكان يوم في الئى بعد الئى

ان کو بات بات پر وہم ہوتا ہے

اس وہمی راوی کی روایت کیسے قبول کی جاسکتی ہے کبھی کہتا ہے اسی خواب والے دن قتل ہوا کبھی کہتا ہے ایک دن پہلے ہوا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَايَةَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ حُمَزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَائِمٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَرَأَيْتُهُ لَيْطُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنِي؟ قَالَ: «أَكُنْتَ الَّذِي تُقْتَلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ؟»، قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ لَا أَقْتُلُ بَعْدَهَا وَأَنَا صَائِمٌ

ابن عمر نے کہا عمر نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عمر کی طرف دیکھ بھی نہیں رہے۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے پوچھا یا رسول اللہ میرا کیا حال ہے؟ فرمایا کیا تو روزہ سے ہوتا ہے پھر بھی بوسہ لیتا ہے؟ عمر نے کہا میں نے کہا وہ جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا میں اب کبھی بھی روزہ کی حالت میں بوسہ نہ لوں گا

یہ روایت شاذ ہے کیونکہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں بوسہ لیتے تھے

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویبشر وہو صائم

علی رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

مسند ابویعلیٰ میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي، فَكُنْتُ إِذَا مَا لَقَيْتُ مِنْ أُمَّتِهِ مِنَ الْإِذْوِ وَاللَّهِ وَفَيْكَيْتُ، فَقَالَ لِي: «لَا تَبْكُ يَا عَلِيُّ»، وَانْتَفَتُ فَانْتَفَتُ، فَإِذَا رَجُلَانِ يَتَصَدَّقَانِ وَإِذَا جَلَسَ مِثْرُ صُحْبٍ بَسَارٍ، وَهُمَا حَتَّى تَفْضَحَ ثُمَّ يَرْجِعُ، أَوْ قَالَ: يَعُودُ، قَالَ: فَقَدْ وَثَّ إِلَيَّ عَلِيٌّ لَمَّا كُنْتُ إِعْدُو عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْخَرَازِينِ لَقَيْتُ النَّاسَ، فَقَالُوا: قُتِلَ إِمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

ابنوصالح النخعی الکوفی عبد الرحمن بن قیس نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ علی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں دیکھا ان سے امت کی اولادوں سے جو ملا اس کی شکایات کی۔ پس میں رو دیا اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت رو علی اور... دوسرے آئیں گے اپنے سر جھکا کر پلٹ جائیں گے یا کہا لوٹ جائیں گے۔ کہا پس صبح ہوئی جیسے ہوتی تھی اور میں الخرازین تک آیا تو لوگوں سے ملا کہا امیر المؤمنین کا قتل ہوا

راقم کہتا ہے اس کی سند ضعیف ہے شریک ابن عبد اللہ النخعی ہے اس پر جرح ہے یہ مغلط ہو گیا تھا۔ دوسرا عمار بن معاویہ الدہنی ہے یہ شیعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علم غیب بعد الوفا منسوب کر رہا ہے کہ رسول اللہ نے علی کو موت کی خبر دی متن منکر ہے

دوسری روایت میں ہے

فَكُنْتُ إِذَا مَا لَقَيْتُ مِنْ أُمَّتِهِ مِنَ الْإِذْوِ وَاللَّهِ وَفَيْكَيْتُ مِنَ التَّكْدِيبِ وَالْإِذْوِ

شکایات کی جو امت سے تکذیب و تکلیف ملی

ایک اور روایت میں ہے

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ - إِنَّ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: لَقِيتُ حَبِيبِي - يَعْنِي فِي الْمَنَامِ - نَبِيَّ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: فَكَلَّمْتُ إِيَّاهُ نَأْتِيَتْ مِنْ أَيْلِ الْعِرَاقِ بَعْدَهُ فَوَعَدَنِي الرَّاحَةَ مِنْهُمْ إِلَّا قَرِيبٌ فَمَأْبَثٌ بِأَهْلَانَا»

شکایات کی جواہل عراق سے رسول اللہ کے بعد ملا پس وعدہ کیا کہ راحت قریب ہے تین دن سے بھی قریب اس کی سند میں مجہول ہے۔ اتحاف الخیر میں البوصیری (المتونی: 840ھ) کا قول ہے رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِبْلِی عُزْرَةُ بْنُ رَافِعٍ فیہ راولم یسم۔ اس میں راوی کا نام نہیں لیا گیا

مزید یہ کہ الخرازمی نام کا عراق میں کوئی شہر نہیں ہے کتب البدان میں اس کا ذکر نہیں ملا۔ یہ قول کتاب المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمینیہ کے محقق سعد بن ناصر بن عبد العزیز الشثری کا ہے ولم اجد ما ی منہا ذکرانی کتب البلدان۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت

المعجم الکبیر از طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَابِتُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، ثَابِتُ بْنُ عَزْوَانٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْغُبَرَةِ الدَّيْلَمِيُّ، حَدَّثَنِي فَالْقَهْلَةُ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِخَذَ بِحَقْوِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ عُزْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِخَذَ بِحَقْوِي إِلَى بَيْتِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِخَذَ بِحَقْوِي عُزْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَأَيْتُ الدَّهْمَ نَحْبُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ». فَخَدَّ الْحَسَنُ بِيَدِهِ الْخُرَيْبِثَ وَعَيْنَهُ قَوْمٌ مِنَ الشَّيْعَةِ، فَقَالُوا: وَكَأَيُّتَ عَلِيًّا؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: «مَا كَانَ إِخَذَ أَحَدٌ بِي إِلَّا إِنْ إِيَّاهُ إِخَذَ بِحَقْوِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَكِنَّهُ رَوِيَ رَأَيْتُنَا»

حسن بن علی نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ عرش پر لٹک رہے ہیں اور ابو بکر کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو پکڑا ہوا ہے اور عمر کو دیکھا کہ انہوں نے ابو بکر کی ران کو پکڑا ہوا ہے اور عثمان کو دیکھا کہ انہوں نے عمر کی ران کو پکڑا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک خون گر رہا ہے۔ پس حسن نے اس خواب کو بیان کیا اور وہاں شیعہ بھی تھے۔ شیعوں نے حسن سے پوچھا کیا علی کو دیکھا؟ حسن نے کہا مجھ کو یہ محبوب تھا کہ علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو پکڑے دیکھوں لیکن میں نے جو دیکھا وہ خواب تھا

البعیثی: إسناده حسن. مجمع الزوائد: 96/9.

راقم کہتا ہے اس کی سند میں فافہ بن عبد اللہ الجعفی مجہول ہے

تابعین کا نبی کو خواب میں دیکھنا

سنن داری میں ہے

أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ يَسْرَةَ، قَالَ: رَأَى مُجَاهِدٌ طَاوُوسًا فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ فِي اللَّعْبَةِ، صَلَّى مُسْتَقْبِحًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ اللَّعْبَةِ فَقَالَ لَهُ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ أَنْشِفْ قِنَاعَكَ وَأَنْظِرْ قُرْآنَكَ» قَالَ: «فَكَانَ عَيْبَرُهُ عَلَى الْعِلْمِ، فَانْبَسَطَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ»

مجاہد نے طاووس بن کیمان کو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے دروازے پر ہیں اور فرما رہے ہیں اے اللہ کے بندے اپنی نقاب ہٹا دو اور قرأت بلند کرو۔ گویا کہ علم کا کہہ رہے ہوں پس اس کے بعد حدیث کو پھیلایا

اس کی سند میں سفیان مدلس ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ترمذی سے ناراضگی

ابو بکر الخلال کتاب السنہ میں بیان کرتے ہیں کہ امام ترمذی اس عقیدے کے خلاف تھے کہ روز محشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ عرش پر اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ بٹھائے گا۔ ابو بکر الخلال، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آنا نقل کرتے ہیں

وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ صَدَقَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ الْحُبَّيْ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَحَدَّثَنِي، قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ لِي: هَذَا تَرْمِذِي، إِنَّا جَالِسٌ لَهُ، يُبَكِّرُ فَضِيلَتِي

عبد اللہ بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میرے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور کہا یہ ترمذی! میں اس کے لئے بیٹھا ہوں اور یہ میری فضیلت کا انکار ہے

ابو بکر الخلال نے واضح نہیں کیا کہ اس خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ میں بیٹھا ہوں، تو اصل میں وہ کہاں بیٹھے ہیں۔ مبہم انداز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بیٹھا دیا گیا ہے تاکہ امام ترمذی پر جرح ہو سکے

ایک دوسرا خواب بھی پیش کرتے ہیں

إِخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَلَاحٍ الْعَطَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السَّرَّاجِ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنِ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَرِضْوَانُهُ، فَكَلَّمَكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَنْ يَسَارِ عُمَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ شَيْئًا فَاجْعَلْ عَلَيَّ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: إِنَّ التَّرْمِذِيَّ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْعُودُكَ مَعَكَ عَلَى الْعَرْشِ، فَلَيْتَ تَقُولَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَجَبَنِي عَلَى شَيْءٍ الْمَغْضُوبُ وَهُوَ يُشِيرُ بِيَدِهِ الَّتِي نَحْنُ عَائِدَةُ إِهْسَاءِ زُيْعَيْنٍ، وَهُوَ يَقُولُ: «بَلَى وَاللَّهِ، بَلَى وَاللَّهِ، بَلَى وَاللَّهِ يَفْعَلُنِي مَعَكَ عَلَى الْعَرْشِ، بَلَى وَاللَّهِ يَفْعَلُنِي مَعَكَ عَلَى الْعَرْشِ، بَلَى وَاللَّهِ يَفْعَلُنِي مَعَكَ عَلَى الْعَرْشِ، ثُمَّ انْتَبَهْتُ

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَّاجِ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ابو بکر و عمر رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ تھے ابو بکر دائیں طرف اور عمر بائیں طرف بیٹھے تھے پس میں عمر کی دائیں طرف آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں آپ پر ایک چیز پیش کرتا۔ رسول اللہ نے فرمایا بولو۔ میں نے کہا یہ ترمذی کہتا ہے کہ اللہ عز و جل، آپ کے ساتھ عرش پر نہیں بیٹھے گا تو آپ کیا کہتے ہیں اس پر یا رسول اللہ؟ پس میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ناراض ہوئے اور انہوں نے سیدھے ہاتھ سے اشارہ کیا... اور کہہ رہے تھے بالکل اللہ کی قسم، بالکل اللہ کی قسم میں اللہ کے ساتھ عرش پر بیٹھوں گا میں اللہ کے ساتھ عرش پر بیٹھوں گا، اللہ کی قسم میں اللہ کے ساتھ عرش پر بیٹھوں گا پھر خبردار کیا

استغفر اللہ! اس طرح کے عقائد کو محدثین کا ایک گروہ حق مانتا آیا ہے

اللہ کا شکر ہے کہ بدعتی عقائد پر کوئی نہ کوئی محدث اڑ جاتا ہے اور آج ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ حق کیا ہے، مثلاً یہ عقیدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھایا جائے گا اور انبیاء کے اجسام سلامت رہنے کا بدعتی عقیدہ

جس کو امام بخاری اور ابی حاتم رد کرتے ہیں۔

حدیث میں اتنا ہے کہ

میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میری وفات کے بعد آئیں گے اور ان کی خواہش ہوگی کہ وہ مجھے دیکھنے کے لئے اپنے اہل و مال سب کچھ صرف کر دیں

اس سے ظاہر ہے کہ نبی کو خواب میں دیکھنا ممکن نہیں بلکہ اگر کوئی نبی کو دیکھنا چاہتا ہے تو کیا صرف سوتا رہے کہ ہو سکتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آجائیں حدیث میں ہے کہ وہ اہل و مال تک صرف کرنا چاہیں گے کیونکہ وہ دیکھ نہیں پائیں گے

کہا جاتا ہے کہ علمائے اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ اگر خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو کوئی ایسی بات بتائیں یا کوئی ایسا حکم دیں جو شریعت کے خلاف ہے تو اس پر عمل جائز نہ ہوگا لیکن یہ احتیاط کیوں اگر حلیہ شائل کے مطابق ہو اور آپ کا عقیدہ ہے کہ شیطان، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل بھی بنا سکتا تو اس خوابی حکم یا حدیث کو رد کرنے کی کیا دلیل ہے۔ دوم یہ اجماع کب منعقد ہوا کون کون شریک تھا کبھی نہیں بتایا جاتا

کہا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا ان کی خصوصیت ہے اس کا مطلب ہوا کہ جو لوگ یہ دعویٰ کریں کہ کوئی ولی یا صحابی خواب میں آیا وہ کذاب ہیں کیونکہ اگر یہ بھی خواب میں آجاتے ہوں تو نبی کی خصوصیت کیسے رہی؟

حدیث میں ہے ایک شخص خواب بیان کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور کہا

لَا تُخْبِرُ بِلُغَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي النَّامِ

اس کی خبر مت دو کہ شیطان نے تیرے ساتھ نیند میں کیا کھیدا

صحیح مسلم ج ۱۵۲۲ میں ہے

عثمان بن ابی شیبہ جریر، اعمش، ابی سفیان، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا ہے پھر وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہوں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اعرابی سے فرمایا اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے والوں سے بیان نہ کرو اور جابر (رض) نے کہا میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرے۔

ظاہر ہے یہ کوئی صحابی تھے جن کو منع کیا گیا کہ جو بھی خواب میں دیکھو اس کو حقیقت سمجھ کر مت بیان کرو

الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی رفاقت چھوڑ کر جنت کو منتخب کیا اور آج امت سے ان کا کوئی رابطہ نہیں اور نہ ان کو امت کے حال کا پتا ہے، ورنہ جنگ جمل نہ ہوتی نہ جنگ صفین، نہ حسین شہید ہوتے، بلکہ ہر لمحہ آپ امت کی اصلاح کرتے۔

امت کا یہ حال ہوا کہ فقہی اختلاف یا حدیث رسول ہو یا جنگ و جدل ہو یا یہود و نصرانی سازش ہو سب کی خبر رسول اللہ کو ہے اور وہ خواب میں آ کر رہنمائی کر رہے ہیں

راقم کہتا ہے یہ علم الغیب میں نقب کی خبر ہے جو اللہ کا حق ہے۔ اس پر ڈاکہ اس امت نے ڈالا ہے تو اس کی سزا کے طور پر ذلت و مسکنت چھا گئی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا خواب

ایک خواب کا ذکر صوفیاء میں سے علی تجویری نے اپنی مشہور کتاب کشف المحجوب میں کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھود رہے ہیں اور پھر وہ اس - خواب سے پریشان ہوئے اور ابن سیرین سے اس کی جا کر تاویل پوچھی

اس خواب کا ذکر سیر اعلام النبلاء از الذہبی (التوفی: 748ھ) میں ہے

شُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ الصَّرَفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحَمَّانِيُّ، سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رُوِيََا فَرَعَنِي، رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْبَشُ قَبْرَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَتَيْتُ الْبَصْرَةَ، فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ عَنْهُ، فَقَالَ: بَدَأَ جُلُوسُ بَنِي إِخْبَارٍ - رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو یحییٰ الحمّانی نے کہا میں نے امام ابو حنیفہ سے سنا کہ میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے پریشان کر دیا کہ میں قبر نبی کو کھود رہا ہوں پس میں بصرہ گیا اور ابن سیرین سے اس پر سوال کیا تو انہوں نے کہا یہ شخص حدیث نبوی کو کھودے گا

راقم کہتا ہے اس کی سند میں مختلف فیہ راوی ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو یحییٰ الحمّانی کو ابن معین نے فقہ کہا ہے احمد نے ضعیف قرار دیا ہے۔

تاریخ بغداد میں دوسری سند ہے

خُبْرَنِي الصَّيْمَرِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ هَارُونَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ مِهْرَانَ، يَقُولُ: رَأَى أَبُو حَنِيفَةَ فِي النَّوْمِ كَأَنَّهُ يَنْبِشُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مَنْ سَأَلَ لَهْ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: مَنْ صَاحِبُ هَذِهِ الرَّوْا؟ وَلَمْ يَجِبْهُ عَنْهَا، ثُمَّ سَأَلَهُ الْثَانِيَةَ، فَقَالَ: مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ الْثَانِيَةَ، فَقَالَ: صَاحِبُ هَذِهِ الرَّوْا يَثُورُ عُلَمَاءُ يَسْبِقُونَ إِلَيْهِ إِحْدَ قَبْلِهِ، قَالَ هِشَامُ: فَنَظَرَ أَبُو حَنِيفَةَ وَتَكَلَّمَ حِينَئِذٍ

اس میں ہے

صاحب ہذہ الروایا یثور علما لم یسبقہ الیہ احد قبلہ

یہ خواب والا علماء کا ایسا وارث ہو گا کہ اس سے پہلے کوئی نہ ہوا ہو گا

اس طرق میں ہشام بن مہران مجہول ہے

امام ابو حنیفہ خوابوں کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ کتاب **الآثار** از امام ابو یوسف میں ہے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيمٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَقَدَرِ اجْتِمَعَ فِيهِ النَّاسُ، وَقَدَرِ امْتَلَأَ، فَقَالَ: «نَاشَأَنَّ النَّاسُ؟» قَالُوا: إِنْ رَجُلًا رَأَى فِي النَّسَاءِ إِذْ مِنْ صَلَى اللَّيْلَةِ فِي الْمَسْجِدِ غَفْرَةً. قَالَ: "فَجَعَلَ يَبْأَدِي وَيَرْتَبِتُ: وَيَتَلَمَّمْ أَخْرَجُوا، مَا تُعَدُّ بَوْمَاتَيْنِ"

ابو حنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم النخعی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ وہ ایک رات مسجد کے لئے نکلے تو دیکھا لوگ جمع ہیں اور مجمع لگا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ لوگوں نے کہا ایک شخص نے خواب دیکھا ہے کہ جو اس مسجد میں رات میں نماز پڑھے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ پس ابن مسعود نے ان کو پکارا آواز دی اور کہا بربادی ہو سب نکلویہاں سے دو بار عذاب نہ دو

یعنی ابن مسعود نے خواب کو کوئی اہمیت نہ دی اور جھڑک دیا۔ اس کو امام ابو حنیفہ نے بیان کیا ہے اور اس طرح اپنے شاگردوں کو نصیحت کی کہ خواب کی اب کوئی اہمیت نہیں

باب ۴: ابن سیرین اور خوابوں کی تعبیر

ابن سیرین المتوفی ۱۱۰ھ سے منسوب کتاب تفسیر الاحلام یا کتاب الروایا غیر ثابت ہیں۔ بعض کا کہنا ہے یہ کتاب صوفیوں کی گھڑی ہوئی ہے۔ عرب عالم مشہور بن حسن ال سلمان اپنی کتاب کتب حذر منها العلماء (وہ کتب جن سے علماء نے احتیاط برقی) میں اس پر بحث کرتے ہیں

و خلاصة ما تبين لي هو أن ابن سيرين لم يؤلف في التعبير للأسباب

التالية:

۱ - أن جميع الذين ترجموا له خلال القرون الثلاثة الأولى من الهجرة لم يذكروا إطلاقاً أن لابن سيرين كتاباً في التعبير مع أنهم ذكروا براعته فيه.

۲ - إن ابن سيرين رغم معرفته بالكتابة لم يكن يكتب بنفسه، وإنما كتب عنه بعض تلامذته، وإنهم إنسا كانوا يقدون المسائل لتلا تضييع بالنسيان، وإنه كان يكره كتابة الحديث؛ إلا ريثما تحفظه الذاكرة، وذلك حفاظاً على الرواية والسند، ولتلا يتحول الكتاب إلى مرجع بدلاً من الشيخ أو الراوي، ولم يذكر أحد من المؤرخين السابقين أنه كتب في الحديث أو غيره أو أنه أملى شيئاً في أي علم من العلوم والتفتين.

وهذا لا ينبغي أن يكون تلامذته أو أحدهم قد اهتموا بتعبيراته واستخلصوا منها القوانين، أو أن يكون هو ذاته قد شرح لهم بعض القواعد التي يلتزمها في التعبير؛ فخلقوها بالتدوين، ولا مانع أن يكون ذلك قد تم بعلمه وإقراره، ولكن على أساس تنقيح القواعد العلمية لا التأليف فيها.

۳ - إن ابن سيرين كان شديد الورع، وكان يحمل نفسه من ورعه الشيء الكثير كما جاء في «سيرته»، وكما سبق تفصيل ذلك، وأغلب الظن أن يحمله ورعه هذا على أن لا يتحمل وضع قوانين معينة في الرواية، وإن كان في واقع الحال جريشاً على التعبير كما يروى عنه، ولكنها جرأة العالم المتمكن من فنه، وهي جرأة وقتية؛ أي أنها تتعلق بكل حالة تعرض له على حدة من حالات الرؤيا، يواجهها بما يفتح الله عليه به وفقاً للملابسات الخاصة بها، ولكنها ليست جرأة تحمل تبعاً التأليف.

۴ - نقلت بعض المصادر نماذج من تعبيره، ولكنها لم تذكر إطلاقاً أنها منقولة من كتاب وضعه أو أملاه.

۵ - إن إلقاء أية نظرة عابرة على كتاب «تعبير المنام» المتداول في أيدي الناس منسوباً لابن سيرين، إلقاء مثل هذه النظرة كفيل بأن يدل على أن روح

۲۸۳

کتاب سیرین فی الاحلام

تصنیف
ابو عبیدہ مشهور بن حسن ال سلمان

تقدیم
نفسیہ الشیخ محمد بن عبد الرحمن بن باز

المجلد الثانی

دار الصیغہ
للطباعة والنشر

لب لباب یہ ہے کہ یہ کتاب ابن سیرین سے ثابت نہیں ہے اس کا تین قرون میں تذکرہ نہیں ملتا ابن سیرین ایک محتاط محدث تھے اور تعبیر کے لئے ممکن نہیں کہ انہوں نے قوانین بنائے ہوں۔ البتہ ابن سیرین خوابوں کی تعبیر کرتے تھے اس پر محدثین نے بہت سی روایات دی ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ سَمِعَ رَجُلٌ رَأَى فِي النَّوَامِ كَأَنَّ مَعَهُ سَيْفًا مَغْرُطًا، فَقَالَ: «وَلَوْ دَرَسْتُ» قَالَ: انْدَقِ السَّيْفُ قَالَ: «يَكُونُ»

بَكِيرُ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ نے کہا میں نے ابن سیرین کو کہتے سنا ایک شخص نے نیند جو دیکھا اس پر سوال کیا کہ اس کے ساتھ تلوار تھی۔ ابن سیرین نے کہا تجھ کو لڑکا ملے گا۔ کہا تلوار ٹوٹنا کیا ہے۔ ابن سیرین نے کہا اس کی موت

ابن حبان کہتے ہیں بَكِيرُ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ لا یحتج بہ، کثیر الوہم یعنی ناقابل دلیل ہے

حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء میں ابو نعیم الاصبہانی (متوفی: 430ھ) نے بہت سے اس قسم کے خواب ضعیف سندوں سے لکھے ہیں جن کی تعبیر ابن سیرین نے کی ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثنا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: ثنا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ سِيرِينَ فَتَأَمَّرَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ رَأَيْتُ فِي النَّوَامِ كَأَنِّي أَشْرَبُ مِنْ بَلْبَلِيَّةٍ لَنَا ثَقِيبَانِ فَوَجَدْتُ بَعْدَهُمَا عَذَابًا وَآخَرَهُمَا قُلُوبًا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: «أَتَيْتُ اللَّهَ لَكَ امْرَأَةٌ وَأَنْتَ تُخَالِفُ إِلَى اخْتِبَا»

ابن سیرین نے خواب بیان ہوا... انہوں نے کہا اللہ سے ڈر تیری بیوی ہے اور توفاسی کے چکر میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثنا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: ثنا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ: إِنَّ رَجُلًا رَأَى فِي النَّوَامِ كَأَنَّ فِي جِجْرِهِ صَبِيًّا يَصْبَحُ فَقَضَى رُؤْيَاهُ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ: «أَتَيْتُ اللَّهَ وَكَأَنَّ قَرْبَ الْعَوْدِ»

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثنا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: ثنا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ جَبِيٍّ: إِنَّ امْرَأَةً رَأَتْ فِي النَّوَامِ إِنْسًا تَحِبُّ حَيَّةً فَقَضَتْ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: «الْمَلَكُ فِطْرَةٌ»
«وَالْحَيَّةُ عَدُوٌّ وَلَيْسَتْ مِنَ الْفِطْرَةِ فِي شَيْءٍ يَذَرُهُ امْرَأَةٌ خُلُوعًا عَلَيْنَا إِبْلِيسَ الْهَوَاءِ»

سندوں میں مسعدہ بن الیسع الباہلی کذاب ہے

حَدَّثَنَا إِحْمَدُ بْنُ مُنْدَرٍ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: ثنا جَحْشُ بْنُ أَيْمَانَ، قَالَ: ثنا مُبَارَكُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ بَابِنِ سِيرِينَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي إِغْلُبُ ثَوْبِي وَهُوَ لَا يَسْتَعِي قَالَ: «إِنِّي رَجُلٌ مُضَارِمٌ لَا يَحِيكُ»

سند میں مبارک بن یزید مجہول ہے

بہقی شعب ایمان میں ہے

إِخْرَجَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الشَّكْرِيُّ، إِنَّا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، نَاعْبَسُ، نَا مُسْلِمُ الْخَوَاصِّ، إِنَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعَ مُحَمَّدَ بْنِ سِيرِينَ فِي السُّوقِ فُجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَكُلُ الْخَبِيثِ وَإِنَّا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: "الْخَبِيثُ خُلُوبِي، وَإِذَا كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ تَابَعَنِي، وَلَكِنْ لَعَلَّكَ تَقْبَلُ وَإِنِّي صَائِمٌ"، قَالَ: نَعَمْ. "قَالَ: "فَمَا تَفْعَلُ"

ایک شخص نے بازار میں ابن سیرین سے خواب کی تعبیر پوچھ لی... انہوں نے خواب دیا... تو روزے میں بوسہ لیتا ہے؟ اس شخص نے کہا جی ہاں۔ ابن سیرین نے کہا ایسا مت کر

یہ تعبیر سنت رسول کی مخالفت کا حکم دے رہی ہے

اسی کتاب میں ہے

إِخْرَجَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُجَالِدٍ النُّجَاشِيُّ، بِالْكُوفَةِ، نَا مُسْلِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، نَا الْحَضْرِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ شُعْبَةَ، إِنَّا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ فِي السُّوقِ فُجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي عُثْقِي ضَرْبَتْ، فَقَالَ: «إِنِّي عَبْدٌ تَشْتَقُّ؟» قَالَ: ثُمَّ أَهْذُو، قَالَ: «يَكُونُ مَوْنَاكَ»، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ مَوْنَاهُ، فَقَالَ: يَا عَجَبًا بَابِنِ سِيرِينَ هَذَا يَتَكَلَّمُ عِلْمُ الْغَيْبِ، قَالَ: قُلْ يَدُلُّكَ إِنْ عَشِقَ الْعَبْدُ، وَمَاتَ الْوَلِيُّ، قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي عَلَى رَأْسِ تَابُجَا مِمَّنِ الذَّهَبِ، فَقَالَ: «أَبُوكَ فِي أَرْضِ غَزِيَّةٍ قَدْ ذَهَبَ بِصُرَّةٍ»، قَالَ: فَمَا أَفْرَقَا حَتَّى إِخْرَجَ سَبَاجَا مِمَّنِ لَيْسَ لَهُ قَدْ ذَهَبَ بِصُرَّةٍ

ہشام بن سنان نے کہا میں ابن سیرین کے ساتھ بازار میں تھا ایک شخص نے خواب بیان کیا... ابن سیرین نے کہا تیرا باپ بیابان میں ہے اس کی نظر جا چکی ہے...

شرح السنہ میں بغوی ایک خواب بیان کرتے ہیں ایک دفعہ دو آدمیوں نے خواب میں اذان دی۔ امام ابن سیرین رحمہ اللہ علیہ نے ایک کے ورع و تقویٰ کے پیش نظر فرمایا تو ج کرے گا۔ قرآن میں ہے

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ... (۲۷) ... سورۃ الحج

اور دوسرے کی حالت اس کے برعکس تھی فرمایا: تو چوری میں پکڑا جائے گا۔ قرآن میں ہے۔

ثُمَّ أَذِّنْ مُنْذِرًا لِّقَوْمٍ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا الْعِزِّ الْمَلِكِ سَارِقُونَ (۷۰) ... سورۃ یوسف

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن سیرین خوابوں کی تعبیر میں انکل بچو کرتے تھے۔ اور اس کی عنقا مثالیں بھی دی جاتی ہیں جن میں وہ جو تعبیرات کرتے ہیں ان میں سنت رسول کی مخالفت کا حکم ہوتا ہے

راقم کہتا ہے ابن سیرین یا کسی اور معبر نے کوئی تعبیر بتائی تو یہ کیسے ثابت ہو گا کہ وہ تعبیر میں صحیح بات تک پہنچے؟ اس کی ”بیر دنی“ دلیل درکار ہے یعنی کوئی اور کسی اور کتاب یا مقام پر صحیح سند سے اقرار کرے کہ ابن سیرین کی بات تعبیر میں صحیح نکلی جو انہوں نے بولا ایسا ہی میرے ساتھ پیش آیا۔ اطلاع عرض ہے ایسی کوئی بات نہیں ملتی

بنو عباس کے دور میں یونانی حکماء کی تعبیر رویا پر کتب کے تراجم ہوئے جس سے عربوں کو پتا چلا کہ اگر یہ چیز دیکھیں تو کیا تعبیر کرے۔ اسی لئے اس دور میں ابن سیرین سے تعبیر رویا منسوب کی جاتی ہے جو لوگوں نے

گھڑی اور ابن سیرین سے منسوب کی اور اس کو ایک شرعی علم قرار دینے کے لئے دعویٰ کیا کہ یہ علم ابن سیرین سے ملا

یہ علم اس سے قبل بنو امیہ کو نہیں تھا نہ وہ خوابوں پر اتنا چلتے تھے وہ ۹۰ سال تک بغیر تعبیر رویا سے حکومت کر گئے۔ لیکن عباسیوں میں تو ہم پرستی تھی یہاں تک کہ الواثق عباسی خلیفہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کی سلطنت پر یا جوج ماجوج کا خروج ہو گیا ہے۔ تعبیر بتاتے والوں نے کہا خطرہ سنگین ہے لہذا اس نے ایک سلام نام کے شخص کو شبلی القیم کی طرف بھیجا کہ جا کر یا جوج ماجوج کی خبر لائے۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن اسحاق الحمدانی المعروف بابن الفقیہ (ت 365) نے اس دیوار کا تذکرہ کتاب البلدان میں کیا ہے۔ کتاب المساک والممالک جو ابی القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ المعروف بابن خرداذبہ المتوفی 300ھ کی تالیف ہے اس میں ذکر ہے کہ ایک شخص سلام الترجمان، الخلیفہ الواثق کے دور خلافت (227-232ھ) میں سدید یا جوج و ماجوج تک گیا۔ قصہ یہ ہوا کہ ہارون رشید کے پوتے خلیفہ الواثق ۸۳۲ سے ۸۴۷ ع نے ایک روز سن ۸۴۲ ع میں خواب دیکھا کہ سد ذی القرنین ٹوٹ گئی ہے انہوں نے اس کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ایک ہوشیار شخص سلام کو جو تیس زبانوں میں طاق تھے صورت حال جاننے کے لئے بھیجا۔ سلام ۸۴۴ ع میں واپس آئے اور تمام واقعات کتاب کی صورت میں لکھے جن کو ابن الفقیہ نے ان سے سن کر اپنی کتاب میں لکھا۔ سلام نے یا جوج ماجوج کو دیکھا کہ ان کے کان بہت بڑے ہیں ایک کو بچھاتے تو ایک پر سوتے ہیں۔ ان کی شکل انسانوں سے الگ ہے وغیرہ وغیرہ۔ بحر الحال راقم کے نزدیک یہ قصہ گوئی صرف خلیفہ کی خواہش کی وجہ سے ہوئی کیونکہ ایک طویل سفر کے بعد سلام ترجمان کو کچھ تو عجیب و غریب بیان کرنا ہی تھا

یعنی عباسی خلفاء سوچ میں تبدیلی تعبیر رویا کی صنف میں ترقی کی وجہ بن رہی تھی۔

باب ۵: مسلمان بادشاہوں کے سیاسی خواب

نور الدین زنگی کا خواب

علی بن عبد اللہ بن احمد الحسنی الشافعی، نور الدین ابوالحسن السمودی المتوفی ۹۱۱ھ کتاب وفاء الوفاء بآخبار دار المصطفیٰ میں سن ۵۵۷ھ پر لکھتے ہیں
الملك العادل نور الدین الشہید نے ایک ہی رات میں تین دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ ہر دفعہ فرما رہے ہیں

إن السلطان محمود المذکور رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات فی لیلة واحدة وہو یقول فی کل واحدة: یا محمود
إنھذنی من ہذین الشخصین اللذین تجاہہ
اے قابل تعریف! مجھ کو ان دو شخصوں سے بچا

یہ دو اشخاص عیسائی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مطہر حاصل کرنا چاہتے تھے

مشمل مشہور ہے الناس علی دین ملوکھم کہ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں اسی طرح یہ قصہ اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ گویا اس کی سچائی قرآن و حدیث جیسی ہو

مقررین حضرات یہ قصہ سنا کر بتاتے ہیں کہ یہودی سازش کر رہے تھے لیکن ریکارڈ کے مطابق یہ نصرانی سازش تھی

وقد عظم انفسہم یعنی انصاری۔ فی سلطنتہ الملك العادل نور الدین الشہید اہل امر عظیم
اور نصرانیوں نے ایک امر عظیم کا ارادہ کیا بادشاہ عادل نور الدین الشہید کے دور ہیں

اس کے بعد یہ خواب کا واقعہ بیان کرتے ہیں اور بعد میں پکڑے جانے والے عیسائی تھے

اہل اندلس نازلان فی الناحیۃ الی قبلۃ حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من خارج المسجد عند دار آل عمر بن الخطاب
اہل اندلس سے دو افراد دارال عمر بن خطاب، حجرے کی جانب مسجد سے باہر ٹھہرے ہوئے ہیں

اس قصے میں عجیب و غریب عقائد ہیں۔ اول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا کہ دو نصرانی سازش کر رہے
ہیں دوئم انہوں نے اللہ کو نہیں پکارا بلکہ نور الدین کے خواب میں تین دفعہ ایک ہی رات میں ظاہر ہوئے۔
سوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نور الدین زنگی کو صلیبی جنگوں میں عیسائی تدبیروں کے بارے میں نہیں بتایا
جن سے ساری امت مسلمہ نبرد آزما تھی بلکہ صرف اپنے جسد مطہر کی بات کی

اللہ کا عذاب نازل ہو اس جھوٹ کو گھڑنے والوں پر۔ ظالموں اللہ سے ڈرو اس کی پکڑ سخت ہے۔ اللہ کے نبی تو
سب سے بہادر تھے

در اصل یہ سارا قصہ نور الدین زنگی کی بزرگی کے لئے بیان کیا جاتا ہے جو صلیبی جنگوں میں مصروف تھے اور
ان کے عیسائیوں سے معرکے چل رہے تھے

یہ واقعہ سن ۵۵۷ھ کا ہے یہ اصلاً نور الدین زنگی المتوفی ۵۶۹ھ کا خود ساختہ خوف تھا کہ عیسائی جسد اطہر کو چرا
لیں گے جبکہ جب وہ سرنگ سے وہاں پہنچتے تو تین اجسام پاتے اس میں سے کون سانبی کا ہے اور کون ساعر و ابو
بکر کا ہے وہ معلوم نہیں کر سکتے تھے۔ نور الدین کو سیاسی محاذ پر سلطان ایوبی سے خطرہ تھا۔ نور الدین اور صلاح
الدین میں اختلافات ہو گئے تھے، یہاں تک کہ نور الدین کی وفات کے بعد صلاح الدین نے اس کی بیوہ سے
شادی کر لی اور نور الدین کے بیٹے کا صلاح الدین کا تختہ الٹ دیا۔

شاہ عراق فیصل اول کا خواب

فیصل بن حسین ۱۹۲۱ع سے ۱۹۳۳ع تک عراق کے بادشاہ تھے اور شریف المکہ کے تیسرے بیٹے۔ شریف المکہ
عثمانی خلافت میں ان کی جانب سے حجاز کے امیر تھے۔ فیصل اول نے خلافت عثمانیہ ختم کرنے میں انگریزوں کا
بھرپور ساتھ دیا۔ برصغیر کے مشہور شاعر علامہ اقبال نے ان پر تنقید کی کہ

کیا خوب امیر فیصل کو سنوسی نے پیغام دیا
تو نام و نسب کا تجازی ہے پر دل کا تجازی بن نہ سکا

لیکن روحانیت میں شاہ فیصل کا کچھ اور ہی مقام تھا انگریز بھی خوش اور اللہ والے بھی خوش

جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ سن ۱۹۳۲ عیسوی میں عراق میں جابر بن عبد اللہ اور حذیفہ بن یمان رضوان اللہ علیہم شاہ عراق کے خواب میں آئے اور انہوں نے اس سے کہا کہ ان کو بچائے کیونکہ نہر دجلہ کا پانی ان کی قبروں تک رس رہا ہے

حیرت کی بات ہے کہ شیعہ حضرات بھی اس خواب کو لہک لہک کر بیان کرتے ہیں لیکن اس سے تو فیصل اول کی اللہ کی نگاہ میں قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے اور فیصل شیعہ عقیدے پر نہیں تھے

ایک طرف تو کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آتے ہیں اب کہا جا رہا ہے کہ صحابی بھی آتے ہیں گویا جو نبی کی خصوصیت تھی وہ اب غیر انبیاء کی بھی ہو گئی

ہمارے قبر پرست بادشاہوں کو خوابوں میں انبیاء اور صحابہ نظر آ رہے ہیں اور وہ بھی صرف اپنے جسم کو بچانے کے لئے



مصنف عبدالرزاق ۹۶۰۳ میں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ ابْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: "رَأَى بَعْضُ أَهْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُيَيْنَةَ اللَّيْلَةَ رَأَاهُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: أَكَلْتُ وَفُتِنْتُ فِي مَكَانٍ قَدْ آوَيْتُ فِيهِ الْمَاءُ، فَخَوَّلُونِي مِنْهُ" قَالَ: «فَخَوَّلُوهُ، فَاتَّخَذُوهُ كَأَنَّهُ سَلَقَهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَعْرَاتٌ مِنْ لَحْيَتِهِ»

قیس بن ابی حازم نے کہا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے بعض گھر والوں نے خبر دی کہ انہوں نے طلحہ کو خواب میں دیکھا جنہوں نے کہا تم نے مجھ کو فلاں فلاں مکان میں دفن کیا ہے جس میں پانی مجھ کو ایدادے رہا ہے پس اس سے منتقل کرو۔ قیس نے کہا پس ان نکالا یا گیا اور منتقل کیا گیا وہ کی واڑھی کے چند بال تبدیل ہوئے تھے

راقم کہتا ہے اس میں طلحہ رضی اللہ عنہ کے بعض گھر والوں نے خبر دی جو مجھول ہیں اور قیس مدلس ہے محتاط ہے۔ لہذا یہ سند لائق دلیل نہیں ہے

لیکن اب خواب نہیں آیا

حال ہی میں شام میں حکومت مخالف باغیوں نے ایک قبر کشائی کی جو صحابی رسول حجر بن عدی المتوفی 51 ہجری کی طرف منسوب ہے لیکن حیرت ہے اس دفعہ ان صحابی کو خیال نہیں آیا کہ دوسرے صحابہ تو اپنی قبروں کو پچانے کے لئے خوابوں میں آ جاتے ہیں مجھے بھی یہی کرنا چاہئے یہ صحابی نہ سنیوں کے خواب میں آئے نہ شیعوں کے خواب میں۔ جب قبر پر پہلا کلہاڑا پڑا اسی وقت خواب میں آ جاتے



حجر بن عدی رضی اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب قبر، قبر کی بے حرمتی کے بعد

دوسری طرف یہی قبر پرست ایک سانس میں کہتے ہیں کہ صحابہ کے جسد محفوظ تھے اور دوسری سانس میں روایت بیان کرتے ہیں اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کو کھائے تو بھلا بتاؤ کیا مائیں اگر غیر نبی کا جسد بھی محفوظ ہے تو یہ انبیاء کی خصوصیت کیسے رہی

انبیاء صحابہ اور اولیاء کا خواب میں آنے کا عقیدہ سراسر غلط اور خود ساختہ ہے اور عقل سلیم سے بعید تر قبروں سے فیض حاصل کرنے کا عقیدہ رکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہم ان قبروں کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ان سے دعائیں کروانے جاتے ہیں اللہ ان کی سنتا ہے لیکن اگر اللہ ان کی سنتا ہے تو جب ان کی قبر پر پانی آتا ہے یا کوئی دوسرے دین کا شریر شخص شرارت کرنا چاہتا ہے تو اس وقت بادشاہ لوگ کے خواب میں ان کو آنا پڑتا ہے سوچوں یہ کیا عقیدہ ہے تمہاری عقل پر افسوس! اللہ شرک سے نکلنے کی توفیق دے اور اللہ ہم سب کو ہدایت دے

باب ۶: محدثین اور خوابوں کی دنیا

بخاری میں دو حدیثیں ہیں

من رآنی فی المنام فقد رآنی، فان الشیطان لا یتمثّل فی صورتی
جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے بے شک مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا
صحیح بخاری و صحیح مسلم
دوسری حدیث ہے

من رآنی فی المنام فیسرانی فی الیقظہ، ولا یتمثّل الشیطان بی، قال ابو عبد اللہ: قال ابن سیرین: «إذراء فی صورتہ

جس نے مجھے حالت نیند میں دیکھا وہ جاگنے کی حالت میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا
امام بخاری کہتے ہیں ابن سیرین کہتے ہیں اگر آپ کی صورت پر دیکھے

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارکہ کی ہے جب بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو مسلمان ہوئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فوراً ملاقات نہ کر سکے پھر ان مسلمانوں نے دور دراز کا سفر کیا اور نبی کو دیکھا۔ ایسے افراد کے لئے بتایا جا رہا ہے کہ ان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک ہی محدود تھی کیونکہ اب جو ان کو خواب میں دیکھے گا وہ بیداری میں نہیں دیکھ سکتا

اسی روایت کی بنیاد پر بعض نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں بھی دیکھنا ممکن ہے

صحیح مسلم ۵۹۲۱ کتاب الرؤیا باب فی قول النبی ﷺ: (مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي) صحیح مسلم: کتاب: خواب کا بیان باب: نبی ﷺ کا فرمان: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھ ہی کو دیکھا“

وَقَالَ: فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ رَأَى فَقْدَ رَأَى الْحَقَّ

(ابن شہاب نے) کہا: ابو سلمہ نے کہا: ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ مچ دیکھا۔

فیض الباری میں انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں

وَيُمْكِنُ عِنْدِي رُؤْيَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْطُ (1) لِنِ رِزْقِهِ اللَّهُ سبحانه كما نقل عن السيوطي رحمه الله تعالى - وكان زاهدًا متفردًا في الكلام على بعض معاصريه ممن له شأن - إنه رآه صلى الله عليه وسلم اثنين وعشرين مرة وسأله عن إحداهن ثم صحح ما بعد تصحيحه صلى الله عليه وسلم

میرے نزدیک بیداری میں بھی رسول اللہ کو دیکھنا ممکن ہے جس کو اللہ عطا کرے جیسا سیوطی سے نقل کیا گیا ہے جو ایک سخت زاهد تھے... انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ۲۸ مرتبہ دیکھا اور ان سے احادیث کی تصحیح کے بعد ان کو صحیح قرار دیا

انور شاہ نے مزید لکھا

والشعراني رحمه الله تعالى أيضًا كتب إنه رآه صلى الله عليه وسلم وقرأ عليه البخاري في ثمانية رفقته معه

الشعراني نے رسول اللہ کو دیکھا اور ان کے سامنے صحیح بخاری اپنے ۸ رفقاء کے ساتھ پڑھی

جلال الدین سیوطی الحاموی للفتاویٰ ج ۲ ص ۳۱۳ میں بہت سے علماء و صوفیاء کے اقوال نقل کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی روح اقدس کو ملکوت ارض و سما میں تصرف و سبغ عطا کر دیا ہے، دن ہو یا رات، عالم خواب ہو یا عالم بیداری، جس وقت اور جب بھی چاہیں کسی بھی غلام کو اپنے دیدار اور زیارت سے نواز سکتے ہیں، جسے چاہیں چادر مبارک عطا کر جائیں اور جسے چاہیں موئے مبارک دیں۔

الانوسى (التونى: 1270ھ-) سورہ الاحزاب کی تفسیر میں روح المعانی میں لکھتے ہیں

وايد بحديث ابى يعلى «والذى نفسى بيده ليزال عيسى ابن مريم ثم لن قام على قبرى وقال يا محمد يا حبيبى» . وجوز ان يكون ذلك بالاجتماع معه عليه الصلاة والسلام روحانيه ولا بدع فى ذلك فقد وقعت رؤيته صلى الله عليه وسلم بعد وفاته لغير واحد من الكالمين من هذه الآلة والآخر منه يقطعه
اور اس کی تائید ہوتی ہے حدیث ابی یعلیٰ سے جس میں ہے کہ وہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور عیسیٰ نازل ہوں گے پھر جب میری قبر پر آئیں گے اور کہیں گے یا محمد میں جواب دوں گا اور جائز ہے کہ یہ اجتماع انبیاء کا روحانی ہو اور یہ بعید بھی نہیں کیونکہ اس امت کے ایک سے زائد کالمین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات بیداری میں دیکھا ہے
راقم اس سے متفق نہیں ہے ابی یعلیٰ کی روایت کو منکر سمجھتا ہے

اسی تفسیر میں سورہ یس کے تحت الوسی لکھتے ہیں

والانفس الناطقة الإنسانية إذا كانت قد تسليخ عن الأبدان وتذهب مستترة بظاهرة بصورة إبدانها وبصور إخرى كما يتمثل جبريل عليه السلام ويظهر بصورة وحيدة وبصورة بعض الأعراب كما جاء فى صحيح الأخبار حيث يشاء الله عز وجل مع بقاء نوع تعلق لها بالأبدان الأصلية يتأتى معه صدور الأفعال منها كما نرى عن بعض الأولياء قدس أسرارهم إنهم يرون فى وقت واحد فى عدة مواضع وما ذاك إلا لقوة تجرد أنفسهم وغاية لقدسها فتمثل وتظهر فى مواضع وبدنها الأصلية فى مواضع آخر

نفس ناطقة انسانی جب پاک ہو جاتا ہے تو اپنے بدن سے جدا ہو کر مائل ظاہری ابدان سے یا کسی اور صورت میں ظاہر ہوتے ہیں جیسے کہ جبریل کی شکل میں یا دحبیہ کلبی کی صورت یا بدو کی صورت جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے جیسا اللہ چاہے اس بدن کی بقاء کے ساتھ جو اصلی بدن سے بھی جڑا ہوا ایک ہی وقت میں لیکن کئی مقام پر ہو اس طرح حکایت کیا گیا ہے اولیاء سے جن کے پاک راز ہیں کہ ان کو ایک ہی وقت میں الگ الگ جگہوں پر دیکھا گیا

اس طرح الوسی نے یہ ثابت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں کئی مقام پر ظاہر ہو سکتے ہیں

سمیر القاضی نے کتاب مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشافعیہ عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی (التوفی: ۹۱۱ھ) کے مقدمہ میں لکھا ہے

قال الشيخ عبد القادر: قلت له كم رايت النبي - صلى الله عليه وسلم - يهظ فقال: بضعا وسبعين مرة

سیوطی کے شاگرد عبد القادر الشاذلی کہتے ہیں کہ جاگتے میں السیوطی نے ۲ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا

آج یہ عقیدہ بریلویوں کا ہے۔ راقم اس فلسفے کو رد کرتا ہے

ہماری اسلامی کتب میں سن ۱۳۰ ہجری اور اس کے بعد سے آج تک عالم مادی اور عالم روحانی اس طرح خلط ملط ملتے ہیں کہ غیب میں گویا نقب لگی ہو۔ مسلسل عالم بالا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محدثین کے خوابوں میں آرہے تھے۔ یہاں ہم صرف ایک کتاب سیر الاعلام النبلاء از امام الذہبی کو دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کس کس کے خواب میں آرہے تھے

بصری سلیمان بن طرخان التوفی ۱۳۳ھ کے ترجمہ میں الذہبی لکھتے ہیں

خبر بن عبد الحمید: عن رقیة بن مصقلة، قال: رأيت رب العزة في المنام، فقال: يا من من مثنوي سليمان التيمي، صلى لي الفجر بوضوء العشاء أربعين سنة.

خبر بن عبد الحمید روایت کرتے ہیں رقیة بن مصقلة سے کہ میں نے رب العزت کو نیند میں دیکھا مجھ سے کہا سلیمان التیمی جیسوں کا اکرام کرو میرے لئے چالیس سال تک فجر کی نماز پڑھتا تھا عشاء کے وضو سے

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہیں اور قادر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کسی صحابی کے خواب میں نہیں آئے تابعی کے خواب میں نہیں آئے لیکن تبع تابعین کا دور ختم ہوتے ہی لوگ بیان کرنے لگ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ان کو غیب کی خبریں دیتے ہیں

بصری عبد اللہ بن عون التوفی ۱۳۲ھ کے ترجمہ میں الذہبی لکھتے ہیں

عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُضَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: (رَوْزُوا لِمَنْ عَوَى، فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ وَرَسُولَهُ)

عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُضَاءٍ، بَہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب میں فرمایا ابن عوف کی زیارت کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے

عماد بن زید کے ترجمہ میں الذہبی لکھتے ہیں

الْعَلَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِخْرِيضَ عَلَى السَّمْعِ مِنَ الْأَوْزَاعِيِّ، حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْمَنَامِ، وَالْأَوْزَاعِيُّ إِلَى جَنْبِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَنِّي إِخْلِيلُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: (عَنْ هَذَا)، وَاشَارَ الْأَوْزَاعِيُّ، قُلْتُ: كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ كَيْفَ الشَّانِ إِلَى الْعَلَمُ بْنُ مُوسَى كَہتے ہیں کہ ولید بن مسلم دمشق المتوفی ۱۹۵ھ نے کہا مجھے الأوزاعی سے سماع کا کوئی شوق نہیں تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور الأوزاعی ان کے پہلو میں تھے میں نے پوچھا کس سے علم لوں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور الأوزاعی کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے۔ میں الذہبی کہتا ہوں الأوزاعی کی بڑی شان ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آنا اس لئے بیان کیا جاتا تھا تاکہ لوگوں پر رعب جمایا جاسکے الولید کو پروپیگنڈا کرنا پڑ رہا ہے کہ اس کا سماع الأوزاعی سے ٹھیک ہے

إكمال تهذيب الكمال في إسماء الرجال از مغلطای کے مطابق

وقال أبو داود: الوليد إفسد حديث أوزاعي

ابوداود کہتے ہیں الولید بن مسلم نے الأوزاعی کی حدیث میں فساد کر دیا ہے

بغداد کے ہشیم بن بشیر بن ابی خازم، ابو معاویہ التلمی المتوفی ۱۸۳ھ کے ترجمہ میں الذہبی لکھتے ہیں

قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى: سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، قَالُوا: إِنَّمَا مَعَرُوفُ الْكُرْعِيِّ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوَامِ، وَهُوَ يَقُولُ لِنُشَيْمٍ: (جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ إِبْنَتِي خَيْرًا)

یَحْیٰی بن یحٰی بن یحٰی نے کہا میں نے نصر بن اسماعیل وغیرہ سے اصحاب سے سنا کہ معروف الکُرعی نے نبی ﷺ کو دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ إِبْنَتِي خَيْرًا

امام الشافعی کے ترجمہ میں الذہبی لکھتے ہیں

زَكَرِيَّا بْنُ أَحْمَدَ الْبَلْخِيُّ الْقَاضِي: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنَ نَصْرِ الْقُرْنَبِطِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ فِي النَّوَامِ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَكُنْتُ جُنْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنْتَبِرُ رَأَى نَاكِثٍ؟ قَالَ: (لَا). قُلْتُ: أَتَنْتَبِرُ رَأَى بِلَى حَنِيفَةٍ؟ قَالَ: (لَا). قُلْتُ: أَتَنْتَبِرُ رَأَى الشَّافِعِيِّ؟ فَقَالَ بِيَدِهِ كَلْمًا، كَأَنَّهُ انْتَهَرَنِي، وَقَالَ: (تَقُولُ رَأَى الشَّافِعِيِّ إِنَّهُ لَيْسَ بِرَأَى، وَلَكِنَّهُ رَدُّ عَلَى مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي)

زَكَرِيَّا بن أَحْمَد الْبَلْخِيُّ الْقَاضِي کہتے ہیں میں نے ابُو جَعْفَر مُحَمَّد بن أَحْمَد بن نصر الْقُرْنَبِطِيَّ کو سنا کہا میں نے نبی ﷺ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مسجد النبی میں تھے پس میں ان تک پہنچا اور سلام کیا اور کہا اے رسول اللہ کیا مالک کی رائے لکھوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کیا ابو حنیفہ کی رائے لکھوں؟ فرمایا نہیں۔ پوچھا کیا شافعی کی رائے لکھوں؟ ہاتھ کو اس طرح کیا کہ گویا منع کر رہے ہوں اور کہا تو شافعی کی رائے کا کہتا ہے وہ میری رائے نہیں ہے بلکہ میری سنت کی مخالف ہے

یعنی رسول اللہ نے خواب میں امام شافعی کا قول ناپسند کیا

اسی طرح ایک قول ہے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْخُوَارِزْمِيُّ نَزِيلٌ مَعَهُ - فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُشَيْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: قُلْتُ فِي الْمَنَامِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَا نَقُولُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ، وَالشَّافِعِيَّ، وَمَالِكٍ؟ فَقَالَ: (لَا قَوْلَ إِلَّا قَوْلِي، لَكِنَّ قَوْلَ الشَّافِعِيِّ حَذَقُ قَوْلِ أَبِي الْبَدْرِ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ کہتے ہیں مکہ والے أَبُو عُثْمَانَ الْخُوَارِزْمِيُّ نے روایت کیا اس خط میں جو لکھا کہ مُحَمَّدُ بْنُ رُشَيْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الْبَلْخِيُّ نے کہا میں نے خواب میں رسول اللہ سے پوچھا اے رسول اللہ! آپ مالک شافعی اور ابو حنیفہ کی رائے پر کیا کہتے ہیں؟ فرمایا ان کا قول وہ نہیں جو میرا ہے اور شافعی کا قول اہل بدعت کی ضد ہے

یعنی رسول اللہ نے خواب میں امام شافعی کا قول پسند کیا

لوگوں نے امام بخاری کی شان میں غلو کیا۔ جن میں امام الذہبی بھی شامل ہیں

امام ذہبی سیر الاعلام النبلاء میں خواب لکھتے ہیں

قال: سمعت ابا زيد المروزي الفقيه يقول: كنت نائما بين الركن والمقام، فرأيت النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا ابا زيد! متى تدرس كتاب الشافعي ولا تدرس كتابي؟ فقلت: يا رسول الله وما كتابك؟ فقال: "جامع محمد بن اسماعيل". يعني البخاري.

اور

اخبرنا احمد بن محمد بن اسماعيل المصروني سمعت خالد بن عبد الله المروزي سمعت ابا سهل محمد بن احمد المروزي سمعت ابا زيد المروزي الفقيه يقول كنت نائما بين الركن والمقام فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقال لي يا ابا زيد ابي متى تدرس كتاب الشافعي ولا تدرس كتابي فقلت يا رسول الله وما كتابك قال جامع محمد بن اسماعيل

ابا زيد المروزي الفقيه کہتے کہ وہ رکن اور مقام کے درمیان سو رہے تھے انہوں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور رسول اللہ نے فرمایا اے ابو زید کب سے شافعی کی کتب پڑھنے لگے؟ اور میری کتاب نہیں

پڑھتے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کون سی کتاب ہے؟ فرمایا: جامع (الصحيح) محمد بن اسماعیل (بخاری) کی کتاب!

ابن حجر کتاب تغلیق التعلیق میں یہ روایت پر لکھتے ہیں کہ

قُلْتُ بِإِسْنَادٍ هَذَا الْحِكْمِيَّةُ صَحِيحٌ وَرَوَاهَا ثَلَاثَاتُ إِثْمَةٍ وَأَبُو زَيْدٍ مِّنْ كِبَارِ الشَّافِعِيَّةِ لَا وَجْهَ فِي الْمَذْهَبِ وَقَدْ سَمِعْتُ صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ
مِنَ الْفَرَبَرِيِّ وَحَدَّثَ بِهِ عَنْهُ وَهُوَ أَجَلُ مَنْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ الْفَرَبَرِيِّ

میں کہتا ہوں اس حکایت کی سند صحیح ہے۔ راوی ثقہ ہیں اور ابو زید جو ہیں یہ کبار شوافع میں سے ہیں ان سے
مذہب لیا گیا ہے اور انہوں نے صحیح بخاری امام فربری سے سنی ہے

یہ متضاد اقوال خواب میں لوگ سن رہے تھے اور جمع کر رہے تھے

عصر حاضر کے محقق شعیب الارناؤوط اس پر تعلیق میں جھنجھلا کر رہ گئے لکھتے ہیں

وَمَتَى كَانَ الْمَنَامُ حِجَّةً عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ؟ ! فَمَا لَكَ وَالْأَوْحَافِ وَغَيْرِهَا مِّنَ الْأَثَمَةِ الْعَدُولِ الثَّمَنَاتِ اجْتِنِدُوا، فَأَصَابَ كُلَّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي كَثِيرٍ مِّمَّا نَسْتَأْذِنُ إِلَيْهِ اجْتِهَادَهُ فِيهِ، وَإِخْطَئِي بَعْضُهُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ يُؤْخَذُ مِّنْ قَوْلِهِ وَبِرْدِهِ، فَمَاذَا؟
اور کب سے خواب اہل علم کے ہاں حجت ہو گئے؟ پس مالک اور ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ عدول ہیں ثقات ہیں
جنہوں نے اجتہاد کیا ہے پس ان سب میں بہت سا ہے جو ان کے اجتہاد پر ہے اور اس میں بعض کی خطا بھی ہے
اور ان سب کا قول لیا جاتا ہے اور رد بھی ہوتا ہے تو یہ کیا ہے؟

یعنی جب خوابوں سے ائمہ پر سوال اٹھتا ہے تو فوراً اس کو غیر حجت کہا جاتا ہے اگر یہ سب غیر حجت ہے تو ان کو
جمع کرنے اور لوگوں کا ان کو بیان کرنا کتنا معیوب ہوگا؟ جس دور میں ان کو بیان کیا گیا اس دور میں یقیناً یہ
معیوب نہ ہوگا بہت سے ان خوابوں کو جمع کر رہے تھے

اس کے برعکس الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتییہ جو ۴۵ جلدوں میں فتوؤں کا مجموعہ ہے اور وزارتہ الآوقاف والشؤون
الإسلامیۃ - الکویت نے چھاپا ہے اس میں وہابی علماء کا فتویٰ ج ۲۲ ص ۱۰۷ پر ہے

وہذہ الناحیۃ یدل علی جواز رؤیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام، وقد ذکر الحافظ فی الفتح، والنووی فی شرح مسلم، إفتواء
مختلف فی معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: من رآنی فی المنام فیسر لی فی النقطۃ، والصحیح منہا أن مقتضوہ أن رؤیتہ فی کل
حالہ لیست باطلۃ ولا مضغاعاً، بل ہی حق فی نفسہا، ولو زکی علی غیر صورتہ التي كانت علیہا فی حیاتیہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقتضوہ تلك الصورۃ کیس من الشیطان بل ہو من قبل اللہ، وقال: وہذا قول القاضی ابی بکر بن الطیب وغیرہ، ویؤیدہ
قولہ: فقد رآی الحش

اور یہ احادیث (جو اوپر پیش کی گئی ہیں) دلیل ہیں نیند میں رسول اللہ کو دیکھنے کے جواز پر اور حافظ ابن حجر
عسقلانی نے فتح الباری میں اور النووی نے شرح المسلم میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں جو اس معنی پر ہیں قول
نبوی ہے جس نے نیند میں مجھے دیکھا پس اس نے جاگنے میں دیکھا اور مقصود ان میں صحیح ہے کہ دیکھنا ہر حال
میں باطل نہیں اور نہ پریشان خوابی ہے بلکہ یہ فی نفسہ حق ہے اور اگر اس صورت پر دیکھے جس پر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم زندگی میں نہیں تھے تو اس صورت کا تصور شیطان کی طرف سے نہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ہے
اور کہا یہ قول ہے قاضی ابوبکر بن الطیب اور دوسروں کا اور اس کی تائید اس قول سے ہوتی ہے پس اس نے حق
دیکھا

شذرات الذہب فی اخبار من ذہب از عبدالمہ بن احمد بن محمد ابن العماوالعکری الحنبلی، ابو الطلاح (المتونی):
1089ھ) نامی کتاب میں یہ قول ہے جس کی سند نہیں ہے

قال الرّبيع: كتب إليه الشافعي من مصر، فلما قرأ الكتاب بكى، فسألت عن ذلك فقال: إنه يذكر أنه رأى النبي - صلى الله
عليه وسلم - وقال: «كتب إلى أبي عبد الله أحمد بن حنبل وقرأ عليه مني السلام وقل له: إنك ستمتحن على القول
بخلق القرآن فلا تجهم، نرفك لعلايلي يوم القيامة قال الرّبيع: فقلت له: البشارة، فطلع على قميصه واخذت جوابه، فلما
قدمت على الشافعي واخبرته بالقميص قال: لا تفجعك فيه ولكن بدّ وادفع إلى ماء حتى إكون شريكاً فيه

امام شافعی نے لکھا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ احمد کو میرا
سلام کہو... اور انہیں اطلاع دو کہ عن قریب خلق قرآن کے مسئلے میں ان کی آزمائش ہوگی... خبردار خلق قرآن کا

اقرار نہ کریں... اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ان کے علم کو قیامت تک برقرار رکھیں گے۔ خط پڑھ کر امام احمد رونے لگے۔ پھر اپنا کرتا تیار کر مجھے دیا۔ میں اسے لے کر مصر واپس آیا اور امام شافعی رحمہ اللہ سے سفر کے حالات بیان کیے۔ اس کے کرتے کا بھی ذکر کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے سن کر فرمایا میں وہ کرتا تو تم سے نہیں مانگتا... ہاں اتنا کرو کہ اسے پانی میں تر کر کے وہ پانی مجھے دے دو... تاکہ میں اس سے برکت حاصل کروں۔

البتہ کتاب المنہج امام احمد از المقدسی اور مناقب امام احمد از ابن جوزی میں اس کی سند ہے

إخبرنا عبد الملك بن أبي القاسم، قال: أخبرنا عبد الله بن محمد الأنصاري، قال: أخبرنا غالب بن علي، قال: أخبرنا محمد بن الحسين، قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن شاذان، قال: سمعت إبا القاسم بن صدقة، يقول: سمعت علي بن عبد العزيز الطلحي، قال: قال لي الربيع: قال لي الشافعي: ياربيع، خذ كتابي وامض به وسلمه إلى أبي عبد الله أحمد بن حنبل، واتني بالجواب، قال الربيع: فدخلت بغداد ومعى الكتاب، فلقيت أحمد بن حنبل صلاة الصبح، فصليت معه الفجر، فلما انقضى من المحراب، سلمت إليه الكتاب، وقلت له: هذا كتاب إنيك الشافعي من مصر. فقال أحمد: نظرت فيه؟ قلت: لا، فمسر أحمد القاسم، وقرأ الكتاب فتفرغت عيناه بالدموع، فقلت له: إني شيء فيه يا أبا عبد الله؟ فقال: يذكرك إن رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، فقال له: أكتب إلى أبي عبد الله أحمد بن حنبل، واقرا عليه مني السلام، وقل: إنك ستتمتعن وتدعى إلى خلق القرآن، فلا تجسم يرفع الله لك علما إلى يوم القيامة.

قال الربيع: فقلت: البشارة، ففجع قميصه الذي يلي جلده، فدفعه إلى فأخذته وخرجت إلى مصر، وإخذت جواب الكتاب، وسلمته إلى الشافعي، فقال لي: ياربيع، إني شيء الذي دفع إليك؟ قلت: القمص الذي يلي جلده. فقال لي الشافعي: ليس ففجعت به، ولكن بله، وادفع إلينا الماء حتى اشررك فيه.

تاریخ و مشق میں اس کی سند ہے

إخبرني أبو المظفر عبد النعم بن عبد الكريم البشتري إنا أبو بكر أحمد بن الحسين البيمبقي إنا أبو عبد الرحمن محمد بن الحسين بن محمد بن موسى قراءة عليه قال سمعت محمد بن عبد الله بن شاذان يقول سمعت إبا القاسم بن صدقة يقول سمعت علي بن عبد العزيز الطلحي يقول قال لي الربيع إن الشافعي خرج إلى مصر وإنا معه فقال لي ياربيع خذ كتابي هذا فامض به وسلمه إلى أبي عبد الله أحمد بن حنبل واتني بالجواب قال الربيع فدخلت بغداد ومعى الكتاب فلقيت أحمد بن حنبل صلاة الصبح فصليت معه الفجر فلما انقضى من المحراب سلمت إليه الكتاب وقلت له هذا كتاب إنيك الشافعي من مصر

فقال احمد نظرت فيه قلت لا اكسر ابو عبد الله الحنم وقرأ الكتاب وتغررت عيناه بالدموع فقلت ايش فيه يا ابا عبد الله قال يذكر انه رأى النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فی النوم فقال له اکتب الی ابی عبد اللہ احمد بن حنبل وقرأ علیہ منی السلام وقل ائت ستمتحن وتدعی الی خلق القرآن فلا یجیم فیسرغ اللہ کل علما الی یوم القیامۃ قال الربیع فقلت البشارۃ فخلع احد قمیصہ الذی بی جلدہ ودفنہ الی فأخذتہ وخرجت الی مصر واخذت جواب الکتاب فسلمتہ الی الشافعی فقال لی الشافعی یربیع ایش الذی دفع الیک قلت القیص الذی بی جلدہ قال الشافعی لیس نفجکت بہ ولكن بلہ وادفع الی الماء حتی اشرکک فیہ حد ثابا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن احمد الحواری المیهقی الفقیہ اہلواء بنیسا بورنا الہام ابو سعید القشیری اہلواء ابو عبد الواحد بن عبد الکریم انا الحاکم ابو جعفر محمد بن محمد الصفار انا عبد اللہ بن یوسف قال سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی قال سمعت جعفر بن محمد الماکلی یقول قال الربیع بن سلیمان ان الشافعی رحمہ اللہ خرج الی مصر فقال لی یربیع خذ کتابی ہذا فامض

راقم کہتا ہے ان اسناد میں علی بن عبد العزیز الطلمی کا معلوم نہیں ہو سکا کون ہے۔ اس کے علاوہ محمد بن عبد اللہ بن عبد العزیز بن شاذان الصوفی الرازی: لیس یثقیہ ہے۔ محمد بن الحسن بن محمد بن موسیٰ صوفی انسان تھے امام بیہقی اور حاکم کے شیخ ہیں بحوالہ السلسلۃ النبی فی تراجم شیوخ المیهقی اور الروض الباسم فی تراجم شیوخ الحاکم۔ تاریخ بغداد کے مطابق یہ غیر ثقہ ہے

سلفی حلقوں میں اس خواب کو بہت بیان کیا جاتا ہے۔ کتاب خوابوں کا سفر از محمد عظیم حاصل پوری کی کتاب میں ہے

تاکہ وہ پہلے سے اس کے لیے تیار رہیں، انھوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ارشاد فرمایا:

« أكتب إلى أبي عبد الله - يعني الإمام أحمد - فافقأ عليه السلام وقال له: ستمتحن وتمدعي إلى القول بخلق القرآن فلا نجيبهم فيرفع الله لك علما إلى يوم القيامة »

”ابو عبد اللہ (امام احمد) کو خط لکھو اور اس میں انھیں سلام کہو اور کہہ دو کہ تمہیں خلق قرآن کے مسئلہ میں مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا اور تمہیں اس طرح بلایا جائے گا (کہ قرآن کو مخلوق کہو) مگر اس طرف مت جانا، اللہ تمہارا جہنم اقامت تک بلند رکھے گا۔“

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ربیع کے ہاتھ بھیج دیا، جب یہ وہاں پہنچے تو خط دے کر کہا، آپ کے لیے خوشخبری ہے، یہ سن کر امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی قمیض انھیں تحفے کے طور پر دے دی، جب ربیع واپس چلے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا، امام احمد نے (خوشخبری کے بدلے) تمہیں کیا دیا، تو ربیع نے کہا: اپنی قمیض، تو امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا:

« لَا نَفْعَ لَكُمْ فِيهِ، لَكِنْ أَغْسِلْهُ وادْفَعْ الْعَاءَ إِلَى لَأْتِمُرِكَ بِهِ »

(راجعو ذائق: الكواكب الدررية للساوي)

”ہم تمہ سے (یہ قمیض لے کر) اس بارے میں تجھے مطمئن نہیں کریں گے، لیکن اس قمیض کو جو کر (اس کی دھلائی) پانی مجھے دے دو تاکہ میں اس کے ساتھ برکت حاصل کروں۔“

بہر حال یہ ایک سچا خواب تھا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے آنے والے امتحان کے لیے پہلے سے تیار رہنے کی حسیہ فرمائی۔

ایسا ایک واقعہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ بھی پیش آیا کہ انھوں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ پیش آنے والے مصائب کو دیکھا تو انھیں لکھ کر بھیجا

باب ۷: خواب کے ذریعہ احادیث کی تصحیح

صحیح بخاری میں ابن مسعود سے مروی ہے جس کے مطابق ۱۲۰ دن بعد (یعنی ۳ ماہ بعد) روح رحم مادر میں بچہ میں ڈالی جاتی ہے

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَنْحُوصِ، عَنِ الْأَنْعَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: "إِنْ أَخَذْتُكُمْ تَحْتَهُ خَلْفِي، لَنْ يَزَالَ عَيْنُ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَاقِبَةُ مِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَنْبَغُ اللَّهُ مَاكَ فَيَوْمَ بَارِعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: أَتَيْتُ مَكَلًا، وَرَزَقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَشَقَى أَوْ سَعِدَهُ، ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ يَمِينُهُ وَيَمِينُ الْجَنَّةِ أَوْ ذِرَاعُ، فَيَسْتَبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ إِبْلِ التَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ يَمِينُهُ وَيَمِينُ النَّارِ أَوْ ذِرَاعُ، فَيَسْتَبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ إِبْلِ الْجَنَّةِ"

تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں مکمل کی جاتی ہے۔ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنے ہی وقت تک خمد خون کا لو تھڑا رہتا ہے پھر اتنے ہی روز تک گوشت کا لو تھڑا رہتا ہے اس کے بعد اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا عمل اس کا رزق اور اس کی عمر لکھ دے اور یہ بھی لکھ دے کہ بد بخت ہے یا نیک بخت، اس کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے.... (صحیح بخاری باب بدء الخلق۔ صحیح مسلم باب القدر)

اس روایت کو اگرچہ امام بخاری و مسلم نے صحیح کہا ہے لیکن اس کی سند میں زید بن وہب کا تفرّد ہے اور امام الفسوی کے مطابق اس کی روایات میں خلل ہے۔ طحاوی نے مشکل الآثار میں اس روایت پر بحث کی ہے اور پھر کہا

وَقَدْ وَجَدْنَا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رِوَايَةِ جَبْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ الْأَنْعَشِ، بِمِثْلِهِ إِلَّا بِدَلَالَةِ الْكَلَامِ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ، نَا مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ہم کو ملتا ہے جبر بن حازم، عن الأنعش، سے کہ یہ کلام ابن مسعود ہے نہ کہ کلام نبوی

راقم کہتا ہے اس کی جو سند صحیح کبھی گئی ہے اس میں زید کا تفرّد ہے جو مضبوط نہیں ہے

اس حدیث پر لوگوں کو شک ہوا لہذا کتاب جامع العلوم والحکم فی شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم از ابن رجب میں ہے

وَقَدْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا لَمْ يَرِ النَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

[illegible]

یعنی لوگوں نے اس حدیث کو خواب میں رسول اللہ سے ثابت کرایا تاکہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث کو صحیح سمجھا جائے

مسند علی بن الجعد بن عبید الجوهری البغدادی (المتوفی: 230ھ) میں ہے

ابن جریر نے عبد اللہ قال: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَظْرَةَ الْقُرْبَتَاتِ، مِنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَكْرِ عَنْ عِيَاشٍ خُمْسَ بَابِهِ حَدِيثٌ، وَإِدْرَكَ الرَّقَاءَ، فَاجْتَبَى حَمْزُهُ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَامِ، فَعَرَضْتُمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ عَرَفَ مِنْهُمَا أَلَّا الْيَسِيرَ حَمْسَةً وَأَوْثَقَهُمَا كَادِيثٌ»، فَقَرَأْتُ الْحَدِيثَ عَنْهُ

ہم کو عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی نے خبر دی کہ سوید نے بیان کیا کہ علی نے بیان کیا انہوں نے اور حمزہ نے ابان سے سنیں ہزار احادیث یا کہا اس سے زیادہ پس حمزہ نے خبر دی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ان پر وہ ہزار روایات پیش کیں تو رسول اللہ صرف پانچ یا چھ کو پہچان پائے پس اس پر میں نے امان بن ابی عیاش کی احادیث ترک کیں

امام مسلم نے صحیح کے مقدمہ میں اس قول کو نقل کیا ہے۔ ابان بن ابی عیاش کو محدثین منکر الحدیث، متروک، کذاب کہتے ہیں اور امام ابوداؤد سنن میں روایت لیتے ہیں ابان سے متعلق قول کا دار و مدار سوید بن سعید الحدثانی پر ہے جو امام بخاری کے نزدیک منکر الحدیث ہے اور یحییٰ بن معین کہتے حلال الدم اس کا خون حلال ہے

یعنی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب خواب اور اس میں جرح کا قول خود ضعیف ہے جو امام مسلم نے پیش کیا ہے۔ سود بن سعد اختلاف کا شکار ہوئے اور انہما نے روایت بھی اسی وقت کی ہے

اس روایت کو البانی نے صحیح کہہ دیا ہے جبکہ السنذری (متوفی: 656ھ) نے مختصر سنن ابی داؤد میں خبر دی تھی کہ

ذکرہ ابو احمد الکراشیسی فی کتاب الکفی، وقال: له صحبة من النبی - صلی اللہ علیہ وسلم -، ولیس حدیث من وجہ صحیح،
وذكر له هذا الحديث

ابو عیاش الزرقانی انصاری جس کا نام زید بن الصامت ہے اس کا ذکر الکفی میں ابو احمد الکراشیسی نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف پایا ہے لیکن یہ حدیث اس طرق سے صحیح نہیں ہے اور خاص اس روایت کا ذکر کیا

وقال ابو محمد ابن حزم فی «المحلی»: زید ابو عیاش لا یدری من هو

ابن حزم نے کہا زید ابو عیاش پتا نہیں کون ہے

بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ شخص صحابی نہیں بلکہ کوئی مجہول ہے۔ حماد بن سلمہ نے خبر دی کہ ایک شخص نے دیکھا یہ شخص کون تھا معلوم نہیں۔ خیال رہے حماد خود مختلط بھی ہو گئے تھے

پانچویں صدی کے حنابلہ کے امام ابن الزغوانی کہتے ہیں کہ ان کے سامنے ابو عمرو بن العلاء البصری المتوفی ۱۶۸ھ کی سند پر قرأت ہوئی اور الذہبی لکھتے ہیں

أَبَى عَلَى الْقَاضِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ ابْنَةِ قُرَيْبٍ بَطْنِي الْحَسَنِ بْنِ الزُّغَوَانِي: قَرَأَ أَبُو مُحَمَّدٍ الضَّرِيرُ عَلَى الْقُرْآنِ لَيْلَى عَمْرٍو، وَرَبَّيْتُ فِي السَّامِ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفَرَأْتُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ مِنْ إِدْرِائِي آخِرِهِ بِمَنْزِلَةِ الْقِرَاءَةِ، وَهُوَ سَمِعَ، وَلَمَّا بَلَغَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى قَوْمٍ: {إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ} [الحج: 14] آيَةً، إِشَارَةً بِمَنْزِلَةِ، إِي: اسْمُ، ثُمَّ

قَالَ: هَذِهِ آيَاتُهُ مَنْ قَرَأَهَا، عَفَّرَ لَهْ، ثُمَّ أُنْشِرَ إِنْ أَعْرَأَ، فَلَمَّا بَلَغَتْ أَوَّلَ بَيْتٍ، قَالَ لِي: هَذِهِ السُّورَةُ مَنْ قَرَأَهَا، إِسْرِنَ مِنَ الْفَقْرِ، وَوَسَّرَ لَهْ مِنَ الْغَنَامِ.

ابن زغوانی نے کہا کہ... میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ نے مجھ پر قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس قرأت پر... اور اس میں (صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا سورہ بے وہ سورہ ہے جو پڑھے اس کو فقر سے امن ہوگا

کہا جاتا ہے خواب محدثین نے بیان تو کیے لیکن علماء نے ان سے دلیل نہیں لی جبکہ الزغوانی نے سورہ بے کی فضیلت نقل کی۔

الْقَوْلُ الْبَدِيعُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَبِيبِ الشَّيْخِ إِزْ السَّخَاوِي (التوفی 902ھ) کے مطابق

وعن سليمان ابن سحيم قال رايت النبي - صلى الله عليه وسلم - في النوم فقلت يا رسول الله هؤلاء الذين يأتونك فيسلمون عليك اتفقده سلامهم قال نعم وارد عليهم رواه ابن ابى الدنيا والبيهقي في حياة الانبياء والشعب كلاهما له ومن طريقه ابن بنگوال وقال ابراهيم بن شيان حجت فحنت المدينة فشهدت إلى القبر الشريف فقلت على رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فيمعة من داخل الحجر يقول وعليك السلام

سليمان بن سحيم نے کہا میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان سے کہا یا رسول اللہ یہ جو آپ تک آتے ہیں اور سلام کہتے ہیں کیا آپ ان کا سلام پہنچاتے ہیں؟ فرمایا ہاں میں جواب دیتا ہوں اس کو ابن ابی الدنیا نے اور البیہقی نے روایت کیا ہے حیات الانبیاء میں اور شعب الایمان میں اور ان دونوں نے اس کو ابن بنگوال کے طرق سے روایت کیا ہے اور کہا ابراہیم بن شیمان نے حج کیا اور مدینہ پہنچے تو قبر النبی پر حاضر ہوئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا حجرہ میں داخل ہو کر اور وہاں جواب آیا تم پر بھی سلام ہو

امام السخاوی نے اس کو بیان کیا ہے اور اس طرح رد اللہ علی روحی والی روایت کی تصحیح کی گئی ہے

علامہ سفاویؒ نے اپنی مایہ ناز کتاب: القول البدیع میں روضۂ اقدس پر کئے جانے والے سلام کے تعلق سے کئی واقعات نقل کیے ہیں، چند ملاحظہ فرمائیں:

سلیمان ابن جهم سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول جو لوگ آپ کے روئے پر حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں، آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: ہاں سمجھتا ہوں، اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا پھر فراغت کے بعد مدینہ آیا، اور روضۂ اقدس

جولائی - اگست ۲۰۱۶ء

۱۶

دارالعلوم

پر حاضر ہو کر سلام کیا، تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے ”وعلیک السلام“ کی آواز سنی (القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الخیب الشفع: ۱۶۵/۱، مکتبہ شاملہ)

ایک راوی سماک بن حرب کا کہنا تھا کہ اس کو خواب میں حکم ملتے ہیں۔ الکامل از ابن عدی میں ہے

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَفِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ عُيَيْنَةَ، إِخْوَةُ سُفْيَانَ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَمَكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: قِيلَ لِي فِي الْمَنَامِ يَا كَذَا وَالْكَذِبُ يَا كَذَا وَالنَّبِيُّ يَا كَذَا وَلِحُومِ النَّاسِ

.. سماک نے کہا مجھے نیند میں کہا گیا جھوٹ سے بچو

النسائی نے کہا اس کی منفرد روایت نہیں لی جائے گی لہذا یہ روایت قابل رد ہے

ایک مشہور حدیث ہے کہ

مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحِمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الْجَدِيدِ إِذَا اشْتَعَلَ عُضْوٌ مِنْهُ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَدِيدِ بِالْخُفْيِ وَالسَّرِّ

مومن ایک جسم کی طرح ہیں اگر کسی ایک عضو کو تکلیف ہو تو تمام جسم کو تکلیف ہوتی ہے

المنہجۃ بسلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ از ابوالسحاق الحونئی النثری حجازی محمد شریف کے مطابق

وقال الطبرانی فی المعجم: رایت النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - فی المنام، فسأکت عن ہذا الحدیث، قال النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - وإشار بیدہ: "صحیح" مثلاً

طبرانی نے المکارم میں کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ان سے اس حدیث پر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہاتھ سے اشارہ تین بار کیا کہ یہ صحیح ہے

إتحاف الخيرة از البوصيري میں ہے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى بْنِ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَظَا، سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ يَقُولُ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْمَنَامِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ يُقَالُ لَهُ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ نَابَأَ عَنْ يَدِّ عَنَّا عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْكَ حَدِيثُ الْمَعْرَاجِ، فَقَالَ: صَدَقَ

یزید بن ابی حکیم نے کہا میں نے خواب میں رسول اللہ کو دیکھا پوچھا یا رسول اللہ آپ کی امت میں ایک شخص ہے جس کو سفیان ثوری کہا جاتا ہے اس میں کوئی برائی نہیں اس نے حدیث معراج ابو ہارون عن ابو سعید کی سند سے بیان کی ہے؟ فرمایا جی ہے

یہ اور بات ہے کہ محدثین کا کہنا تھا کہ ابو ہارون العبدی ضعیف ہے

ابن ابی خثیمہ کی التاریخ الکبیر (50/14 ق/1): قال:

حدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ: (رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْمَنَامِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي التَّشْهِدِ فَقَالَ فُلَانٌ كَذَا وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَعَنَ الشَّيْخُ سُنَّةَ ابْنِ مَسْعُودٍ".

وإسناده صحيح.

خُصَيْفٌ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہا یا رسول اللہ لوگوں کا تشہد میں اختلاف ہو گیا ہے فلاں کہتے ہیں یہ ہے فلاں کہتے ہیں یہ ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہاں سنت میں ہے جو سنت ابن مسعود میں ہے

یہ قول ابن عدی فی الکامل (941/3) میں بھی ہے

عبدالرزاق فی المصنف (205/2: 3077): قال: عن معمر عن خصيف الجوزي قال: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي النَّوْمِ جَاءَ نِي فَتَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اخْتَلَيْتَ عَلَيْنَا فِي التَّشَدُّدِ: قَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ فُلَانٌ: كَذَا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كَذَا، قَالَ: السُّنَّةُ سُنَّةُ ابْنِ مَسْعُودٍ"

ثابت ہوا کہ محدثین کی ایک جماعت خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی تصحیح و تضعیف کراتی تھی۔ اور یہ عمل قابل رد ہے کیونکہ عام لوگوں کے خوابوں سے شریعت کے احکام کا اثبات نہیں کیا جاتا۔ یہ خصوصیت صرف انبیاء کے خواب کو حاصل ہے جو الوحی کی قسم ہے۔

اہل حدیث زبیر علی زئی نے ایک خواب بیان کیا کہ محدثین خواب میں سنت کا عمل دیکھ کر اپنے عمل سے رجوع کر لیتے تھے

مشہور ثقہ امام قاضی ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان التتوخی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ) نے کہا:
میں عراقیوں کے مذہب پر تھا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ پہلی تکبیر میں اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔

سنن الدارقطنی: ۱/ ۲۹۲ ح ۱۱۱۲ وسندہ صحیح

راقم کہتا ہے کہ سنن دارقطنی ۱۱۲۵ میں قول ہے کہ محدثین خواب سے رفع الیدین کی دلیل لیتے تھے

سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ بُلْبُلٍ يَقُولُ، وَابْنَاهُ عَلَيْنَا بِهَذَا، قَالَ: كَانَ مَدَنِيٌّ يَدْعُو بِإِلَى الْعِرَاقِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ مُصَلِّيًّا فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ ثُمَّ يَدَارِعُ ثُمَّ يَدَارِعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ

إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُنْدُلٍ یہ دارقطنی کے شیخ ہیں اور ان کے پاس اپنے مذہب کی دلیل خواب ہے۔ یا للعجب۔ معلوم ہوا کہ چوتھی صدی میں عقائد ہوں یا فقہ، دونوں کی تصحیح خواب سے کی جا رہی تھی۔ دیوبندیوں اور احناف کی فقہ کے رد میں زیر کو یہ خواب پسند آیا۔

بعض بصریوں نے عجیب و غریب روایات بیان کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حکم دیتے پھر کسی صحابی کو خواب آتا اس میں اس حکم میں اضافہ ملتا تو اس کو کرنے کا حکم دے دیتے تھے۔ مسند احمد ج ۲۱۶۰۰ ہے

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فُلَجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ، وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَخَمْسِينَ، فَلَمَّا رَجَلْنَا فِي النَّوَامِ مِنَ الْإِنصَارِ، فَقِيلَ لَنَا: إِمْرُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْجُدَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ سَدًّا وَسَدًّا؟ قَالَ الْإِنصَارِيُّ فِي مَنَاقِبِهِ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا بِحَمْدِنا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّنْبِيلَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ، عَدَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّضْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّخَذَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَاغْلُوا»

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر کہیں لیکن ایک انصاری کو خواب آیا اس میں پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں کہ نماز کے بعد اتنی بار سبحان اللہ کہو تو انصاری نے کہا جی ہاں۔ کہا گیا ۲۵ بار پڑھو اور اس میں لا الہ الا اللہ کو بھی ۲۵ بار پڑھو۔ صبح انصاری نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس طرح کر لو

اس روایت کو **شعیب البدری** نے صحیح قرار دیا ہے جبکہ اس کا متن منکر ہے۔

خود امام احمد نے خبر کی کہ ہشام بن حسان، حسن بصری کے پاس کبھی نہیں دیکھا گیا

وقال النّثرم: حدّثنا أحمد بن حنبل، حدّثنا عفان، حدّثنا معاذ. قال: قال النّثعث: ما رأيت ههنا عند الحسن

ہشام بن حسان مدلس بھی ہے۔

شعبہ کا کہنا تھا

وقال یحییٰ بن آدم: حدثنا ابو شہاب، قال لی شعبہ: علیک بحجاج و محمد بن إسحاق، فإنہما حافظان، واکتم علی عند البصریین فی خالد و ہشام

مجھ سے چھپا لو دو بصریوں کو ایک خالد الخزاز کو اور ایک ہشام بن حسان کو

راقم کہتا ہے یہ روایت محل نظر ہے کیونکہ رسول کو الوحی ہوتی ہے اور غیر نبی کا خواب الوحی نہیں ہے کہ اس کی بنیاد پر کوئی حکم جو دیا جا چکا ہو بدلا جائے

المجروحین از ابن حبان میں ہے کہ خواب میں تابعین کے اقوال تک ثابت کیے گئے یا رد ہوئے

سمعت محمد بن السیب یقول سمعت محمد بن خلف العسقلانی یقول رأیت مجاہدا فی المنام قدم علینا کانہ شیخ مضروب فوق رقی نفسی السرور برؤیتہ وجعلت أقول فی نفسی قد سقط عنی إشیاء کثیرة ففکان اول ما سأله عنہ قلت یا ایہا الحجاج حدیث بلغنی عنک انک قلت الریح لنا جناحان وذنب فنظر لی نظر رجل کانہ لم یعرف الحدیث فقلت یا ایہا الحجاج ان الفریضی حدثنی عن سفیان عن یثرب بن ابی سلیم عنک انک قلت الریح لنا جناحان وذنب فنظر لی ثم قال ان الریح تبدل من ہذا الباب ونظر لی باب قبالیہ فیو جعنی ہذا الموضع ووضع اصابیہ علی العظم الذی خلف اذنی خلف اذنی فلما رأیتہ لم یقر الحدیث قلت یا ایہا الحجاج اکی شیء حال یثرب بن ابی سلیم عندک قال مثل حالہ عندکم

محمد بن خلف العسقلانی کہتا ہے کہ میں نے خواب میں مجاہد کو دیکھا وہ خضاب لگے ہوئے شیخ کی صورت میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ ان کو دیکھ کر دل مسرور ہوا میں نے دل میں سوچا کہ مجھ سے جو باتیں سی باتیں رہ گئی ہیں ان میں سب سے پہلے یہ بات پوچھتا ہوں: اے ابو الحجاج آپ سے ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے ہوا کے دو پر اور دم ہے۔ (یہ سن کر) انہوں نے مجھ پر نظر ڈالی اور ایک اور بندے پر اس طرح کہ گویا وہ اس

بات کو نہیں پہچانتے، تو میں نے کہا ابو الحجاج فریابی نے ہم سے بیان کیا عن سفیان عن لیث بن ابی سلیم نے آپ کی طرف سے بیان کیا کہ آپ نے کہا ہے کہ ہوا کے دو پر اور دم ہے۔ انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ ہوا اس دروازے میں داخل ہوتی ہے اور سامنے موجود دروازے کی طرف دیکھا پس اس بات نے مجھے دکھ دیا ہے۔ انہوں نے شہادت کی انگلی کان کے پیچھے والی ہڈی پر رکھ لی۔ جب میں نے دیکھا کہ انہوں نے حدیث کی تصدیق نہیں کی تو میں نے کہا اے ابو الحجاج پھر لیث بن ابی سلیم کا کیا معاملہ ہے آپ کے نزدیک؟ انہوں نے جواب دیا اس کا حال یا اس کا معاملہ تمہارے سامنے ہے۔

اس طرح خواب ہے تابعی کے قول کی سند کی تضعیف ہوئی، متن رد کیا گیا، راوی پر جرح کی گئی اور امام ابن حبان نے بطور جرح اپنی کتاب المجروحین میں درج کیا۔ اگر ان خوابوں سے رشد و ہدایت نہیں لی جا رہی ہوتی تو ان کو اس طرح قلم بند نہیں کیا جا رہا ہوتا

باب ۸: فرقوں میں متضاد خواب

وہابی مفتی بن باز کہتے تھے

من رای النبی فی المنام فقد رای الحقیقۃ، وقد رآہ علیہ الصلاۃ والسلام
جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں دیکھا اس نے حقیقت کو دیکھا اور بے شک اس نے اپ علیہ
السلام کو دیکھا

وہابی عالم صالح المغامسی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ممکن ہے یہ مبشرات میں سے ہے
یہاں تک کہ امہات المؤمنین کو بھی دیکھا جاسکتا ہے³

زیر علی زئی اپنے مضمون محمد اسحاق صاحب جہال والا: اپنے خطبات کی روشنی میں لکھتے ہیں

علامہ رشید رضا مصری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ مفتی محمد عبدالہ (رحمہ اللہ) نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو
دیکھا اور انہوں نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اگر احد کے دن اللہ تعالیٰ جنگ کے نتیجہ کے بارے میں آپ
کو اختیار دیتا تو آپ فتح پسند فرماتے یا شکست پسند فرماتے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ شکست کو پسند کرتا حالانکہ
ساری دنیا فتح کو پسند کرتی ہے۔ (تفسیر نمونہ بحوالہ تفسیر المنار ۳/۹۲) ”خطبات اسحاق ج ۲ ص ۱۹۳، ۱۹۴)
تبصرہ: اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ محمد عبدالہ (مصری، منکر حدیث بدعتی) نے خواب میں ضرور بالضرور رسول
اللہ ﷺ کو ہی دیکھا تھا۔ کیا وہ آپ ﷺ کی صورت مبارک پہنچا سکتا تھا؟ کیا اس نے خواب بیان کرنے میں
جھوٹ نہیں بولا؟

اہل حدیث علماء نبی کا خواب میں آنا مانتے ہیں ایک منکر حدیث دیکھتے تو ان کو قبول نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی صورت کس اہل حدیث نے دیکھی ہے یہ زیر علی نہیں بتایا

مناقب امام احمد میں ابن جوزی نے امام ابو داود کے خواب کا ذکر کیا

إخبرنا محمد بن إبي منصور، قال: أخبرنا عبد القادر بن محمد، قال: إنا بنا إبراهيم بن عمر، قال: إنا بنا عبد العزيز بن جعفر، قال: إنا بنا أبو بكر أحمد بن محمد الخلال، قال: حدثنا أبو داود السجستاني، قال: رايت في المنام سنة ثمان وعشرين ومئتين كائني في المسجد الجامع، فأقبل رجل شبه الحصى من ناحية المقصورة وهو يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اقتدوا بالملذنين من بعدى أحمد بن حنبل وفلان - قال أبو داود: لا إلفظ اسم - فجعلت أقول في نفسي، هذا حديث غريب، ففسرته على رجل، فقال: الحصى ملك.

ابو داود نے کہا میں نے خواب میں دیکھا سن ۲۲۸ھ میں کہ میں مسجد الجامع میں ہوں تو ایک شخص ہجڑے جیسا مقصورہ کی طرف سے سامنے آیا اور وہ کہہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان کی اقتداء کرنا میرے بعد - احمد بن حنبل کی اور فلاں کی - ابو داود نے کہا اس کا نام یاد نہیں رہا تو میں نے اپنے دل میں کہا یہ حدیث غریب ہے پس ایک شخص نے اس کی تفسیر کی کہ یہ فرشتہ ہجڑا تھا

زیر علی زئی شمارہ الحدیث نمبر ۲۶ میں اس کی سند کو صحیح کہتے ہیں اور ایک انوکھا تبصرہ کرتے ہیں جس میں ایک محدث کے خواب کو دین میں غیر ضروری قرار دیتے ہیں

13

الحديث: 26

امام احمد بن حنبل کا مقام محدثین کرام کی نظر میں (۲)

حافظ زیر علی زئی

۷۔ امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث الجستانی رحمہ اللہ نے ۲۲۸ھ میں امام احمد کے بارے میں ایک بشارت والا خواب دیکھا تھا۔ (دیکھئے مناقب احمد ص ۴۶۹ و سندہ صحیح)
اس خواب اور دوسرے خوابوں کے یہاں ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ان کا کوئی خاص فائدہ ہے۔ دین کا دار و مدار خوابوں پر نہیں بلکہ دلائل پر ہے۔ والحمد للہ

..... کے ساتھ

کیسا دجل ہے ایک ثقہ محدث کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین پیش کی گئی لیکن اس بار اس تلقین رسول کا دین کو کوئی فائدہ نہیں ہے؟

دوسری طرف فرقہ اہل حدیث غیر مقلدین کا ایک اشتہار نظر سے گزرا

فرقہ ناجیہ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ سَخْتَوَيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنَ مَنِصُورٍ الْمُحَافِظَ بِضَوْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرِ يَقْسَا يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقُلْتُ: مَنْ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ مِنْ فَلَاحٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً؟ قَالَ: أَنَشَأْتُ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ»

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن بشر رحمہ اللہ جو فسا (ملک فارس کا ایک شہر) کے ہیں فرماتے ہیں: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ سے دریافت کیا: تیرے فرقوں میں سے نہات یا تو ہر امت کو نسی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حدیث والو تم ہو۔ (شرف اصحاب الحدیث، ص: ۲۷)

سند میں آیا الحسنِ محمد بن عبد اللہ بن بشر مجہول ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم منکرینِ حدیث کے خواب میں آرہے ہیں، اہل حدیث کے خواب میں آرہے ہیں ، صوفیاء کے خواب میں آرہے ہیں۔ عقل سلیم رکھنے والے سوچیں، کیا یہ مولویوں کا جال نہیں کہ اپنا معتقد بنانے کے لئے ایسے انچھرا استعمال کرتے ہیں؟

مولویوں کا تماشہ یہ ہے کہ جو بھی کہتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اس سے حلیہ مبارک پوچھتے ہیں۔ اور اگر شمال میں جو ذکر ہے اس سے الگ حلیہ ہو تو اس خواب کو رد کر دیتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں صحابہ کو خواب میں نظر آئے ہوں گے اور پھر صحابہ نے ان کو بیداری میں بھی دیکھا ہو گا لیکن آج ہم میں سے کون اس شرط کو پورا کر سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آنا ان کی زندگی تک ہی تھا وہ بھی ان لوگوں کے لئے جو اسلام قبول کر رہے تھے اور انہوں نے نبی کو دیکھا نہیں تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی صحیح حدیث میں ان کا خواب میں آنا بیان نہیں ہوا۔ ہم تو صحابہ کا پاسنگ بھی نہیں!

اخباری خبروں کے مطابق جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو وہاں کے حاکم ملا عمر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار خواب میں ہوا اور حکم دیا گیا کہ کابل چھوڑ دیا جائے اللہ جلد فتح مبین عنایت کرنے والا ہے۔ لہذا اپنی عوام کو چھوڑ ملا عمر ایک موٹر سائیکل پر فرار ہو گئے اور پیچھے جہاد کے آرزو مند جوانوں کو خواب و خاسر کر گئے

باب ۹: الرؤیا الصّالحۃ

ایک حدیث صحیح بخاری میں ہے کہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَمْ يَمُتْ مِنَ النَّبِيِّينَ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ»
قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نبوت میں سے کچھ نہیں بچا سوائے
مبشرات کے۔ پوچھایہ مبشرات کیا ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے خواب

الرؤیا الصّالحۃ یا اچھا خواب وہ ہے جو دیکھنے والے کی زندگی میں ہی چند ایام میں وہ دیکھ لے۔ اس کی دلیل
آغاز الوہی کی صحیح بخاری کی روایت ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے
الرؤیا الصّالحۃ دکھائے گئے جن میں دکھائی گئی باتیں اگلے چند دنوں میں ہی روز روشن کی طرح ظہور
پذیر ہو جاتیں

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِذْ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فِي النَّوْمِ،
فَكَانَ لِلنَّبِيِّ رُؤْيَا بَابًا مِثْلَ فَلَقِ الصُّخْرِ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الوحی کی شروعات نیند میں الرؤیا الصّٰلِحۃ سے ہوئی پس وہ جو بھی خواب میں دیکھتے وہ ہو جاتا پو پھوٹنے کی طرح

حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ مبشرات میں وہ خواب مراد ہیں جو دیکھنے والے کی زندگی سے متعلق ہوں اور چند ایام میں عملی شکل لے لیں۔ اس میں برے خواب یا جنت جہنم کے مناظر دیکھا شامل نہیں ہے

خواب کی تعبیر کرنا ناممکن نہیں ہے لہذا اس حدیث کی عملی شکل صرف ایک ہے کہ خواب روز روشن کی طرح واقعہ ہو اور اچھا ہو

صحیح مسلم میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ السَّخْنِيَّيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا اقْرَبَ الزَّانِ لَمْ يَكُنْ زَوْيَا السَّلَامِ مُنْذَرٌ، وَإِذَا قَرَّبَ زَوْيَا الضُّلَمِ قُلْمٌ خَدِثًا، وَزَوْيَا السَّلَامِ جُزْءٌ مِنْ خُمْسٍ وَارْبَعِينَ جُزْءٍ أَمِنْ الْبُتُوَّةِ، وَالزَّوِيَا ثَلَاثَةٌ: فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَرُؤْيَا تَحَرُّرٍ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مَا يَكُونُ فِي الْغُرَى نَفْسُهُ، فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ لَمْ يَأْكُرْهُ فَلْيَتَّقِمْ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يَكْذِبْ بِمَا نَأْتَى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب قرب قیامت ہوگا مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔ اور جس کا خواب سچا ہوگا اس کی بات بھی سچ ہوگی۔ کیونکہ مسلم کا خواب نبوت کے ۴۶ جز میں سے ایک ہے۔ اور تین خواب طرح کے ہیں۔ (اول) صالح خواب من جانب اللہ بشارت ہیں اور (دوم) غم زدہ کرنے والے شیطان کی طرف سے ہیں اور (سوم) خواب ہیں جو کوئی شخص دیکھتا ہے جس سے کراہت ہو تو اٹھ کر نماز پڑھے اور اس کا ذکر کسی سے مت کرے۔

راقم کہتا ہے یہ ذکر ہے قرب قیامت کا۔ الفاظ ہیں إِذَا اقْرَبَ الزَّانِ اور لوگ اس روایت سے اپنے تقویٰ کی دلیل لینے لگ جاتے ہیں۔ تحفۃ الآحوزی میں ہے کہ

إِنَّ إِرَادَ آخِرِ الزَّمَانِ وَاقْتِرَابَ السَّاعَةِ - مراد ہے کہ آخر زمانہ یا قرب قیامت

ابو العباس احمد بن الشیخ کا قول کتاب المغنم لمّا مشکل من تلخیص کتاب مسلم میں ہے کہ

بأثر الزمان المذكور في هذا الحديث: زمان الطائفة الباقية مع عيسى - صلى الله عليه وسلم بعد قتله الدجال

آخر زمانہ اس حدیث میں جو مذکور ہے وہ اس طائفہ کے لئے ہے جو قتل دجال کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ باقی رہ جائے گا

صحیح بخاری ج ۱۷ ص ۷۰۱ میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ عَوْفًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اغْتَرَبَ الزَّيْتَانُ لَمْ تَكُنْ تَلْدَبُ، رُويَا الْمُؤْمِنِ وَرُويَا الْمُؤْمِنِ بِحُزْمٍ مِنْ سِتْنَةٍ وَارْتَعَيْنِ حُزْمَ آيَةِ النَّبِيِّ» وَكَانَ مِنَ النَّبِيِّ قَاتِلًا لِكُنْدِيبَ قَالَ مُحَمَّدٌ: - وَأَنَا أَقُولُ هَذِهِ - قَالَ: «وَكَانَ يُقَالُ: "الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَخَوَافِ الشَّيْطَانِ، وَنُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْزِبُهُ فَلْيَقْضِهِ عَلَى إِخْوِهِ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ»

ہم سے عبد اللہ بن صباح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے عوف سے سنا، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ خوب سچا جو نبوت کے ۴۶ حصوں میں سے ہو گا وہ قرب قیامت میں ہوگا

اس روایت میں مبشرات کو قرب قیامت میں بتایا گیا ہے لیکن اس میں ایک علت ہے۔ براخواب دیکھنے پر نماز کا ذکر ہے جو راوی کا ادراج معلوم ہوتا ہے۔ اس پر بحث آگے آئی گی۔

۷۰۶ یا ۷۰۷

مسند احمد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ خواب نبوت کا ۷۰ حصہ ہوگا

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنِي شَيْخٌ قَالَ: قَالَ نَافِعٌ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ: قَالَ نَافِعٌ حَبِثَتْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ - جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ

ابن عمر سے مروی ہے کہ اچھا خواب ۷۰ جز ہے اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ۴۶ جز ہے

غیر نبی کا الرؤیا الصالحۃ دیکھنا

حدیث لٹریچر میں صرف چند روایات میں الرؤیا الصالحۃ کے الفاظ ہیں جن میں غیر نبی کے خواب کا ذکر ہے

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ بَكْرَةَ، قَالَ: وَقَدْ تَمَعَ ابْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فَأَذْخَلَنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ بَكْرَةَ، حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ وَيَسْأَلُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: «لَيْسَ رَأْيٌ رُؤْيَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ رَأَيْتُكَ كَأَنَّ مِرْاثًا ذِي مَرْنِ السَّمَاءِ، فَوَزَنَتْ ابْنَتُ ابْنِ بَكْرٍ فَرَحَّتْ بِابْنِ بَكْرٍ، ثُمَّ وَزَنَ أَبُو بَكْرٍ بَعْمُرَ، فَرَجَّحَ أَبُو بَكْرٍ بَعْمُرَ، ثُمَّ وَزَنَ عُمَرُ بَعْمُرَانَ، فَرَجَّحَ عُمَرُ بَعْمُرَانَ، ثُمَّ رَفَعَ الْحَمِيرَانِ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «خِلَافَةُ نَبُوَّةٍ، ثُمَّ يُوقَى اللَّهُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ بَيْنِهِ»، قَالَ عَفَّانٌ فَبِئْسَ فَاسْتَأْذَنَ لَهَا، وَقَالَ حَمَّادٌ: فَسَاءَ ذَلِكَ

عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے کہا میں ایک وفد سے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جس میں میرے باپ ابی بکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے پس معاویہ نے ابو بکرہ سے کہا کوئی حدیث بیان کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ پس ابو بکرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، الرؤیا الصالحۃ کو پسند کرتے تھے اور ان پر سوال کرتے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا: تم میں کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ پس ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک میزان الٹ رہا ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وزن ابو بکر سے کیا گیا تو آپ کا وزن زیادہ تھا، پھر ابو بکر کا عمر سے وزن کیا گیا تو عمر کا زیادہ تھا پھر عمر کا عثمان سے وزن کیا گیا تو عثمان کی خلافت ہوگی پھر بادشاہت ہوگی

اس کی سند میں علی بن زید بن جعدان شیعہ ہے اس کی بنا پر اس حدیث کو شیعہ ائمہ نے حسن کا درجہ دیا ہے۔

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بِرُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ

اس روایت کے متن میں اضطراب بھی ہے بعض اوقات اس کے متن میں کہا ہے: **رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ نِيكَ** شخص کا خواب اور بعض اوقات بولا گیا ہے **الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ** اچھا خواب۔ ان دونوں میں بہت فرق ہے۔

مسند اسحاق اور مسند احمد میں ہے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِيِّ، نَاعِبُ الْوَاحِدِ، نَاعَا حَمْدُ بْنُ كَلَيْبٍ، حَدَّثَنِي لَيْلَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَسْتَدِينُ خَدِيرَةَ بَنَانٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَدِّ قَلْبَيْهِ امْتَقَدَهُ مِنَ النَّارِ»، قَالَ: فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَقَالَ: «**رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ** جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ»

شعب الایمان از بیہقی میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْغُلَوِيُّ، إِمَامًا، إِنَّا أَبُو الْقَاسِمِ عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْرَائِيلَ بْنِ بَالُوَيْهٍ، ح [ص: 417] وَابْنُ خَزِيمَةَ، أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيه، إِنَّا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ يُونُسَ السُّلَمِيُّ، نَاعِبُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، إِنَّا مَعْمَرُ بْنُ هَمَّامٍ، نَزَّيْتُ، قَالَ: بِذَلِكَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «**رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ** جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ الْمُسَيْبِ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ فِي إِسْحَاقِ الرَّوَّاسِيِّ عَنْهُ عَنْ لَيْلَى بُرَيْدَةَ

الدعا از طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَفِيفَةُ بْنُ مَكْرَمٍ، ثَلَاثُونَ بَنِي بَكِيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَائِيلَ، عَنْ لَيْلَى سَلَمَةَ، عَنْ لَيْلَى فَتَاوَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «**رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ** جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا فَلْيَقْضَ عَلَى ذِي رَأْيٍ وَنَاصِحٍ فَلْيَقْلُ خَيْرًا، وَلْيَتَأَوَّلْ لَهْ خَيْرًا، وَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ نَائِمًا كَرَهُ فَلْيَتَوَعَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَنْ تَضُرَّهُ بَعْدُ»

صحیح مسلم میں ہے

کتاب الجامع لعلوم الإمام احمد - علل الحدیث میں امام احمد کہتے ہیں اس کی سند لیس اسنادہ بذات ایسی اچھی نہیں ہے

خوابوں کی اقسام

غیر تمثیلی خواب	تمثیلی خواب	
اس قسم کے خواب انبیاء نے دیکھے ہیں مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج و عمرہ کرنا جس کا ذکر سورہ الفتح میں ہے	یہ خواب انبیاء نے دیکھے ہیں مثلاً نبی علیہ السلام کے بعض خواب	انبیاء
صرف وہ خواب جو غیر تمثیلی ہوں اور پورے بھی چند ایام میں ہی ہو جائیں وہی بمشرات کے درجہ پر اترتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ سابقوں الاولوں تو تمثیلی بمشرات دیکھیں اور بعد والے غیر تمثیلی بمشرات سے یہ کیا کیسے پلٹ گئی؟ یہ اشکال لا بیغل ہے	یہ خواب غیر انبیاء نے دیکھے ہیں لیکن انبیاء نے ہی اس کی تعبیر بتائی ہے مثلاً شاہ مصر کا خواب، اصحاب رسول کے خواب وغیرہ احادیث میں وہ خواب جن کی تعبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی ہے وہ تمام تمثیلی ہیں غیر نبی کو آج اگر تمثیلی خواب آئے تو اس کی تعبیر کرنا اس کے بس میں نہیں۔ اس بنا پر اس خواب کا مدعا سمجھا نہیں جا	غیر انبیاء

	سکے گا اور اس کو مبشرات قرار نہیں دیا جا سکتا۔	
--	--	--

خواب اور صالحیت

کہا جاتا ہے جس کو بھی سچا خواب آئے وہ صالح و نیک شخص ہوتا ہے اور اس ضمن میں کہا جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

نیک اور صالح خواب اللہ کی جانب سے ہیں، اور برے خواب شیطان کی جانب سے، چنانچہ جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھو تھو کے اور شیطان اور اس کے شر سے تین بار پناہ مانگے تو وہ اسے کوئی ضرر نہیں دے گی

صحیح بخاری کتاب بدء الخلق حدیث نمبر (3049)۔

سچے خواب کا نیک اور صالحیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا قیصر روم صالح تھا؟ کیا مصر کا بادشاہ جو یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا صالح تھا؟ صالح کی شرط مومن ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے کہ شاہ مصر کا خواب سچا تھا تو ظاہر ہے یہ من جانب اللہ تھا جبکہ ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ صحیح العقیدہ نہیں تھے۔

ہاں صالح لوگوں کو بھی سچا خواب آ سکتا ہے اسی پر حدیث میں ہے کہ قرب قیامت میں مومن کو سچا خواب آئے گا لیکن ۱۰۰ سوسال سے لوگ اس روایت سے دلیل لئے جارہے ہیں کہ قرب قیامت ہے۔ قرب قیامت سے مراد ہے جب قیامت کی نشانیاں جن کو علامہ الکبریٰ کہا جاتا ہے ظاہر ہونے لگیں جو تعداد میں دس ہیں۔

برا خواب دیکھنے پر نماز پڑھنا؟

صحیح مسلم کی اس روایت میں ہے کہ نماز پڑھے۔

صحیح مسلم میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ الْمُتَمِّمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ يَكْرِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا الْخُرْبُ الزَّهْنَانَ لَمْ يَكْذُ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَذَرِبُ، وَأَصْدَقُ لَمْ رُؤْيَا أَصْدَقُ لَمْ حَدِيثًا، وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ بُرْءٌ مِّنْ خُفْسٍ وَأَرْبَعِينَ بُرْءٌ مِّنَ الْبُؤْسَةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: فَرُؤْيَا الصَّالِحِ نُشْرَىٰ مِنَ اللَّهِ، وَرُؤْيَا تَخْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مَنَاجَاةٍ لِّلرَّءْفَةِ، فَإِنْ رَأَىٰ أَحَدُكُمْ نَائِكَةً فَلْيُتِمِّمْ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُخْذَرْ بِهَا النَّاسُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب قرب قیامت ہوگا مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔ اور جس کا خواب سچا ہوگا اس کی بات بھی سچ ہوگی۔ کیونکہ مسلم کا خواب نبوت کے ۴۶ جزو میں سے ایک ہے۔ اور تین خواب طرح کے ہیں۔ (اول) صالح خواب من جانب اللہ بشارت ہیں اور (دوم) غم زدہ کرنے والے شیطان کی طرف سے ہیں اور (سوم) خواب ہیں جو کوئی شخص دیکھتا ہے جس سے کراہت ہو تو اٹھے نماز پڑھے اور اس کا ذکر کسی سے مت کرے۔

یہ متن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت سے متصادم ہے۔ سنن الکبریٰ نسائی کی روایت ہے جس کو مسند احمد پر تعلیق میں نے قوی قرار دیا ہے اس کے مطابق برا خواب دیکھنے پر صرف دائیں جانب تھتھکارنا ہے نہ کہ نماز پڑھنا۔

إخبرنا علي بن حزم مرة أخرى، قال: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْعِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهَا، وَلْيَنْفِثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلَا يَتْرُكْهَا بَاحِدٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَيَضُرُّهُ»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب من جانب اللہ ہیں اور شیطان کی طرف سے ہیں۔ تو تم میں سے کوئی مکروہ بات دیکھے تو دائیں جانب تھتھکار دے، اس خواب کا کسی سے ذکر مت کرے کہ وہ شیطان نقصان نہ دے پائے گا۔

امام نسائی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد دوسری سند سے ابو ہریرہ کی روایت دی

إخبرنا محمد بن العلاء فی حدیثہ عن ابی بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح قال قال ابو ہریرۃ الرؤیا الحسنیۃ بشری من اللہ وبہن المبشرات فمن رای منکم رؤیا تسوء قلہ بخبر بها احد او لیستل عن یسارہ ثلاثا فانیسألن تضرہ

ان دونوں میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ اس طرح نسائی نے ثابت کیا کہ قول نبوی صحیح سند سے ہے کہ بس دائیں جانب تھتھکارنا ہے نہ کہ نماز پڑھنا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صحیح مسلم کی روایت کا متن معلول ہے۔

صحیح بخاری ج ۷ ص ۷۰۱ میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صُنَاجٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ عَوْفًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اقْرَبَ الزَّمَانُ لِمُكَلِّدٍ تَلَذُّبٌ، رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ، وَمَا كَانَ مِنَ النَّبُوءَةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدٌ: - وَإِنَّا أَقُولُ بِدَهْ - قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: "الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَخَوْبُ الشَّيْطَانِ، وَنُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضِهِ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُضِلَّ

ہم سے عبد اللہ بن صباح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے عوف سے سنا، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا میں کہتا ہوں: نبوت کا حصہ جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ خواب تین طرح کے ہیں۔ دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ پس اگر کوئی شخص خواب میں بری چیز دیکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے

امام بخاری نے اس طرح واضح کیا کہ نماز پڑھنے کا ذکر اصل میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے نہ کہ حدیث نبوی۔ حدیث نبوی تو صرف یہ تھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سچے خواب کا وقت

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَارِثِ، إِنَّ دَرَّاجًا ابْنًا لِّلنَّجَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ ابْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ الْخَزْرَجِيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِلَيْلِ النَّجَّارِ»

سچا خواب سحری کا ہے

اسکی سند میں دراج، ابو السمع المصری ہے جو مختلف فیہ ہے۔ الذہبی میزان میں کہتے ہیں

دراج، ابو السمع [عوا] المصری۔ صاحب ابی الہیثم العتوری

قال احمد: إحدیثه مناکیر، ولینہ

وقال عباس - عن يحيى: ليس به بأس
 وقال عثمان بن سعيد، عن يحيى: ثقة
 وقال فضلك الرازي: ما هو ثقة، ولا كرامة
 وقال النسائي: منكر الحديث
 وقال أبو حاتم: ضعيف
 وقال النسائي أيضا: ليس بالقوي
 وقد ساق ابن عدي له أحاديث وقال: عا متها لا يتابع عليها

اکثر نے اس کو ضعیف و منکر حدیث کہا ہے لہذا یہ روایت سخت ضعیف اور منکر ہے
 البانی نے اس کو ”الضعیف“ (1732) میں ذکر کیا ہے

کتاب المفاتیح فی شرح المصابیح از الحسین بن محمود بن الحسن المظفری (التوفی: 727ھ) نے لکھا ہے

والعبرون يقولون: اصدق الرؤيا في وقت الربيع والخريف عند خروج الثمار وعند اراكها، وهما وقتان يتقارب فيهما
 الزمان ويتعدل الليل والنهار

خواب کی تعبیر بتانے والے کہتے ہیں: سچا خواب بہار اور خزاں میں پھلوں کے اترنے کے وقت آتا ہے اور یہ دو
 وقت ہیں جس میں زمانے قریب آتے ہیں اور دن و رات معتدل ہوتے ہیں

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح میں ملا علی القاری کہتے ہیں

إِنَّ زَادَ بِرِ اسْتَوَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَمْ يَغْمِ النَّهَارُ بِرِ أَنَّ أَصْدَقَ الْإِثْمَانِ لَوْ تَوَعَّ الْعِبَادَةُ وَقْتُ انْفِثَاقِ الْإِنْوَارِ، وَزَمَانِ إِذْ رَأَتْ
 الْأَشْمَارُ، وَحِينَئِذٍ يَسْتَوِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

اس سے مراد دن و رات کا استواء ہے معبروں کا دعویٰ ہے کہ سچا زمانہ عبارت ہے روشنی کے سے اور پھلوں
 کے اترنے سے اور اس وقت دن و رات برابر ہوتے ہیں

راقم کہتا ہے اس وقت کو آج ہم

کہتے ہیں۔ عربی میں یہ اعتدال شمسی کہلاتا ہے۔ اس لمحہ میں جو سال میں دو بار ہوتا ہے ایک مارچ میں اور ایک ستمبر میں جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔ راقم کہتا ہے یہ معبروں کا جھوٹ ہے گویا کہ سچے خوابوں کا تعلق سورج سے ہے۔ یہ قول مصری سورج پرستوں کا معلوم ہوتا ہے

معبروں کی خصوصیات

مستدرک حاکم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَلَمٍ الْقَفِيرِيُّ بِجَعْفَرِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ صَفْوَانَ الْجَعْفَرِيِّ، جَعْفَرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيُّ، جَعْفَرُ بْنُ الرَّزَّاقِ، ابْنُ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي حَتَّابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الرُّؤْيَا تَقَعُ عَلَى مَا تُبْجَرُ، وَمِثْلُ ذَلِكَ مِثْلُ رَجُلٍ رَفَعَ رِجْلَهُ فَنُؤِيَ يَنْتَظِرُ مَتَى يَضَعُهَا، فَإِذَا رَأَى أَحَدًا كُمَ رُؤْيَا فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا نَاصِحًا أَوْ عَالِمًا»

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب ایسا ہی واقع ہوتا ہے جیسی تعبیر کی جاتی ہے... پس تم میں کوئی خواب دیکھے تو اس کو صرف ناصح سے یا عالم سے ہی بیان کرے

اس روایت کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے الذہبی نے موافقت کی ہے۔ اور شعب ابی نفوس کے مطابق اس پر سکوت کیا ہے (بخوالہ سنن ابن ماجہ شرح ح ۳۹۱۵)

جامع معمر بن راشد کے مطابق یہ مرفوع حدیث نہیں ہے بلکہ مقطوع ہے

إِبْنُ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي حَتَّابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرُّؤْيَا تَقَعُ عَلَى مَا يُبْجَرُ، وَمِثْلُ ذَلِكَ مِثْلُ رَجُلٍ رَفَعَ رِجْلَهُ فَنُؤِيَ يَنْتَظِرُ مَتَى يَضَعُهَا، فَإِذَا رَأَى أَحَدًا كُمَ رُؤْيَا فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا نَاصِحًا أَوْ عَالِمًا»

متناہیہ روایت شاذ ہے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے

حَدَّثَنَا سَلْمَى بْنُ مَرْجَانٍ، حَدَّثَنَا الْيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْجَانٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ مَنَظَرًا مَنَظَفَ السَّمَنِ وَالْحَسَلِ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَلَفَّفُونَ مِنِّي، فَالْمَسْكُوفُ وَالْمُسْتَقْبَلُ، وَإِذَا سَبَبْتُ وَاصِلٌ مِنِّي الْأَرْضُ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ إِخَذْتَ بِرِجْلَيْكَ، ثُمَّ أَخَذْتَ بِرِجْلِي آخِرَ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذْتَ بِرِجْلِي آخِرَ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذْتَ بِرِجْلِي آخِرَ فَاقْطَعُ ثُمَّ وَصِلَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَى، إِنَّتَ، وَاللَّهِ لَتَرَعَنِي فَأَعْبُرَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اعْبُرَا» قَالَ: إِنَّا الظَّلْمَةُ فَأَسْلَامُ، وَإِنَّا الَّذِينَ يَنْظِفُونَ مِنَ الْحَسَلِ وَالسَّمَنِ فَالْقُرْآنُ، حَلَاوَتُهُ يَنْظِفُ، فَالْمَسْكُوفُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْبَلُ، وَإِنَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي آتَتْ عَلَيْهِ، يَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّكُ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَقْطَعُ بِهِ، ثُمَّ يَوْصِلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَى، إِنَّتَ، إِنْصَبْتَ إِنْصَاطًا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْصَبْتُ بَعْضًا وَإِنْصَاطًا بَعْضًا» قَالَ: فَيَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُخْرِجَنِي بِالْإِنْصَاطِ، قَالَ: «لَا تُفْسِمُ»

ہم سے یحییٰ بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں خواب میں دیکھا کہ ایک لبر کا کلاڑا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ اور کوئی کم اور ایک رسی ہے جو زمین سے آسمان تک لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ پچھلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے صاحب نے بھی اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گئے پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے۔ پھر وہ رسی ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی تعبیر بیان کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد دین اسلام ہے اور شہد اور گھی ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی شہی بی بی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں، بعض کم اور آسمان سے زمین تک کی رسی سے مراد وہ سچا طریق ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قائم ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پکڑے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اس کے ذریعہ

اللہ آپ کو اٹھالے گا پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب آپ کے خلیفہ اول اسے پکڑیں گے وہ بھی مرتے دم تک اس پر قائم رہیں گے۔ پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے ان کا بھی یہی حال ہوگا۔ پھر چوتھے صاحب پکڑیں گے تو ان کا معاملہ خلافت کا کٹ جائے گا وہ بھی اوپر چڑھ جائیں گے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بتائیے کیا میں نے جو تعبیر دی ہے وہ غلط ہے یا صحیح۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی ہے اور بعض کی غلط۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پس واللہ! آپ میری غلطی کو ظاہر فرمادیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ

سنن ترمذی میں ہے

عَدِيْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو بَرْزَةَ، يَخْدُثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِنِي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظِلْمَةً مِثْلَ السَّمْنِ وَالْحَسَلِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالسُّعُورُ وَالسُّعُورُ وَرَأَيْتُ سَبِيحًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَرَأَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوْتُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَقَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَقَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ قَطَعَ بِهِ، ثُمَّ وَصِلَ لَهُ فَقَالَ بِهِ، فَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: إِي رَسُولَ اللَّهِ بَلَى إِنَّتَ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَمَنْ عَنِي إِعْطَرْتَاهُ فَقَالَ: «اعْطَرْتَاهُ»، فَقَالَ: يَا ظَلَمَةُ ظَلَمَةُ الْإِسْلَامِ، وَيَا مَائِدَةُ ظَلَمَةُ ظَلَمَةُ السَّمْنِ وَالْحَسَلِ فَمَوَّ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ وَعَلَاؤُهُ، وَيَا السُّعُورُ وَالسُّعُورُ فَمَوَّ السُّعُورُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّعُورُ مِنْهُ، وَيَا السَّبَبِ الْوَاصِلِ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَوَّ الْحَقِّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِهِ فَيَحْلِكُ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَقْطَعُ بِهِ ثُمَّ يَوْصِلُ لَهُ فَيَعْلُو، إِي رَسُولَ اللَّهِ لَتَجِدَ فَنِي إِنْ أَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ صَبْتُ، بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا»، قَالَ: إِنْ صَبْتُ بَلَى إِنَّتَ وَإِنِّي لَتَجِدَ فَنِي يَا نَدِي إِنْ أَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَانَ قَسَمٌ»، «بِهِدَايَةِ صَحِيحٍ»

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے: ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا: میں نے رات کو خواب میں بادل کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا، اور لوگوں کو میں نے دیکھا وہ اپنے ہاتھوں میں لے کر اسے پی رہے ہیں، کسی

نے زیادہ پیا اور کسی نے کم، اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی تھی، اللہ کے رسول! اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ وہ رسی پکڑ کر اوپر چلے گئے، پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑ کر اوپر چلا گیا، پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا، پھر اسے ایک اور آدمی نے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی، پھر وہ جوڑ دی گئی تو وہ بھی اوپر چلا گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! - میرے باپ ماں آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! مجھے اس کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا: "بیان کرو"، ابو بکر نے کہا: ابر کے ٹکڑے سے مراد اسلام ہے اور اس سے جو گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن ہے اور اس کی شیرینی اور نرمی مراد ہے، زیادہ اور کم پینے والوں سے مراد قرآن حاصل کرنے والے ہیں، اور آسمان سے زمین تک لٹکنے والی اس رسی سے مراد حق ہے جس پر آپ قائم ہیں، آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھا لے گا، پھر اس کے بعد ایک اور آدمی پکڑے گا اور وہ بھی پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا، اس کے بعد ایک اور آدمی پکڑے گا، تو وہ بھی پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا، پھر اس کے بعد ایک تیسرا آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے جوڑ دی جائے گی اور وہ بھی چڑھ جائے گا، اللہ کے رسول! بتائیے میں نے صحیح بیان کیا یا غلط؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے کچھ صحیح بیان کیا اور کچھ غلط، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باپ ماں آپ پر قربان! میں قسم دیتا ہوں آپ بتائیے میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم نہ دلاؤ"

اس روایت کے مطابق ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر پہلے کی جو وہ صحیح نہ کر سکے۔ لیکن یہ واقع ہو گی ایسا اس میں نہیں آتا۔

معلوم ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ صحیح تاویل نہ کر سکے تھے۔ لیکن یہی شعب ایمان میں ہے

إِخْرَجَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْخَسَنِ، وَأَبُو زَكْرِيَّا بْنُ لِيٍّ إِسْحَاقَ، نَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ، نَا بَكْرُ بْنُ نَهْرٍ، نَا نُوَيْرُ بْنُ وَهْبٍ، إِخْرَجَنَا
عُمَرُ بْنُ الْخَارِثِ، إِنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، إِخْرَجَهُ، إِنَّ زِيَادَ بْنَ نَعْنَمٍ حَدَّثَهُ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ:

"مَنْ رَأَى رُؤْيَا صَالِحَةً فَلْيُبَيِّنْهَا بِنَا". وَكَانَ يَقُولُ: "لَأَنْ يَرَى لِي رَجُلٌ مُسْلِمٌ مُسْتَجِبٌ أَوْ ضَوْءٌ رُؤْيَا صَالِحَةً كَتَبْتُ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا". فَرَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ قَوْلِهِ هَذَا اللَّفْظَ الْأَخِيرَ

زیاد بن نعیم (زیاد بن ربيعة الحضرمی) المتوفی ۹۵ھ نے کہا ابو بکر المتوفی ۱۳ھ صبح کہتے جس نے اچھا خواب دیکھا ہو تو ہم سے بیان کرے۔ وضو کامل کے ساتھ ایک مسلمان مرد کا اچھا خواب مجھے اس سے اور اس سے زیادہ پسند ہے

اس کی سند میں ثقات ہیں لیکن یہ قول منقطع ہے۔ زیاد بن نعیم (زیاد بن ربيعة الحضرمی) المتوفی ۹۵ھ نے اصحاب رسول مثلاً ابویوب انصاری یا ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس کا سماع مشکوک ہے۔ یہاں تک کہ کتاب الزہد از ابن مبارک میں ان کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے براہ راست روایت نہیں ہے۔ (سند ہے زیاد بن نعیم الحضرمی، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْرَاقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ)۔

سنن دارمی میں ہے

خَبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ كَثَادَةَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ يَلَى مُهْرَبَةَ، عَنْ النُّجَيْيِ «صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِتَى كَانْ يَقُولُ: «تَأْتِضُّوا الرُّؤْيَا إِنَّا عَلَى عَالَمٍ أَوْ نَاصِحٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا کہ فرمایا اپنا خواب سوائے عالم یا نصیحت کرنے والے کسی اور سے بیان مت کرو

اس کی سند میں قتادہ مدلس ہے اور اس کا عنعنہ ہے

خَبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عَدَسٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ، إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ ظَالِمٍ، نَالُمُ يُحَدِّثُ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ»

یٰلٰی زُرَیْنِ الْعُقَیْلِیُّ نے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کیا کہ خواب انسان پر پرندوں کی طرح ہیں، جو اس پر (واقع) نہ ہوں گے، اگر بیان کر دیا تو واقع ہو جاتا ہے

اس کی سند میں وکیع بن عدس مجہول ہے

فتہ مالکی کی کتاب الجامع لمساائل المدونہ از ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن یونس التمیمی الصقلی (التونی: 451ھ) میں ہے

قیل لما لک: بعبر الرؤیا کل واحد؟ قال: إیاً لنسوة یلعب.

قال مالک: لا یعبر الرؤیا من لا یفسرہا إلا من یحسنہا، فإن رأی خیر الخبر بہ، وإن رأی مکروہا فلیقل خیرا ویصمت.

امام مالک سے کہا گیا: کیا ہر کوئی خواب کی تعبیر کر سکتا ہے؟ فرمایا کیا وہ (مجر) نبوت سے کیلے گا

امام مالک نے کہا: اس خواب کی تعبیر نہیں ہوگی جو اچھا نہ ہو، نہ ان کی تفسیر ہوگی الا یہ کہ اچھا ہو اور اگر اچھا دیکھا ہے تو ہی خواب دیکھنے والا خبر کرے اور اگر مکروہ خواب دیکھا ہے تو خیر کہے یا چپ رہے

اگر صحیح ہو تو مالک کے نزدیک خواب کی تعبیر وہ کرے گا جس میں صلاحیت ہو را قلم کہتا ہے کہ یہ تبھی ممکن ہے جب خواب تمثیلی ہو۔ اس قول کی سند معلوم نہیں ہے

لیکن ایک اشکال ابھی بھی قائم ہے کہ انبیاء تو تمثیلی خواب دیکھیں اور غیر نبی، غیر تمثیلی یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ دور نبوی میں بھی جو خواب رسول اللہ پر پیش کیے گئے وہ تمام تمثیلی تھے۔

ایک عجیب اقتباس

را قلم کو عجیب تحریر پڑھنے کو دی گئی اور تبصرہ طلب کیا گیا۔ تحریر کسی مجہول شخص کی تھی۔ لیکن اس پر بحث ضروری ہے کیونکہ اس کا تعلق خواب سے ہے اور سخت مغالطہ آمیز ہے۔

سورت الزمر میں اللہ نے صاف کہا ہے کہ نیند کے وقت بھی اور باقاعدہ موت کے وقت بھی روح کو فرشتے قبض کر کے ایک مقام پر روک دیتے ہیں۔ اگر نیند ہو تو آنکھ کھلنے پر روح کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ جبکہ موت کی صورت میں مستقل روک لیا جاتا ہے۔ یہ روک جانے کا مقام عجب الذنب کے اندر موجود جسم حقیقی ہی ہوتا ہے۔ جب نیند کی حالت ہوتی ہے تو عالم طبعی کا حیوان تو سانس لیتا ہوا سو رہا ہوتا ہے جبکہ اصل انسان فوق الطبعی عالم میں روح اور جسم حقیقی کی حالت میں پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اس دوران اصل انسان عالم حقیقی میں بعض اوقات ان واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے جو کہ مستقبل میں اسے پیش آنے ہوتے ہیں۔ لیکن جب آنکھ کھلنے پر وہ دوبارہ عالم طبعی کے حیوان میں پہنچتا ہے تو نیند میں جو کچھ اس نے فوق الطبعی عالم میں مشاہدہ کیا ہوتا ہے وہ عالم طبعی میں ہو بہو اس کو یاد نہیں رہتا بلکہ ایک ماثل کیفیت کی صورت میں ہی یاد رہ پاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے عالم طبعی کے انسان اور فوق الطبعی عالم کے انسان میں برزخ رکھی ہے۔ اسی برزخ کی وجہ سے فرشتے ہمارے کاندھوں پر ہوتے ہیں، فرشتے ہمارے سامنے مرنے والے کی جان کھینچ رہے ہوتے ہیں لیکن ہم ان چیزوں کو ہو بہو کسی طور نہیں سمجھ سکتے۔ ایک ہی صورت ہے کہ ہمیں عالم طبعی کی کسی ماثل صورت میں بتلایا جائے۔ یوسفؑ گہری نیند میں گئے۔ فرشتوں نے انکی روح کو عارضی طور سے قبض کر کے عجب الذنب میں موجود جسم حقیقی میں پہنچا دیا۔ اب وہ سانس لیتے حیوانی جسم کو چھوڑ کر فوق الطبعی عالم میں تھے جہاں انہوں نے مستقبل میں پیش آنے والی اس حقیقت کا مشاہدہ کیا کہ ایک وقت انکی بادشاہی میں انکے والدین اور انکے گیارہ بھائی .. موجود ہوں گے

جب یوسفؑ کی روح عجب الذنب میں موجود جسم حقیقی سے دوبارہ پورے حیوانی جسم میں لوٹی تو اب ان کو فوق الطبعی عالم کا مشاہدہ ہو بہو کسی طور یاد نہیں رہ سکتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے مشاہدہ فوق الطبعی عالم میں کیا تھا جبکہ اب وہ برزخ کی سرحد کے پار عالم طبعی میں پہنچ چکے تھے انکو ایک ماثل کیفیت کی صورت میں ہی یاد رہ پایا گو یا کہ چاند، سورج اور گیارہ ستارے انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔۔۔ خواب سچا تھا لیکن عالم طبعی میں عالم حقیقی کی ہو بہو سچائی کا ادراک عالم طبعی کے انسان کیلئے ممکن ہی نہیں۔ ایسا کسی طور نہیں ہوا تھا کہ واقعی سورج اور چاند اپنی اپنی جگہیں چھوڑ کر انکو سجدہ کرنے پہنچے ہوں

..

راقم کہتا ہے اصلاً یہ اقتباس ان لوگوں کا تراشیدہ ہے جو حیات فی القبر کے شیدائی ہیں جو اولیاء اللہ اور انبیاء کی وفات کو تسلیم نہیں کر سکے ہیں اور حیات فی القبر کو ماننے والے گمراہ لوگ ہیں۔

موت روح کی جسم سے مکمل علیحدگی ہے یہ تعریف عام ہے اور قرآن کے مطابق ہے

ابناء الروح عن الجسد

موت - روح کی جسد سے علیحدگی ہے

مفردات القرآن از راغب الاصفہانی

لیکن جب لوگوں نے روایات کو دیکھا تو وہ ان کی تطبیق قرآن سے نہ کر سکے اور انہوں نے بنیادی تعریف کہ موت روح کی جسد سے علیحدگی ہے کو رد کیا سلیمان علیہ السلام کو موت آئی اقتباس کی روشنی میں ان کی روح بھی عجب الذنب میں پھنس گئی فرشتے خالی ہاتھ لوٹ گئے جنات لیکن صحیح عقیدہ رکھتے تھے کہ سلیمان کی روح اب جسد میں نہیں اور قرآن نے بھی انکی تائید کی کہ ہاں تم اگر غیب کو جانتے تو سمجھ لیتے کہ سلیمان وفات پا چکے۔ قرآن کہتا ہے

قَدْ عَلَيْنَا مَثَلَهُمْ تَتَفَكَّرُونَ

بلاشبہ ہم جانتے ہیں جو زمین ان کے جسوں میں سے کم کرتی ہے اور ہمارے پاس محفوظ کتاب ہے

حدیث میں ہے کہ انسان کا جسم زمین کھا جاتی ہے سوائے عجب الذنب کے۔ اس میں کوئی دلیل نہیں کہ یہ عجب الذنب زندہ ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں خاص طور پر ذکر کرتے ہیں کہ وہ ہڈی کو زندہ کریں گے

اقتباس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ میت جس و عقل رکھتی ہے جبکہ یہ بات بھی خلاف قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے زندہ و مردہ برابر نہیں اور آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے۔ اس میں بھی ہے جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے لیکن اقتباس میں اس خصوص کو ختم کر کے عموم کا دعویٰ کیا گیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ جو مرا فقہ قائمت قیامتہ اس پر اسکی قیمت قائم ہوئی پر بحث کرتے ہوئے ابن حزم (البتونی: 456ھ) کتاب الفصل فی الملل والایہواء والنحل میں لکھتے ہیں

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْقِيَامِ الْمَوْتُ فَهَذَا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ {ثُمَّ إِلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبْعُونَ} فَهَذَا تَعَالَى عَلَى أَنْ الْبَعْثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ لِقَوْلِهِ ثُمَّ إِلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَعْدَ الْخَبَرِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَوْلِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ {وَيَا وَيْلًا مَنْ بَعَثْنَا مَنْ مَرَقْدًا نَاهِدًا} وَإِنَّ يَوْمَ مَقْدَارِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ سَنَةٍ وَإِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ فِي مَوَاضِعَ كَثِيرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَرَبَّانَ ضَرُورَتِي وَهُوَ إِنْ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَوْضِعَانِ وَمَكَانَانِ وَكُلَّ مَوْضِعٍ وَمَكَانٍ وَمَسَاحَةٍ سِتْنَانِ بِحُجَّةٍ وَوَجْهٍ وَبَلْبَرٍ هَانَ الَّذِي قَدْ مَنَّا عَلَى وَجْهِ تَنَاهَى الْإِبْجَامِ وَتَنَاهَى كُلِّ نَاءَةٍ عَدَدٍ وَيَقُولُ اللَّهُ

تَعَالَى { وجنتہ عرضہا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضُ } قُلُوْمْ لَمْ یَکُنْ لِّلْوَلَدِ الْخَلْقِ نِسَابٌ لِّکَاوُنِ الْاِبْدَانِ لِحَدِّثُوْنَ بِمَا آخِرُ وَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ مَّصْرِیْہِمُ الْجَنَّةُ اَوْ النَّارُ وَحَالٌ مُّتَّبَعٌ غَیْرُ مُمکن اِنْ یَسْجُنَا نَا نِسَابِیْہِ لَہٗ نِسَابٌ مِّنْ الْمَاکِنِ فَوْجِبَ ضَرُوْرَةُ اِنْ لِّلْخَلْقِ نِسَابٌ فَاِذَا ذَکَرْتُ وَاِجِبَ فَقَدْ وَجِبَ تَنَابُیْ عَالَمِ الدَّرِّ وَالتَّنَاسُلِ ضَرُوْرَةُ اِنَّمَا کَلَامُنَا ہَذَا مَعَ مَنْ یُّؤْمِنُوْنَ بِالْقُرْآنِ وَبِنَبُوْہِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَدَّی اِلَیْہِ الْاِسْلَامَ وَاِمَّا مِنْ اِنْکَرِ الْاِسْلَامَ فَکَلَامُنَا مَعَہُ عَلٰی نَارِ تَنَابُہِ فَاِذَا مَنَّا ہَذَا مِنْ التَّقْضٰی عَلٰی اِہْلِ الْاِلَادِ وَحَتّٰی تَنْبِیْہِ نَبُوْہِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَحَّفَہُ تَابَعًا بِہِ فَرَجَعَ اِلَیْہِ بَعْدَ التَّنَارُحِ وَبِاللہِ تَعَالٰی التَّوْفِیْقِ وَقَدْ نَصَّ اللہُ تَعَالٰی عَلٰی اِنْ الْعِظَامَ یُعْبَدُہَا وَیَحْیٰہَا کَمَا کَانَتْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَاِمَّا اللَّحْمُ فَانَّمَا یُؤَسِّسُوْہُ کَمَا قَالُ { وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سَلٰلٰہِ مِنْ طَیْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نَظْفًہُ فِیْ قَرَارٍ مُّکِیْنٍ }

امام ابن حزم نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی قیام سے مراد فقط موت ہے کیونکہ اب اس کو یوم بعثت پر اٹھایا جائے گا جیسا اللہ تعالیٰ نے کہا { ثُمَّ اَلْمُیُّوْمُ الْقَیَّامُ یَبْعَثُوْنَ } پھر تم کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا پس نص کی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے کہ زندہ ہونا ہو گا قیامت کے دن موت کے بعد یعنی یہ ایک ڈیڈ لائن ہے اور اسی طرح اللہ نے خبر دی قیامت پر اپنے قول سے { یَا وِیْلَانَا مَنْ یَبْعَثُ مَنْ مَرَقَدْنَا ہَذَا } ہائے بربادی کس نے ہمیں اس نیند کی جگہ سے اٹھایا اور اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے اور بے شک اس نے خبر دی قرآن میں اور برہان ضروری سے کثیر مقامات پر کہ وہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا اور جو قبروں میں ہیں انکو جی بخشنے گا جنت و جہنم دو جگہیں ہیں اور مکان ہیں اور ہر مکان کی ایک حدود اور انتہی ہوتی ہے اور وہ برہان جس کا ہم نے ذکر کیا واجب کرتا ہے کہ اس میں اجسام لا متناہی نہ ہوں اور گئے جا سکتے ہوں اور اللہ کا قول ہے { وجنتہ عرضہا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضُ } وہ جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور پس ضروری ہے کہ مخلوق کی انتہی ہو... اور بے شک اللہ تعالیٰ نے نص دی کہ ہڈیوں کو واپس شروع کیا جائے گا اور انکو زندہ کیا جائے گا جیسا پہلی دفعہ تھا اور جو گوشت ہے تو وہ تو اس ہڈی پر غلاف ہے جیسا اللہ نے کہا { وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سَلٰلٰہِ مِنْ طَیْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نَظْفًہُ فِیْ قَرَارٍ مُّکِیْنٍ } اور بے شک ہم نے انسان کو خلق کیا مٹی سے پھر اس کا نطفہ ایک ٹھرنے والی جگہ کیا

ابن حزم بار بار اللہ تعالیٰ کے قول کی یاد دہانی کر رہے ہیں کہ موت کے بعد اجسام ہڈیوں میں بدل جائیں گے اور زندہ بھی ہڈی کو کیا جائے گا پھر اس پر گوشت کا غلاف آئے گا لہذا یہ ظاہر ہے کہ ان آلات سماعت کو گوشت کے ہوتے ہیں جب وہ ہی معدوم ہو جائیں تو انسان کیسے سنے گا۔ عجب الذنب ایک ہڈی ہے جو باقی رہے گی لیکن بے جان و بے روح رہے گی جس طرح ایک بیج بے جان ہوتا ہے۔ یہ اللہ کا فعل ہے جو بے جان میں سے زندہ کو نکالتا ہے۔ روح عالم بالا میں رہے گی جیسا صحیح مسلم کی حدیث میں ہے

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں انبیاء کا خواب الوحي ہے اور خواب من جانب اللہ ہے۔ اس میں یوسف کی روح عالم طبعی سے نکل کر عالم فوق طبعی سے ملی ایک لغوے سر و پا بات ہے۔ اس پر نص پیش کی جائے جو نہ قرآن میں ملے گی نہ حدیث میں۔ بقول صاحب اقتباس یوسف کو خواب کا علم نہیں تھا لیکن قرآن اس کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے یوسف کو تاویل الرویا سکھادی گئی۔ تو جو خواب پہلے دیکھا تھا بعد میں اسکی صحیح تاویل تک تو وہ پہنچ چکے تھے۔

مزید کہ کہ یہ کس نے اور کب دعویٰ کیا کہ سورج اور چاند اپنا مقام چھوڑ کر ان کو سجدہ کرنے پہنچے یہ صاحب اقتباس کے ذہن کی پریشان خیالی ہے جس کو اس نے قلم بند کر دیا ہے۔ ایسا امت میں کسی کا دعویٰ رہا ہی نہیں تو اس قسم کے بے سروامات کا سبھا تعلق ہے؟

اقتباس میں کہا گیا ہے کہ یوسف علیہ السلام کی روح برزخ کی حد پر تھی؟ برزخ ایک آڑ کو کہتے ہیں جبکہ ہمارے درمیان اور فرشتوں اور جنات کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔ جنات ہم کو دیکھ رہے ہیں ہم نہیں دیکھ سکتے۔ فرشتے جنات و انسان کو دیکھ رہے ہیں ہم دونوں فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ اس کو برزخ نہیں پردہ غیب کہا جاتا ہے یہی لفظ اس مفہوم پر مستعمل کرتے رہے ہیں۔ برزخ یا آڑ تو تب بنے گی جب ایک طرف والے دوسری طرف سے بے خبر ہوں اور دوسری جانب والے کچھیلی جانب سے بے خبر ہوں۔ برزخ کا قول روح اور دنیا کے لئے صحیح ہے کیونکہ جو ارواح اس کو عالم کو چھوڑ گئیں ان کو عالم ارضی کی خبر نہیں اور جو عالم ارضی میں ابھی جسموں میں ہیں یعنی زندہ ہیں ان کی عالم بالا تک رسائی نہیں۔ برزخ کی یہ نئی تشریح جو اقتباس میں پیش کی گئی ہے دور جدید کی ایجاد اسے بر کوئی دلیل و برہان پیش کی جائے۔

قرآن میں صاحب یامین یا حبیب نجار کے قصے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرنے والا نہیں جانتا نہ ہی اس بات کا ادراک رکھتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ سورہ لیس میں ہے

إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَأَسْمَعُونَ - قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ كَمَا لَبَّيْتَ قَوْمِي - يَعْلَمُونَ - بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَ مِنِ الْآخِرِينَ

کہنے لگا: میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری بات سن رکھو (۲۵) حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا۔ بولالاکش! میری قوم کو خبر ہو جائے (۲۶) کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کہا

یعنی اس شہید کو خبر نہیں تھی کہ جب اس کی قوم نے اس کو شہید کیا تو اس کے بعد اللہ رب العزت نے اس کی قوم کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اگر اس کا دنیا سے رابطہ ہوتا تو یہ نہ کہتا کہ کاش قوم کو معلوم ہو جائے۔

پھر قرآن میں ہے جو مر رہا ہے اس کے اور دنیا کے درمیان برزخ حائل ہے۔ لیکن اس اقتباس میں تو اس کو ایک زندہ نبی یوسف علیہ السلام تک پر بیان کر دیا گیا ہے۔ پھر انبیاء علیہم السلام پر اس نام نہاد برزخ کا لفظ بولنا بھی صحیح نہیں۔ انبیاء تو شیطان کو دیکھ لیتے ہیں، وہ فرشتوں کو دیکھ لیتے ہیں، وہ کس طرح نام نہاد برزخ کی حد پر ہیں وہ بھی خواب میں جبکہ بیداری میں بھی وہ بعض اوقات فرشتوں و جنات کو دیکھ لیتے ہیں؟

اصحاب رسول اور امہات المومنین رضی اللہ عنہم کے بعض خواب

ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے منسوب خواب

مستدرک الحاکم میں ہے

ابن جریر ناوی عبد اللہ محمد بن علی الجعفی یوسف داؤد ثناء ابو النخوص محمد بن النبیتم القاضی ثناء محمد بن مضعب ثناء
الاذریعی عن ابی عمار شداؤ بن عبد اللہ عن ام الفضل بنت الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقللت: یا رسول اللہ ابی رایت حلما منکر الیلیۃ. قال: "وما ہو؟" قلت: انہ شدید قال: "وما ہو؟" قالت:
رایت کأن قطعۃ من جسدک قطعت ووضعت فی حجری. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "رایت خیر اتلد
فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یكون فی حجرک". فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم. فدخلت یوما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعت فی حجرہ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تہریقان الدموع قالت: قللت: یا نبی اللہ بآبائی انت وای ما لک؟ قال: "بانی جبریل علیہ السلام
فاجترنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا فقلت: ہذا؟ قال: نعم وانی بترتہ من تربتہ حمراء."

ام الفضل بنت حارث سے (جو عباس کی زوجہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں) روایت میں ہے کہ
وہ (ایک روز) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(صلی اللہ علیہ وسلم) آج کی رات میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

دیکھا؟، ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں نے دیکھا کہ گویا آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ (یہ سن کر) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے تو بہت اچھا اور مبارک خواب دیکھا ہے (اس کی تعبیر یہ ہے) کہ انشاء اللہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور اس لڑکے کو تمہاری گود میں دیا جائے گا چنانچہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا (حسین) پیدا ہوا اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس لڑکے کو میری گود میں دیا گیا۔ پھر ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں دے کر ذرا دوسری طرف متوجہ ہو گئی اور پھر (مڑ کر میں نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھائی) تو کیا دیکھتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو جاری ہیں، ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے (گھبرا کر) پوچھا: اے اللہ کے نبی، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہوا (جو رو رہے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت (یعنی مسلمانوں ہی میں سے بعض لوگوں کی جماعت) میرے اس بیٹے کو (نہایت ظالمانہ طریقے سے) عقیقہ قتل کر دے گی، میں نے (بڑی حیرت سے ساتھ) پوچھا کیا اس بیٹے کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (اسی بیٹے کو) بلکہ جبرائیل تو میرے پاس اس خاک زمین سے کچھ مٹی بھی لے کر آئے تھے) جہاں میرے اس جگر پارے کا خون بہایا جائے گا (اور وہ مٹی سرخ تھی)۔

تلخیص میں اللہ ہی کہتے ہیں

4818- بل منقطع ضعیف۔ بلکہ منقطع ہے ضعیف ہے

مسند احمد میں اس خواب کا شروع کا حصہ ہے جس کی سند ہے

حَدَّثَنَا عَفَّانٌ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْقُصْلِ، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي مَنَامِي، فِي يَمِينِي، أَوْ جَمْرَتِي غُضُوًّا مِنْ أَعْضَائِكَ، قَالَ: "تَلَدُ فَاطِمَةُ ابْنَانِ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَكَفَّلْنَاهُ فَاطِمَةُ حَسَنًا، فَكَفَّلْنَاهُ إِلَيْنَا، فَارْضَعْنَاهُ بِلَبَنِ قُثْمٍ، وَآتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِذْ وَدَّهَ، فَآخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ، فَقَالَ عَلَى صَدْرِهِ، فَاصْبِ الْبَوْلَ إِذَا رَدَّ، فَرُخِخْتُ

بِئِدَى عَلَى تَفْقِيرِهِ، فَقَالَ: "إِذْ جَعَلْتُ ابْنِي إِسْلَمْتُكَ اللَّهُ" أَوْ قَالَ: "رَحِمْتُكَ اللَّهُ". فَقَالَتْ: إِعْطِنِي إِزَارَكَ إِيَّاهُ، فَقَالَ: "إِنَّمَا تُغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ، فَيُصَبُّ عَلَى بَوْلِ الْغَنَامِ"

اس سند میں صاحب بن ابی مریم الضبی مولانا، ابو الخلیل البصری ہے جو ابن عبد البر کے مطابق ناقابل دلیل ہے

عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر

مسند احمد میں ہے

حدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ عَلَى الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَحَمَّدُ اللَّهِ وَاشْتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا لِرَأْسِ الْإِبِلِ الْخُضُورِ أَجْلِي، رَأَيْتُ كَأَنِّي أَقْرَنِي نَفَرَتَيْنِ، قَالَ: وَذَكَرَ لِي ابْنُ دِيكَ أَحْمَرَ فَقَصَصْتَنِي عَلَى إِسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أُمِّ رَأْسِ الْبَكْرِ، فَقَالَتْ: يَهْتَلِكُ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ... فَخَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ رِبْعَاءُ

عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بروز جمعہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابو بکر کا ذکر کیا پھر کہا میں نے خواب دیکھا ہے اس کو نہیں دیکھا سوائے اس کے اجل قریب ہو۔ دیکھا کہ ایک سرخ مرغا ہے جو ٹھونگیں مار رہا ہے اس کا ذکر میں نے اسماء بنت عمیس سے کیا ابو بکر کی بیوی سے تو انہوں نے کہا تجھ کو ایک عجمی قتل کرے گا... عمر نے جمعہ کو خطبہ دیا اور بدھ کو قتل ہوئے

اس روایت کو روایت پسند علماء نے صحیح کہہ دیا ہے جبکہ یہ معلول ہے۔ اگر عمر کی وفات کا وقت قریب تھا تو اس وقت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیوی نہیں تھیں وہ علی رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں کیونکہ علی نے (بعد وفات ابو بکر، سن ۱۳ھ) اسماء سے شادی کر لی تھی۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غیر محرم عورت سے خواب کی تعبیر کیوں لی جبکہ کبار مہاجرین و انصار مرد حضرات موجود ہیں۔ سند اس میں مَخْدَان بن ابی ظَلِیْہ اور سالم بن ابی الجعد ہیں اور ان دونوں کی خوبیِ رَفْض میں ترقی ہے۔

ذکر ابن عساکر ان الولید بن عبد الملک ضربہ وسالم بن ابی الجعد کل واحد مائتہ جلدۃ فی الترقض
ابن عساکر نے ذکر کیا کہ امیر المومنین الولید نے مَخْدَان بن ابی ظَلِیْہ اور سالم بن ابی الجعد کو رَفْض کی وجہ سے سو کوڑے لگائے

ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کا خواب

معجم الکبیر از طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا ابُو رُوَيْحَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الدِّمَشْقِيُّ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ بَعْضُنِي صَفِيَّةَ خُضْرَةَ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذِهِ الْخُضْرَةُ بَعْثَنِيكَ؟» فَقَالَتْ: قُلْتُ لِرُوحِي: إِنِّي رَأَيْتُ فِيْمَلَكِي النَّائِمِ فَمَرَّ وَقَعَ فِي حَجْرِي فَلَطَنِي، وَقَالَ: أُرِيدُ بَيْنَ مَلِكٍ يَثْرِبُ؟ قَالَتْ: وَمَا كَانَ بِبَعْضِ إِيَّايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ، فَكَلَّمَنِي وَرُوحِي، فَمَا زَالَ يَحْتَدِرُ إِيَّايَ فَقَالَ: «يَا صَفِيَّةُ إِنَّ إِيَّاكَ أَلَبَّ عَلَى الْعَرَبِ، وَفَعَلَ وَفَعَلَ» حَتَّى ذَهَبَ ذَاكَ مِنْ نَفْسِي

ابن عمر نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ میں کچھ سبز (نشان) تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صفیہ نے کہا میں نے اپنے (سابقہ) شوہر کو خبر کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چاند میرے گھر میں اترا۔ اس پر اس نے مجھے تھپمارا اور کہا تو شاہ یثرب کو چاہتی ہے؟ میں نے کہا میں تو رسول اللہ سے

بہت بغض رکھتی تھی کہ انہوں نے میرے شوہر و باپ کا قتل کیا اور یہ نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ عذر پیش کرتے رہے کہ اے صفیہ تیرے باپ نے عرب کو اکسایا اور ایسا دایا کیا۔۔۔ حتیٰ کہ یہ بغض مجھ سے نکلا

البانی نے الصحیحہ ج ۲۷۹۳ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے

یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی نکاح کیا اور وہ بغض میں جیتی رہیں۔
راقم کہتا ہے یہ متن منکر ہے۔

طبقات الکبریٰ از ابن سعد میں ہے

إِبْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْنِيَنَّ بِنْتُكَ بِمَنْ يَكُونُ فِي بَيْتِكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا.

عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْنِيَنَّ بِنْتُكَ بِمَنْ يَكُونُ فِي بَيْتِكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا.

عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْنِيَنَّ بِنْتُكَ بِمَنْ يَكُونُ فِي بَيْتِكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا.

عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْنِيَنَّ بِنْتُكَ بِمَنْ يَكُونُ فِي بَيْتِكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا.

اس کی سند صحیح ہے اور یہ غیبی اشارہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو مل چکا تھا کہ اللہ کی حمایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اس بنا پر ان کو مکمل ایمان و یقین ہو چکا تھا۔

اس کی تائید طبقات کی ایک دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے جس کی سند مرسل ہے البتہ شاہد کے طور پر صحیح ہے

إِبْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْنِيَنَّ بِنْتُكَ بِمَنْ يَكُونُ فِي بَيْتِكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا.

إِبْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْنِيَنَّ بِنْتُكَ بِمَنْ يَكُونُ فِي بَيْتِكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا.

إِبْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْنِيَنَّ بِنْتُكَ بِمَنْ يَكُونُ فِي بَيْتِكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ قَوْلًا شَدِيدًا.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا خواب

گرشتہ امتوں کے حوالے سے معلوم تھا کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنادیا اس بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین حجرہ میں کی گئی۔ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خواہش تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں۔ خلفاء شیخین کی اس خواہش کا احترام کیا گیا اور ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا

اس حوالے سے ایک خواب کی حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ تین چاند ان کے حجرے میں گرے۔ لوگوں نے اس کو صحیح کہہ دیا ہے جبکہ یہ تین چاند والی روایت مضطرب المتن اور سنداً مضبوط نہیں۔ امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کو اسی بنا پر صحیح میں شامل نہیں کیا ہوگا۔

پہلا طرق

موطا امام مالک۔ جلد اول۔ کتاب الجنائز۔ حدیث 489 مردہ کے دفن کے بیان میں

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ أَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي فَتَقَضَّضْتُ رُؤْيَايَ عَلَى بَلَى بَكْرِ الصَّدِيقِ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِي يَدَيْتِهَا قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ بِدِ الْاِحْدِ اقْمَارِ كَتْ وَهُوَ خِشْبَانَا

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند گر پڑے سو میں نے اس خواب کو ابو بکر صدیق سے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو عائشہ کے حجرہ میں دفن ہو چکے تھے ابو بکر نے کہا کہ ان تین چاندوں میں سے ایک چاند آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور یہ تینوں چاندوں میں بہتر ہیں

موطا کی سند ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید الانصاری مدلس نے عن سے روایت کیا ہے۔ یہ منقطع بھی ہے کیونکہ دیگر اسناد میں یحییٰ نے اس کو ابن المسیب سے روایت کیا ہے

طبرانی میں ہے

فِي حُجْرَتِهِ. قَالَ يُونُسُ: فَخَذَنِي أَبُو زَيْدٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ: لَمَّا نَاسَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَنَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا عَائِشَةُ إِذَا خَرَجْتَ الْفَمَارِ كَتِ

اس میں عبد اللہ بن زید ابو قلابہ الجرمی مدلس کا عنعنہ ہے جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے

الحافظ الضیاء کہتے ہیں ولا يعرف له سماع من عائشہ رضی اللہ عنہم

اس کا سماع عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم نہیں

تیسرا طرق

عَدَيْتُ النَّجَاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيِّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيُّ، ثَنَا عُزَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ النَّخَعِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟»، فَكَانَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ أَفْئَامٍ يَوْمَئِذٍ فِي حُجْرَتِي، فَقَالَ لَنَا: «إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ دُفِنَ فِي يَمِينِكَ» — إِرَاهُ قَالَ: — الْفَضْلُ إِبْرَاهِيمُ الْجَنْثِيَّةُ «فَقَضَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفْنُ الْفَضْلِ إِفْمَارَهَا، ثُمَّ قَضَى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَضَى عُزَيْرٌ، فَدَفَنُوا فِي يَمِينِهَا

اس کی سند میں حسن بصری ہیں جو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں۔ حسن بصری مدلس ہیں ان کا کسی بدری صحابی سے سماع نہیں ہے

چوتھا طرق

مستدرک حاکم میں ہے

عَدَيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَمْرٍاءَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كَلْبٍ الدَّقَاقُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيُّ، ثَنَا عُزَيْرُ بْنُ حَمَادٍ، عَنْ سَعِيدِ النَّخَعِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُ الرُّؤْيَا، قَالَ: «إِنَّ رَأَى أَحَدٌ

مُسْلِمٌ رُوِيَ الْيَوْمَ»، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: رَأَيْتُكَ كَأَنَّكَ تَلَامِيذُ إِفْتِمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ وَفُنَّ فِي بَيْتِكَ تَلَامِيذُهُمْ أَفْضَلُ إِذْ خَرُّوا إِلَى الْأَرْضِ»، فَلَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفُنَّ فِي بَيْتِنَا، قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا إِحْدُ الْفِتَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا، ثُمَّ تَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ وَنُفِرَ قَدَفْنَا فِي بَيْتِنَا

اس کی سند میں عمر بن حماد بن سعید اللاح ہے یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کے نزدیک متروک ہے

پانچواں طرق

مستدرک حاکم میں ہے

إِخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُعْجُوبَ بْنِ فَضِيلٍ، التَّاجِرُ الْمُحِبُّ بْنُ بَزْوَ، شَيْخُ أَبِي عَيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُوْرَةَ الْخَافِضُ بَرَزَنْدَ، شَيْخُ سَهْلِ بْنِ إِسْرَافِيْمَ الْجَارُودِيِّ، شَيْخُ مَسْعُودَةَ بْنِ الْيَسْعَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سَهْبِيِّ بْنِ سَعِيدِ الْآتَصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «رَأَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّكَ تَلَامِيذُ إِفْتِمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي فَفَضَصْتُ رُؤْيَا عَلَى ابْنِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا وَفُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا إِحْدُ الْفِتَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا» (هَذَا «حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین چاند حجرہ میں گرتے دیکھے ابو بکر سے اس کا ذکر کیا۔ پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے حجرے میں تدفین ہوئی ابو بکر نے کہا یہ پہلا چاند ہے

سند میں مَسْعُودَةُ بْنُ الْيَسْعَ الْهَابِلِيُّ الْبَصْرِيُّ كَذَابٌ هے

اس روایت کے متن میں اضطراب بھی ہے۔ خواب ام المؤمنین نے دور نبوی میں دیکھا لیکن ذکر ابو بکر سے کیا ان کو اس کی تاویل معلوم نہیں تھی یہاں تک کہ روایت میں ہے کہ وفات النبی پر اس خواب کی تاویل ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کی۔ ظاہر ہے جو خواب دور نبوی میں دیکھا ہو اور حجرہ سے متعلق ہو تو یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتیں اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی اہمیت ابو بکر کی بات

سے کہیں بڑھ کر ہوتی کہ اس کو بیان کیا جاتا۔ یعنی اس روایت کے بعض متن میں ہے کہ خواب کی تاویل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور بعض میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کی۔ پھر اس خواب میں سب کو چاند کہا گیا ہے۔ یاد رہے کہ یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا بھائی ستارے تھے اور والدین سورج و چاند، حفظ مراتب کا خیال رکھا گیا تھا۔ لیکن اس تین چاند گرنے والے خواب میں حفظ مراتب نظر نہیں آ رہا یعنی نبی اور امتیوں تینوں کو چاند کہا گیا ہے۔ متن صحیح معلوم نہیں ہو رہا۔

طلحہ رضی اللہ عنہ کا خواب

بیہقی نے کتاب الزہد کبیر میں روایت دی ہے

إِخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْأَنْصَارِيُّ، إِبْنُ نَافِلَةَ سَعِيدُ بْنُ الْأَعْرَبِيِّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفِيُّ، ثَلَاثُ يَدَيْنِ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بِلَالٍ سَلَمَةَ، عَنْ ظَلِيفَةَ بْنِ عُثَيْدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ بَلَى - وَهُوَ حَيٌّ مِنْ هُضَاعَةَ - قُتِلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَآخَرُ الْأَخْرَبَةِ سِتَّةَ شَهْرَاتٍ قَالَ ظَلِيفَةُ: فَرَلَيْتُ فِي الْمَنَامِ النَّجْدَةَ فَنَجَحْتُ، فَرَلَيْتُ الْآخِرَ مِنَ الرَّجُلَيْنِ دَخَلَ النَّجْدَةَ قَبْلَ الْأَوَّلِ فَتَعَجَّجْتُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ فَبَلَغْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِلَيْسَ قَدْ ضَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانُ، وَصَلَّى بَعْدَهُ سِتَّةَ أَشْهُارٍ رَنَعَةً وَكَذَلِكَ أَرْنَعُهُ لِهَظْمَةِ السَّيَةِ»

ظلیفہ بن عبید اللہ نے کہا ہُضَاعَةُ میں دو شخص تھے ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں قتل ہوا اور دوسرا ایک سال بعد مرا۔ طلحہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ یہ دوسرا شخص جنت میں پہلے شہید ہونے والے سے بھی پہلے سے ہے۔ اس پر مجھے تعجب ہوا۔ جب صبح ہوئی تو اس خواب کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ اس نے رمضان کے بعد روزے رکھے اور ۶۰۰ رکعات پڑھیں اور ایسا اور ایسا کیا سنت نماز میں

یعنی جو شہید نہیں ہوا اس نے زیادہ نماز اور روزے رکھے اس بنا پر جنت میں شہید سے بھی پہلے چلا گیا

راقم کہتا ہے متن منکر ہے کسی صوفی کی گھرنٹ ہے۔ افسوس البانی نے اس کو الصحیحہ میں ج ۲۵۹۱ میں صحیح قرار دے دیا ہے

یہ روایت سنن ابن ماجہ میں بھی ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا سامع طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے۔ اس بنا پر شعیب ابو نؤوط نے اس کو منقطع حدیث قرار دیا ہے۔ اس روایت کے بعض طرق میں طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ بھی ہے جس کو امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے

مسند احمد ۱۳۸۹ میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: نَزَلَ رَجُلَانِ مِنَ إِبْلِيسَ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَتَقَبَّلَ أَحَدُهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً، ثُمَّ نَافَتَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَأَرَى طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ الَّذِي نَافَتَ عَلَى فِرَاشِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْآخَرِ بَحِينَ، فَكَرَّرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَمْ مَكَثَ بَعْدَهُ؟" قَالَ: خَوْفًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلَّى الْإِفَاءَ وَتَمَّانَ بِأَيَّةِ صَلَاةٍ، وَصَامَ رَمَضَانَ

ابو سلمہ نے کہا اہل یمن کے دو افراد طلحہ کے پاس آئے ان میں سے ایک شہید ہوا اور پھر ایک سال گزرا دوسرے نے فرش پر جان دی (یعنی طبعی موت مرا)۔ پس طلحہ نے دیکھا کہ جس نے فرش پر جان دی وہ شہید سے پہلے جنت میں گیا۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دونوں کی موت کے درمیان) کتنی مدت گزری؟ کہا ایک سال۔ آپ نے فرمایا انہوں نے ۱۸۰۰ نماز پڑھیں اور رمضان کے روزے رکھے

مسند احمد میں ایک اور طرق ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلحہ اور ابو سلمہ کے درمیان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ رَجُلَانِ مِنَ بَنِي حَنِيٍّ مِنَ قُضَاعَةَ إِسْمَاعِيلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَشْفَدَ أَحَدُهُمَا، وَأُخْرِجَ الْآخَرُ سَنَةً، قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: فَأَرَيْتُ الْجَنَّةَ، فَزَيَّنْتُ الْوُخْرَ مِنْهُمَا، إِذْ دَخَلَ قَبْلَ الشَّهِيدِ، فَتَجَبَّيْتُ لِدَلِّكَ، فَاصْبَحْتُ، فَكَرَّرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانُ، وَصَلَّى سِتَّةَ أَشْهُافٍ رَمَضِيَّةٍ، إِذْ كُنَا وَرَاءَ رِجْلَيْهِ؟»

اس طرح یہ طرق متصل ہو جاتا ہے اور شعیب الارنؤوط نے اس کو حسن کا درجہ دیا ہے۔

راقم کہتا ہے یہ متن ابھی منکر ہے کیونکہ جہاد عبادت میں افضل ہے اس کا درجہ ارکان سے بلند ہے۔
 ارکان پر تو عمل تمام مسلمانوں کا ہے لیکن شہید کا درجہ ان مسلمانوں سے ہمیشہ بلند ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی
 حدیث کا مطلب ہمیشہ حدیث رسول نہیں ہوتا۔ وہ حدیث کعب الاحبار بھی ممکن ہے۔ امام مسلم نے کتاب
 التمرین میں لکھا ہے

کتاب التیمیّز (ص/175) کے مطابق امام مسلم نے بر بن سعید کا قول بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّرِمِيُّ بِإِسْنَادٍ وَانَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ سَعْدِ عَدْنِيِّ بْنِ الْبَكْرِ بْنِ الْأَشْجَقِ قَالَ قَالَ لَنَا بِسْرُ بْنُ سَعِيدٍ
 أَقْبَلَهُ وَتَحَفَّظُوا مِنَ الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ لَقَدْ رَأَيْنَا نَحْلَاسَ أَبَا بَرْزَةَ يُعَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتَيْبٍ وَخَدِيعِثَ
 كُتَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کبیر بن الاشج نے کہا ہم سے بسر بن سعید نے کہا: اللہ سے ڈرو اور حدیث میں حفاظت کرو۔ اللہ کی قسم! ہم دیکھتے ابو ہریرہ کی مجالس میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے اور وہ (باتیں) کعب الاحبار (کی ہوتیں) اور ہم سے کعب الاحبار (کے اقوال) کو روایت کرتے جو حدیثیں رسول اللہ سے ہوتیں

جابر رضی اللہ عنہ کا ایک خواب

صحیح مسلم کی روایت پیش کی جاتی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، جَمِيعًا عَنْ سَلِيمَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ خَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الثَّوْبَرِ، عَنْ جَلَدٍ أَنَّ الظَّفِيلَ بْنَ عَمْرِو الدَّوْسِيَّ، ابْنَ أَبِي هَالَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلْ كُنْتُ فِي حِصْنِ حَصْبَيْنٍ وَمَنْعَةٍ؟ قَالَ: حِصْنٌ كَانَ لِلدَّوْسِ فِي الْجَبَابِيَةِ فَكُنْتُ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي دَخَرَ اللَّهُ النَّصَارَ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، هَاجَرَ إِلَيْهِ الظَّفِيلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ ثَوْرٍ، فَاجْتَبَوْا اللَّهُمَّةَ، فَمَرَضَ، فَمُجِرَ، فَأَمَدَتْ مَقَصُّهُ، فَفُتِّحَ بَابُهَا رَجُلٌ، فَخَشَتْ بَدَاهُ خَشْيَاتٌ، فَرَأَاهُ

الْطُّفِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَنَاةٍ، فَرَأَاهُ وَبَيْنَهُمْ حَسَنَةٌ، وَرَأَاهُ مُعْطِيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: عَفَّرَنِي بِهَجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَالِي إِرَاكَ مُعْطِيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي: لَنْ نَصْلَحَ مَعَكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَهَضَمْنَا الطُّفِيلَ عَلَى «رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاعْفُزْ»

حُجَّاجُ الصَّوَّافِ بصری روایت کرتے ہیں ابی زبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ طفیل بن عمرو دوسری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (مکہ میں ہجرت سے پہلے) اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ایک مضبوط قلعہ اور لشکر چاہتے ہیں؟ (اس قلعہ کے لیے کہا جو کہ جاہلیت کے زمانہ میں دوس کا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے قبول نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے حصے میں یہ بات لکھ دی تھی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ان کی حمایت اور حفاظت میں رہیں گے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، تو سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ پھر مدینہ کی ہوا ان کو نا موافق ہوئی (اور ان کے پیٹ میں عارضہ پیدا ہوا) تو وہ شخص جو سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا تھا، بیمار ہو گیا اور تکلیف کے مارے اس نے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہنا شروع ہو گیا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ پھر سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کی حالت اچھی تھی مگر اپنے دونوں ہاتھوں کو چھپائے ہوئے تھا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا: ”مجھے اس لیے بخش دیا کہ میں نے اس کے پیغمبر کی طرف ہجرت کی تھی۔“ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو اپنے دونوں ہاتھ چھپائے ہوئے ہے؟ وہ بولا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ ہم اس کو نہیں سنواریں گے جس کو تو نے خود بخود بگاڑا ہے۔ پھر یہ خواب سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے جیسے تو نے اس کے سارے بدن پر کرم کیا ہے۔ (یعنی اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی درست کر دے)۔“

اس روایت کے مطابق طفیل رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو خواب میں دیکھا اور اس نے بتایا کہ اس کی بخشش ہو گئی

اس کی سند میں ابی زبیر ہے جو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہا ہے۔ محدثین کہتے ہیں ابو زبیر کی وہی روایت یعنی چاہے جولیت بن سعد کی سند سے ہوں۔ امام مسلم نے اس اصول کو قبول نہیں کیا اور روایت کو صحیح سمجھا ہے جبکہ دیگر محدثین اس سے الگ کہتے ہیں، ان کے مطابق یہ روایت صحیح نہیں بنتی

کتاب جامع التحصیل فی احکام المرسلین از صلاح الدین العلامی (المتوفی: 761ھ) کے مطابق

محمد بن مسلم ابو الزبیر المکی مشہور بابتہ لیس قال سعید بن ابی مریم ثنا الليث بن سعد قال جئت ابا الزبير فدفعت لي كتابين فانقلبتهما بما ثم قلت في نفسي لو ابني عاودته فسألته اسمع هذا كله من جابر قال سألت فقال من من سمعت ومن من ما حدثت عنه فقلت له اعلم لي على ما سمعت من فاعلم لي على هذا الذي عندي ولهذا توقف جماعة من الأئمة عن الاحتجاج بما لم يروه الليث عن ابی الزبير عن جابر وفي صحيح مسلم عدة إحدیث مما قال فیہ ابو الزبير عن جابر وليست من طریق الليث وكان مسلما رحمه الله اطلع على انهما مارواه الليث عنه وان لم يروها من طریقہ والله اعلم

محمد بن مسلم ابو الزبیر المکی تدلیس کے لئے مشہور ہیں۔ سعید بن ابی مریم نے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ابو الزبیر کے پاس گیا اس نے دو کتابیں دیں ان کو لے لو واپس آیا۔ پھر میں نے دل میں کہا جب اس کے پاس جاؤں گا تو اس سے پوچھوں گا کہ کیا یہ سب اس نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا بھی ہے؟ لیث نے ابو الزبیر سے (واپس جا کر) سوال کیا تو اس نے جواب میں کہا: اس میں ہے جو ان سے سنا اور وہ بھی جو میں نے ان سے روایت کر دیا ہے۔ میں (لیث) نے اس سے کہا: مجھے اس کا علم دو جو تم نے سنا ہو۔ پس اس نے صرف وہ بتایا اور یہ اب میرے پاس ہے۔ اس وجہ سے ائمہ (حدیث) کی جماعت نے اس (ابو الزبیر) سے دلیل نہیں لی سوائے اس کے کہ جولیت کی سند سے ہو۔ اور صحیح مسلم میں اس کی چند روایات ہیں جس میں ابو الزبیر عن جابر کہا ہے جولیت کی سند سے نہیں اور امام مسلم اس بات سے واقف تھے کہ اس کی لیث کی سند والی روایات کون سی ہیں، انہوں نے اس کو اس طرق سے روایت نہیں کیا اللہ اعلم

الہابی نے ادب المفرد کی تعلیق میں اس کو ضعیف قرار دیا ہے

- حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَّاجُ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ الْفُضَيْلَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغْ كَلِمَتِي فِي حُضْنٍ وَمَنْعَةٍ، حُضْنٍ وَدَسٍّ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنَا وَخَرَّ اللَّهُ بِلَا مُنْصَارٍ، فَنَابِزُ الْفُضَيْلَ، وَنَابِزُ مَعْنَى

رَجُلٌ مِنْ قَوْمٍ، فَمَرَضَ الرَّجُلُ فَصَبَّرَ - أَبُو كَعْبَةَ شَيْبَةَ بْنِ - فَمَجَّأَ إِلَى قُرْبَانٍ، فَاتَّخَذَ مَشَقَّةً فَطَعَّ وَوَجَّعَ فَمَاتَ، فَرَأَى الطُّفْلَانِ فِي النَّسَامِ قَالَ: مَا فَعَلَ بَكَ؟
قَالَ: غُفِّرَ لِي بِمَجَّئِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا شَأْنُ يَدِكَ؟ قَالَ: قُتِلَ: إِنَّمَا أَفْضَلْتُكَ مَا أَفْضَلْتَ مِنْ يَدِكَ، قَالَ: فَهَضَمْنَا الطُّفْلَانِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَافْغِرْ»، وَرَفَعَ يَدَيْهِ

[قال الشيخ الألبانی: ضعيف]

اور مختصر صحیح مسلم از منذری ص ۳۵ میں البانی نے لکھا جس کا ذکر ائمہ نے بھی کیا ہے

والحدیث من روایة ابی الزبیر عن جابر: وابو الزبیر مدلس، وقد تقرر عند اهل المعرفة بهذا العلم الشريف ترك
الاحتجاج بحديث المعنعن، إلا ما كان من روایة الليث بن سعد عنه، فإنه لم يأخذ عنه إلا ما ذكره السماع فيه، ولهذا قال الذهبي في
ترجمته من "الميزان":

وفي "صحیح مسلم" إحدیث مالم یوضح فیها ابو الزبیر السماع عن جابر، ولا ہی من طریق الليث عنه، ففی القلب منها شیء.

اور یہ حدیث ابو زبیر کی جابر سے روایت ہے۔ ابو زبیر مدلس ہے اور اس میں عنعنہ ہے اور اس اقرار اہل
معرفت نے کیا اس علم شریف میں کہ معنعن روایت سے دلیل لینا ترک کیا گیا ہے سوائے اس کے کہ جو
لیث کی ابو جابر کی سند سے ہوں۔ پس اس کو نہیں لیا جاتا الا یہ کہہ سماع کی تصریح ہو اور اس وجہ سے میزان
میں الذہبی نے لکھا ہے اور صحیح مسلم میں بعض احادیث ہیں جن میں ابو زبیر کا سماع جابر سے واضح نہیں ہے
اور نہ ہی وہ لیث کے طرق سے ہیں لہذا اس بنا پر دل میں ان پر کچھ رہتا ہے

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خواب یا کشف

موطا امام مالک کے بعض نسخوں میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت ایک بیٹی کا ذکر کیا
وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: إِذَا إِنَّا بِنُكْرٍ
الصَّدِّيقِ كَانَ نَحْمَدُ جَدَّ عَشْرِينَ وَسَقَّاهُ مِنْ نَابٍ بِالْعَاقِبَةِ، فَلَمَّا خَضَعَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: "وَاللَّهِ يَا بَنِيَّ مَا مِنْ نَاسٍ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ
غَنَى بَعْدِي مِثْلُ، وَإِنِّي أَعُوذُ عَلَى فَتْرَةِ بَعْدِي مِثْلُ، وَإِنِّي أُنْثِي نَحْمَدُ جَدَّ عَشْرِينَ وَسَقَّاهُ، فَلَوْ كُنْتُ جَدِّهِ وَأَخْرَجْتُهُ كَانَ لَكَ.

وَأَتَمَّ أَبُو الْيَوْمِ نَالَ وَارِثٌ، وَأَتَمَّ هُمَا أَحْوَاكُثْ، وَأَتَمَّ نَاكُثْ، فَأَقْسَمُوهُ عَلَى سِتَابِ اللَّهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَلْتُ: يَا بَيْتَ، وَاللَّهِ لَوْ
كَانَ سَكْدًا وَسَكْدًا تَهْتَمُّنَّ، لَتَهْتَمَّ بِي إِسْمَاءُ، فَمَنِ الْآخَرُ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دُوْبَطْنِ بَنَتْ خَارِجَةً، أُرَاهَا جَارِيَةً

ابو بکر نے کہا... اس مال کو کتاب اللہ کے مطابق اپنے بھائیوں اور بہنوں میں تقسیم کر دینا۔ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے کہا اباجان... یہ بہن تو اسماء ہے تو دوسری کون ہیں؟ ابو بکر نے کہا خارجہ کی بیٹی کے پیٹ میں۔ ابو بکر
اس کو بچی دیکھتے تھے

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ایک عورت حبیبیہ (بنتِ خارجیہ) بن زید بن ابی زہیر بن
مالک الأنصاری الخزرجی اس وقت حاملہ تھی اور ابو بکر کے دل میں تھا کہ ان کے ہاں اب کوئی بیٹی پیدا ہو گی - ابو
بکر رضی اللہ عنہ کے اس قول کا ذکر زر قانی نے شرح الموطا میں کیا اور لکھا

قَالَ ابْنُ مُرَيْنٍ: قَالَ بَعْضُ فُقَهَائِنَا وَذَلِكَ لِزَيْدٍ أَرَاهَا أَبُو بَكْرٍ

ابنِ مُرَيْنٍ نے کہا ہمارے بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ یہ خواب میں ابو بکر کو دکھایا گیا

البانی الہام پر ایک سوال کے جواب میں اس قصہ کو دلیل بنا کر کہتے ہیں

من هذا القبيل ما رواه الإمام مالك في "الموطأ" بالسند الصحيح إنه عن ابى بكر الصديق إنه قال: لا بنت عاتكة في إرض
تتعلق بإرث إولاد ابى بكر رضى الله عنه، قال فيما إذا كرا الآن: إنه هذه لا تخك والأتى بكانت لا تزال جنينا في بطن
زوج ابى بكر الصديق، قالت: وإين إختى؟ قالت: هى التى فى بطن فلانة، وفعلا رزقت بنتا وكانت ترث مع إختها

حَبِيبَةُ (بِنْتُ خَارِجَةَ) بِنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي زُهَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ شَرُوعَ فِي سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ أَبِي زُهَيْرِ بْنِ مَالِكٍ كِي بِيُوِي تَهِيْن - سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي شَهَادَتِ جَنْجِ اَحَدِ
مِيْنِ بُوِي - طَبَقَاتِ ابْنِ سَعْدَ كِي مَطَابِقِ تَرْوَجَهَا أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ قَوْلَدَتْ لَهُ أُمُّ كَلْثُومِ أَبُو بَكْرُ نِي
اِنْ سِي شَادِي كِي اُوْر اَمِ كَلْثُومِ نَامِ كِي اِيَكِ لُوكِي پِيْدَا بُوِي جَنْ كِي شَادِي طَلَحَتْ بِنْتُ عَبِيدِ اللَّهِ بِنِ
عُثْمَانَ سِي بُوِي جَنْ كِي شَهَادَتِ جَنْجِ جَمَلِ مِيْنِ بُوِي اُوْر اَمِ كَلْثُومِ نِي مَكِه مِيْنِ عَدَتِ كِرَارِي

تلك الأرض بوصية من إبي بكر الصديق... في هذا الالهام ونده القصص في «الموطأ» وبالسند الصحيح الذي لا إشكال فيه؛
لأنه في الموطأ يوجد روايات مقطوعات وبلغات كثير منها لا يصح وإن كانت موصولة بعضها في كتب أخرى، إمامه
القصص في صحیحہ.

بحوالہ موسوعۃ العلایۃ الإمام محمد العصر محمد ناصر الدین الألبانی

البانی کے بقول یہ ابو بکر کو الہام ہوا اور غیر نبی کو الہام کی دلیل ہوا۔

الاصل از امام محمد کتاب البیۃ میں ہے

محمد عن إبي يوسف عن هشام بن عروة عن إبيه عن عائشة رضي الله عنها - إنها قالت نَحْنُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَدَّاهُ عَشْرِينَ وَسَقًّا
مِنْ مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْمَوْتَ حَمَدُ اللَّهِ تَعَالَى وَشَيْئٌ عَلَيْهِ وَقَالَ: يَا بَنِيَّ، إِنَّ أَحِبَّ النَّاسِ إِلَيَّ غَنِيَّ إِنْتِ وَأَعَزُّهُمْ عَلَيَّ
فَقَرًّا أَنْتِ، وَإِنِّي سَتُتَخَلَّتْ جَدَّاهُ عَشْرِينَ وَسَقًّا مِنْ مَالِي بِالْعَالِيَةِ، وَأَنْتِ لَمْ تَكُونِي قَبْضَتِي، وَإِنَّمَا هُوَ مَالُ الْوَارِثِ، وَإِنَّمَا
هَاجِرُ أَهْلِكَ وَخِثْلُكَ، قَالَتْ: فَتَلَّتْ: إِنَّمَا بِي إِمُّ عَبْدِ اللَّهِ، تَعْنِي إِسْمَاءَ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ اِلْتَقَى فِي نَفْسِي بَأَنَّ ذَا بَطْنٍ بِنْتِ
خَارِجَةٍ جَارِيَةٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا فرمایا بیٹی... یہ مال وارثوں کا
ہے یہ تمہاری بہنوں اور تمہارے بھائیوں کا ہے میں نے کہا یعنی ام عبد اللہ اسماء؟ ابو بکر نے کہا: (نہیں)
میرے دل میں القا ہوا ہے کہ (میری ایک بیٹی) خارجہ کی بیٹی (یعنی) کے بطن میں بچی ہے

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کے دل میں ڈالا گیا ہے۔ اس کو اردو میں چھٹی حس کہا جاتا ہے اور اس کا
درجہ کشف کا نہیں ہے۔

باب ۱۰: انبیاء کے قبل نبوت خواب

قرآن و حدیث میں انبیاء کے قبل نبوت سچے خوابوں کا ذکر موجود ہے۔ ان خوابوں کے بارے میں جو رہنمائی ملتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ یہ خواب سچے تھے لیکن یہ الوحی کی مد میں سے نہیں تھے

قبل نبوت۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب

صحیح بخاری کی آغاز الوحی والی روایت میں ذکر ہے کہ نبی پر اس امر نبوت کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو دیکھتے دوسرے دن پورا ہو جاتا۔ اس کیفیت نے آپ کو دنیا سے بے رغبت کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے التحت پہاڑ پر جا کر کرنا شروع کر دیا۔

صحیح بخاری حدیث ۳ ہے اس میں الوحی کا لفظ ہے

حَدَّثَنَا سَعْدِيُّ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب الوحی شروع ہوئی تو نیند میں سچے خواب دیکھے

صحیح بخاری ح ۶۹۸۲ میں الوحی کا لفظ ہے

حَدَّثَنَا سَعْدِيُّ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ جَبْرِ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب الوحی شروع ہوئی تو نیند میں سے بچے خواب دیکھے

صحیح بخاری ج ۴۹۵۵ میں اسی سند سے الوحی کا لفظ نہیں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي كَبِيرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو نیند میں سے بچے خواب دیکھے

صحیح بخاری ج ۴۹۵۳ میں ہے اس میں الوحی کا لفظ نہیں ہے

حَدَّثَنَا سَيِّحِيُّ بْنُ أَبِي كَبِيرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَلَمَةُ بْنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فِي النَّوْمِ،

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو نیند میں سے بچے خواب دیکھے

ان تمام سندوں اور مختصر متن سے ظاہر ہے کہ کوئی راوی الوحی کے لفظ کو خود کم کر دیتا ہے یا بڑھا دیتا ہے

یہ ایک ہی سند ہے اصلاً تو امام زہری کی روایت ہے۔ صحیح میں پانچ مقام پر اسی سند سے ہے اور متن میں ایک لفظ بدل رہا ہے۔ الفاظ میں الوحی کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

الوحی کا لفظ اس میں اضافہ ہے جو دیگر مقام پر انہی اسناد سے نہیں آ رہا۔ لہذا جو بات صحیح ہے وہ یہ کہ ام المومنین نے کہا کہ شروع شروع میں نبی نے صرف بچے خواب دیکھے۔ انہوں نے الوحی کا ذکر کیا یہ راویوں کا اپنا اضافہ ہے

کتاب عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسير میں اس واقعہ کی دوسرے صحابی سے بھی تفصیل ہے وہ بھی اس کو الوحی کا آغاز نہیں کہتے

وَرَوَيْنَا عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الدَّالِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو قُرَّةَ، مِمَّا سَعِدَ بِنُ عَيْسَى بْنِ تَلَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضْلَةَ عَنْ أَبِي الظَّاهِرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرِو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كَانَ مِنْ بَدْوٍ بِمَرْسُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَأَى فِي النَّعَامِ رُومًا،

جس وقت سچے خواب آ رہے تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لاعلم تھے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

متن کی تاویل

ہم ان روایات کی تاویل کریں گے کہ راوی کا الوحی کا اضافہ کرنے سے مراد النبوة یعنی خبر ملنا ہے۔ ابھی اس النبوة کی کیفیت وہی ہے جو ایک عام مومن کی ہوتی ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے

حدثنا أبو الیمان أن جریراً شعیب عن الزہری حدثنی سعید بن المسیب أن ابا ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لم یسبق من النبوة إلا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ

صحیح بخاری ۶۵۸۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا النبوة میں کچھ باقی نہیں سوائے مبشرات کے جو اچھے خواب ہیں

اس کی تائید سیرت ابن ہشام سے ہوتی ہے جس میں ہے

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: قَدْ كَرَّ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّمَا حَدَّثَنِي: إِنَّ أَوَّلَ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبُوءَةِ، حِينَ أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَتَهُ الْعِبَادِ بِهِ، الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ،

امام زہری نے کہا عروہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا النبوة میں رسول اللہ پر سب سے پہلے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم و کرامت کا ارادہ کیا تو سچے خوابوں سے کیا

یہ آغاز الوحی والی روایت ہی ہے فرق ہے تو الوحی کو النبوءہ سے بدلا گیا ہے اور النبوءہ سے مراد صرف سچی خبر ہے

متن میں مدرج جملے

فتح الباری میں ابن حجر نے اس پر لکھا ہے کہ اس روایت شروع میں التخت کا ذکر راوی کا ادراج ہے

قَالَ وَالتَّخْتُ التَّخْتُ هَذَا ظَاهِرٌ فِي الْإِدْرَاجِ إِذْ لَوْ كَانَ مِنْ بَقِيَّةِ كَلَامِ عَائِشَةَ لَجَاءَ فِيهِ قَالَتْ وَهُوَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ
إِذْ مِنْ ذَوْنِ

راقم کے نزدیک شروع کے جملوں میں الفاظ مدرج ہیں۔ زہری نے عروہ سے جو سناس میں اپنا فہم ملا دیا ہے

ایسا مرویات زہری میں مسئلہ رہا ہے کہ اصل متن کیا تھا معلوم نہیں ہو پاتا

الوحی کا آغاز

الوحی کا آغاز اقراء سے ہے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے رب کا حکم آنے لگا۔ اس کے بعد تمام خواب الوحی ہیں۔ اس سے قبل جو خواب تھے وہ الوحی نہیں تھے کیونکہ اس میں صرف جو دیکھا وہ پورا ہو رہا تھا کسی تبلیغ کا حکم نہیں تھا نہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ وہ نبی بننے والے ہیں

قرآن میں سورہ شوریٰ آیت ۵۳ میں ہے

وَكَذَلِكَ إِدْعَاؤُنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ

اور اسی طرح ہم نے تم پر اپنے حکم سے الوحی کیا۔ تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے۔ ایمان کیا ہے

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے خواب دیکھ رہے تھے یہ ہی وہ وقت تھا جب آپ کو نہ کتاب کا معلوم تھا نہ ایمان کا معلوم تھا لہذا اس وقت آپ نبی نہیں تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو جبریل کی آمد کے منتظر ہوتے۔ ان کو دیکھ کر گھبراتے نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کتاب کا علم تھا نہ ایمان کا، الوحی کے آنے سے پہلے اور یہ باتیں انبیاء کو فرشتے بناتے ہیں۔ کیا خواب میں ایمان کامل کا معلوم ہو سکتا ہے؟ خواب اس وقت الوحی بنتا ہے جب انبیاء۔ انبیاء بن چکے ہوتے ہیں

اگر ہم مان لیں کہ رسول اللہ پر خوابی الوجی سب سے پہلے آئی تو اس کا دور کب شروع ہوا؟ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ بعض علماء نے اسی متن سے دلیل لی ہے کہ رسول اللہ پیدا کنشی نبی تھے۔ ہم کو معلوم ہے کہ الوجی تین طرح اتی ہے

ترجمہ: اور کسی انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اللہ اس سے بات کرے۔ سوائے اس کے کہ وہ وحی کے ذریعے ہو، یا پردے کے پیچھے سے، یا پھر وہ کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ) بھیج دے، اور وہ اس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کا پیغام پہنچا دے۔ یقیناً وہ بہت اونچی شان والا بڑی حکمت کا مالک ہے۔

اور سچا خواب مومن بھی دیکھتا ہے اور نبی بھی لیکن چونکہ نبی بننے کے بعد انبیاء کا دل نہیں سوتا ان کا خواب الوجی کی قسم میں سے ہے جبکہ ایک عام شخص کا خواب سچا تو ہو سکتا ہے لیکن الوجی ہر گز نہیں۔

کیا التخنث سنت ہے؟

اگر آمد جبریل سے قبل خواب میں رسول اللہ پر الوجی آرہی تھی تو یہ ماننا پڑے گا کہ رسول اللہ ایمان کے مندرجات (مثلاً فرشتوں پر غیب پر ایمان) کو جانتے تھے (لیکن اس کی تبلیغ نہیں کرتے تھے) تو پھر فرشتہ دیکھ کر گھبرائے کیوں؟۔ اگر آمد جبریل سے قبل کے خوابوں کو الوجی مان لیں تو یہ بھی ماننا ہو گا کہ جبریل کی آمد سے قبل ہی رسول اللہ کو معلوم ہو چکا تھا کہ ایمان کیا ہے اور کتاب کیا ہے۔ سوال ہے تو پھر وہ التخنث کیوں کر رہے تھے؟ کیا دین میں اس عبادت کی کوئی دلیل موجود ہے کہ رہبان کی طرح پہاڑ پر جا کر بیٹھ جاؤ؟ اسلام میں تو گھر والوں کو چھوڑ کر پہاڑ پر جا کر بیٹھ جانے کا حکم نہیں ہے۔ اللہ نے رہبانیت کو نصرانی بدعت قرار دیا ہے۔ عرب کے حنفاء کو یہ چیز انہی سے ملی تھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آئی اور آپ نے بھی مراقبہ غار میں کیا۔ پہاڑ پر جا کر بیٹھ جانا وہاں مراقبہ یا التخنث کرنا، یہ عمل نبی بننے سے پہلے کا تھا اسی لیے ہمارے لئے دلیل نہیں ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آمد جبریل سے قبل سے نبی سمجھیں گے تو التخنث سنت ہوا۔ گھر والوں کو چھوڑ کر پہاڑ پر جا کر بیٹھ جانا دلیل ہوا

نبوت سے قبل نیند میں معراج ہونا

صحیح بخاری کی کتاب التوحید کی ایک روایت میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي مُطْلِمُ بْنُ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: «لَيْلَةُ إِسْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْعَجِيزَةِ إِجَاءَهُ فَتَخَفَهُ فَقَبِلَ إِنْ أَدْوَحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نائمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْخَرَامِ». فَقَالَ: «إِذْ لَمْ يَنْتَهُمْ هُوَ». فَقَالَ: «أَوْ سَظَنُّهُمْ وَخَوَّضَهُمْ». فَقَالَ: «آخَرُهُمْ خُدَّوْا خَيْرُهُمْ». فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَلَمْ يَزِمْهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَزِي قَلْبَهُ، وَتَسَامُ عَيْنُهُ، وَلَيْسَانُهُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ يُتَسَامَوْنَ بِأَعْيُنِهِمْ وَتَسَامُ قُلُوبُهُمْ، فَلَمْ يَلْظِقُوهُ حَتَّى اخْتَلَفُوا فَوْضُوهُ عِنْدَ بَنِي مُزَيمٍ، فَتَوَانَا مِنْهُمْ جَرِيلٌ، فَشَقَّ جَرِيلٌ نَائِمِينَ نَحْرَهُ إِلَى بَيْتِهِ حَتَّى فَرَّخَ مِنْ صَدْرِهِ وَجُوفَهُ، فَخَسَّاهُ مِنْ بَابِ مُزَيمٍ بَيْنَهُ حَتَّى أَتَى جُوفَهُ، ثُمَّ أَتَى بِلَظْمَتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَبَدَّ تَوَارِثَ مِنْ ذَهَبٍ مُخْتَوًى إِيَّاهُ وَحَلَّتْهُ، فَخَسَّاهُ صَدْرُهُ وَلَعَادِيْدُهُ لِيَعْنِي عُرُوقَ عِلْمِهِ فَأُظْهِرَهُ، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَفَرَّجَ بِهِ جَبَابِ مِنْ إِبْوَاسِهَا، فَتَادَا هِلَ السَّمَاءِ مِنْ هَذَا، فَقَالَ جَرِيلٌ: قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِيَ مُحَمَّدٌ. قَالَ: وَقَدْ بَوَّعْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَمَرْجِبًا بِهِ وَهَلَّا، فَيَنْتَبِشِرُ بِهِ هِلَ السَّمَاءِ بِأَعْيُنِهِمْ، هِلَ السَّمَاءِ بِمَلَكٍ يَدُ اللَّهِ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعَلِّمَهُمْ، فَوَجَدَهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا أَدَمَ، فَقَالَ جَرِيلٌ: يَدُ الْإِنْسَانِ أَدَمَ فَلَمْ يُعَلِّمْ عَلَيْهِ، وَوَدَّ عَلَيْهِ أَدَمَ، وَقَالَ: مَرْجِبًا وَهَلَّا بِأَبْنِي نَعَمْ الْإِنْسَانُ إِنْتُ فَادَا هِلَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِتَسْرِينٍ يَطْرُدَانِ، فَقَالَ: نَابَهَذَا الشَّيْرَانِ يَاجِرِيلُ؟ قَالَ: يَدُ الْبَيْتِ وَالْفَرَاتِ غُظْرُهُمَا، ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ، فَادَا هِلَ بِسَرٍّ آخَرَ عَلَيْهِ فَهَوَّسَ مِنْ لَوْنِهِ وَبَزَجِدَ، فَفَرَّجَ بِهِ، فَادَا هِلَ مَعَكَ إِذْ فَرَّجَ، قَالَ: نَابَهَذَا يَاجِرِيلُ؟ قَالَ: يَدُ الْوَلَّخِ الَّذِي خَبَاكَ رَبُّكَ، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَكَانَتْ تِلْكَ السَّمَاءُ: مِثْلُ مَا قَالَتْ هِيَ الْأَوَّلَى مِنْ هَذَا قَالَ جَرِيلٌ: قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَقَدْ بَوَّعْتَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: مَرْجِبًا بِهِ وَهَلَّا، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، وَقَالُوا: مِثْلُ مَا قَالَتْ الْأَوَّلَى وَالثَّانِيَةِ، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ، فَقَالُوا: مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَقَالُوا: مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَقَالُوا: مِثْلُ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءٌ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِذْ بَسَّ فِي الثَّانِيَةِ، وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ، وَآخِرُ فِي الْخَامِسَةِ، لَمْ أَحْظَ أَنْبِيَاءَهُ، وَإِذْ بَسَّ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ، فَتَضَيَّلَ كَلَامُ اللَّهِ، فَقَالَ مُوسَى: رَبِّ لِمَ أَبْطَلْتَ إِنْ يَرْفَعُ عَلَيَّ أَحَدٌ، ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَمْ يَلْعَلْهُ إِلَّا اللَّهُ، حَتَّى جَاءَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَدَنَا لِلْجِبَارِ رَبُّ الْعِزَّةِ، فَتَدَلَّى، حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابُ قَوْسَيْنِ إِذْ أَدْنَى، فَأَوْحَى اللَّهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أَمْنِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، ثُمَّ بَسَّ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى، فَاحْبَسَهُ مُوسَى، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ: نَابَهَذَا عَمَلُكَ رَبُّكَ، وَعَنْتُمْ، فَانْقَضَتْ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، قَالَ: إِنْ أَمْنِكَ لَا تَنْتَضِعُ ذَلِكَ فَارْجِعْ، فَلْيُحَقِّقْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْتُمْ، فَانْقَضَتْ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرِيلٌ كَانَتْ تَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ، فَاشَارَ إِلَيْهِ جَرِيلٌ، إِنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَقَالَ بِهِ إِلَى الْجِبَارِ، فَقَالَ

وَهُوَ مَكَانُهُ: "یَا رَبِّ، خَفِّفْ عَنَّا فَإِنِ امْتَنَىٰ مَا تَسْتَطِيعُ بِرَأْفَتِكَ عِندَ صَلَوَاتِ، ثُمَّ رَجَّحْ إِلَىٰ مُوسَىٰ، فَاحْتَسِبْهُ فَلَمْ يَزَلْ
يُرَوِّدُهُ مُوسَىٰ إِلَىٰ رَبِّهِ حَتَّىٰ صَارَتْ إِلَىٰ خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ احْتَسِبْهُ مُوسَىٰ عِنْدَ الْخَمْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، وَاللَّهِ لَهَذَا زَادَتْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ قُوًى عَلَىٰ أَوَّلِيٍّ مِنْ هَذَا، فَضَعُفُوا، فَزَكُّوهُ، فَأَمْسَكَتُ إِصْبَاحِي إِحْسَادًا وَقُلُوبًا وَإِدَانًا وَأَسْمَاعًا، فَارْجِعْ،
فَلْيَحْفَظْ عَنكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَقِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ جِرِيلٍ لِّشِيرٍ عَلَيْهِ وَلَا يَكْزُهُ ذَلِكَ جِرِيلٌ، فَزَكُّهُ عِنْدَ
الْخَامِسَةِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنِ امْتَنَىٰ ضَعْفًا إِحْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَنْصَارُهُمْ وَإِدَانُهُمْ، فَخَفِّفْ عَنَّا، فَقَالَ الْجَبَّارُ: يَا
مُحَمَّدُ، قَالَ: لَيْتَكَ وَسَعْدُكَ، قَالَ: إِنِّي لَأُبَيِّنُ الْقَوْلَ لَكِ كَمَا فَرَضْتَهُ عَلَيْكَ فِي إِمَامِ الْكِتَابِ، قَالَ: فَعَلَّ حَسَنَةُ بَعْشَرٍ
إِمَامًا إِنَّمَا فَعِيَ خَمْسُونَ فِي إِمَامِ الْكِتَابِ وَبِئْسَ خَمْسٌ عَلَيْكَ، فَارْجِعْ إِلَىٰ مُوسَىٰ، فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: خَفِّفْ عَنَّا أَعْمَانًا بِكُلِّ
حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلًا، قَالَ مُوسَىٰ: قَدْ وَاللَّهِ رَأَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ أَوَّلِيٍّ مِنْ ذَلِكَ، فَزَكُّوهُ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَلْيَحْفَظْ
عَنكَ أَيْضًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُوسَىٰ، قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَابْتَظْ بِأَنْفُسِ
اللَّهِ، قَالَ: وَاسْتَبَيَّنْتُ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے۔
شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا
انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج کے لیے لے جایا گیا
کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس فرشتے آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں سوئے ہوئے
تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ ان میں سب سے بہتر ہیں
تیسرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں انہیں لے لو۔ اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انہیں نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جب کہ آپ کا دل دیکھ
رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں۔ لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی
ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔ چنانچہ انہوں نے آپ سے بات نہیں کی۔ بلکہ آپ کو اٹھا کر زمزم کے کنوئیں
کے پاس لائے۔ یہاں جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا کام سنبھالا اور آپ کے گلے سے دل کے نیچے تک سینہ
چاک کیا اور سینے اور پیٹ کو پاک کر کے زمزم کے پانی سے اسے اپنے ہاتھ سے دھویا یہاں تک کہ آپ کا پیٹ
صاف ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا

تھا۔ اس سے آپ کے سینے اور حلق کی رگوں کو سیا اور اسے برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبرائیل انہوں نے پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ آسمان والوں نے کہا خوب اچھے آئے اور اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ آسمان والے اس سے خوش ہوئے۔ ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے جب تک وہ انہیں بتانہ دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کو پایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے بزرگ ترین دادا آدم ہیں آپ انہیں سلام کیجئے۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ کہا کہ خوب اچھے آئے اور اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ مبارک ہو اپنے بیٹے کو، آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں۔ آپ نے آسمان دنیا میں دو نہریں دیکھیں جو بہ رہی تھیں۔ پوچھا اے جبرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہے۔ پھر آپ آسمان پر اور چلے تو دیکھا کہ ایک دوسری نہر ہے جس کے اوپر موتی اور زبرجد کا محل ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ میٹک ہے۔ پوچھا: جبرائیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کے لیے محفوظ رکھا ہے۔ پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے۔ فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا۔ کون ہیں؟ کہا: جبرائیل۔ پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرشتے بولے انہیں مرحبا اور بشارت ہو۔ پھر آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا۔ پھر چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پانچویں آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر چھٹے آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ساتویں آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ہر آسمان پر انبیاء ہیں جن کے نام آپ نے لیے۔ مجھے یہ یاد ہے کہ ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر، ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر، اور دوسرے نبی پانچویں آسمان پر۔ جن کے نام مجھے یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر۔ یہ انہیں اللہ تعالیٰ نے شرف ہم کلامی کی وجہ سے فضیلت ملی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میرے رب! میرا خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام انہیں لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک کہ آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے کر آئے اور اور جبار اللہ تبارک و تعالیٰ (دنا) قریب ہوئے اور (تدلی) معلق ہو گئے جیسے کمان کے دونوں

کنارے باس سے بھی کم۔ پھر اللہ نے اور دوسری باتوں کے ساتھ آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس

نمازوں کی وحی کی۔ پھر آپ اترے اور جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ کو روک لیا اور

پوچھا: اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے دن اور رات میں پچاس نمازوں کا عہد لیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت میں اس کی طاقت نہیں۔ واپس جائیے اور اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کئی کی درخواست کیجئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے بھی اشارہ کیا کہ ہاں اگر چاہیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ پھر انہیں لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کیا: اے رب! ہم سے کئی کردے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کئی کر دی۔ پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو روکا۔ موسیٰ علیہ السلام آپ کو اسی طرح برابر اللہ رب العزت کے پاس واپس کرتے رہے۔ یہاں تک کہ پانچ نمازیں ہو گئیں۔ پانچ نمازوں پر بھی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا اور کہا: اے محمد! میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ اس سے کم پر کیا ہے وہ ناتواں ثابت ہوئے اور انہوں نے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم، دل، بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے، آپ واپس جائیے اور اللہ رب العزت اس میں بھی کئی کردے گا۔ ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تاکہ ان سے مشورہ لیں اور جبرائیل علیہ السلام اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آپ کو پانچویں مرتبہ بھی لے گئے تو عرض کیا: اے میرے رب! میری امت جسم، دل، نگاہ اور بندہ ہر حیثیت سے کمزور ہے، پس ہم سے اور کئی کردے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ وہ قول میرے یہاں بدلا نہیں جانتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا ہے۔ اور فرمایا کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے پس یہ ام الکتاب میں پچاس نمازیں ہیں لیکن تم پر فرض پانچ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے اور انہوں نے پوچھا: کیا ہوا؟ آپ نے کہا کہ ہم سے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے اور انہوں نے چھوڑ دیا۔ پس آپ واپس جائیے اور مزید کئی کرائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا: اے موسیٰ، واللہ! مجھے اپنے رب سے اب شرم آتی ہے کیونکہ بار بار آچکا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پھر اللہ کا نام لے کر اتر جاؤ۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد الحرام میں تھے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام ہی میں تھے کہ جاگ اٹھے، جاگ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ حالت معراج کی جاتی رہی اور آپ اپنی حالت میں آ گئے۔

صحیح بخاری کتاب التوحید میں امام بخاری نے شریک بن عبد اللہ کی سند سے روایت لا کر اپنا موقف بتایا ہے کہ سورہ نجم کی آیات میں قاب قوسین سے قرب آنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے

ثُمَّ عَلَّمَهُ نَاقُوسٍ ذَٰلِكَ بِمَا كَفَرُوا بِاللَّهِ، حَتَّىٰ جَاءَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَىٰ، وَذُنَا الْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ، فَتَدَلَّىٰ، حَتَّىٰ كَانَ مِنْهُ قَابُ قَوْسَيْنِ إِوْدَىٰ، فَأَوْحَىٰ اللَّهُ فِيهَا أَوْحَىٰ إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَىٰ أُمَّتِكَ

- پھر جبرائیل علیہ السلام انہیں لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک کہ آپ کو سدرۃ المنتهی پر لے کر آئے اور جبار اللہ تبارک و تعالیٰ (دنا) قریب ہوئے اور (تدلی) معلق ہو گئے جیسے کمان کے دونوں کنارے یا اس سے بھی قریب۔ پھر اللہ نے اور دوسری باتوں کے ساتھ آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس نمازوں کی وحی کی

راقم کہتا ہے امام بخاری سے غلطی ہوئی ان کا اس روایت کو صحیح سمجھنا غلط ہے۔ البانی کا قول ہے

لكن هذه الجملة من جملة ما أنكر علي شريك بذا ما تفرده به عن جماهير الثقات الذين رووا حديث المعراج، ولم ينسبوا الدنو والتدلى لله تبارك وتعالى

لیکن یہ وہ جملہ ہے جس کی وجہ سے شریک کی حدیث کا انکار کیا جاتا ہے کہ جمہور ثقات کے مقابلے میں شریک کا اس حدیث معراج میں تفرد ہے اور دنو (نیچے آنے) اور تدلی (معلق ہونے) کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی جاتی

سورہ النجم میں ہے

اسے پوری طاقت والے نے سکھایا ہے (5) جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا (6)

اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا (7)

پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا (8)

پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم (9)

پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی (10)

دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا (11)

کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں (12) اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا (13) سدرہ المنتهی
(14) کے پاس

اسی کے پاس جنہ الماویٰ ہے (15)

جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھاری تھی (16)

نہ تو نگاہ پہنچی نہ حد سے بڑھی (17)

یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں (18)

صحیح بخاری کی اس روایت کی سند میں شریک بن عبد اللہ اصل میں شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر القزشی ابو
عبد اللہ المدنی ہے۔ مشاہیر علماء الأمصار و اعلام فقہاء الأقطار میں ابن حبان کہتے ہیں

وكان ربما يسم في السبي بعد السبي

اس کو بات بات پر وہم ہوتا ہے

ديوان الضعفاء والمتروكين میں الذہبی لکھتے ہیں

شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر: قال یحییٰ، والنسائی: لیس یقوی

ابن حجر نے فتح الباری میں اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے

قُلْتُ خُتِجَ بِرِجَالِ الْخَمَةِ الْإِنَّا فِي رِوَايَةٍ عَنْ إِبْنِ الْحَدِيثِ الْإِسْرَاءِ مَوَاضِعُ شَاوَدَ

میں کہتا ہوں اس سے ایک جماعت نے دلیل لی ہے سوائے اس کی انس سے معراج والی حدیث کی روایت جس میں شاوڈ مواد ہے

اس کے علاوہ فتح الباری میں بعض مقام پر اس کا ذکر اس طرح کیا

. (13/485) "فیه مقال". "الفتح" (341/11). "مختلف فیه". "الفتح"

اس پر کلام ہے.... مختلف فیه ہے

شرح الزرقانی از محمد بن عبد الباقی بن یوسف الزرقانی المصری النازہری میں ہے

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: إِذَا رَوَى عَنْهُ فَقَدْ بَأَسَ بِرِوَايَتِهِ، وَقَدْ خُتِجَ بِرِجَالِ الْخَمَةِ الْإِسْرَاءِ مَوَاضِعُ شَاوَدَ

ابن عدی نے کہا اگر اس ثقہ روایت کرے تو برائی نہیں ہے اور اس سے ائمہ کتب ستہ نے دلیل لی ہے سوائے اس کی ایک معراج والی شاوڈ حدیث کے

شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ نَمَرٍ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ اس روایت میں دعویٰ کیا کہ معراج ایک خواب تھا جو نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے

يُنْبِئُ الْإِسْرَاءِ بِالْحَبَشِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَلْبَةِ: بَاءَ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ، قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ

جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی وہ مسجد کعبہ میں تھے... قبل اس کے ان پر الوحی ہوئی

کتاب التوشیح شرح الجامع الصحیح از السیوطی کے مطابق

فمما إنكر عليه فيه قوله: ”قل إن يوحى إليّ“، فإن الإجماع على إنه كان من النبوة، وإحيى عنه بأن الإسرائاء وقع مرتين، مرة في المنام قبل البعثة وهى رواية شريك، ومرة في اليقظة بعد بها

شريك کی روایت کا جواب دیا گیا ہے اس میں یہ قول ہے کہ یہ الوحی کی آمد سے پہلے ہوا پس اجماع ہے کہ معراج نبوت میں ہوئی اور اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ دوبار ہوئی ایک دفعہ نیند میں بعثت سے پہلے اور دوسری بار جاگتے ہیں

راقم کہتا ہے یہ بات عقل سے عاری ہے۔ روایت صحیح نہیں لیکن زبردستی اس کو صحیح قرار دیا جا رہا ہے انبیاء کو قبل حکم رسالت الوحی نہیں ہوئی

یوسف علیہ السلام کا خواب

سورہ یوسف میں بیان ہوا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا

قَالَ يُوسُفُ يَا أَيُّهَا الَّذِي رَبَّنَا إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَبَّنَا بَنِي سَاجِدِينَ

اے میرے والد! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے، میں نے دیکھا وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں

یعقوب علیہ السلام نے اس خواب کو سننے کے بعد یہ نہیں کہا کہ ہماری شریعت میں سجدہ جائز ہے یہ کوئی خاص چیز نہیں بلکہ آپ علیہ السلام نے اندازہ لگا لیا کہ اللہ کی طرف سے یوسف کی توقیر ہونے والی ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے خواب چھپانے کا حکم دیا

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

کہا اے بیٹے اس خواب کا تذکرہ اپنے بھائیوں سے نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے خلاف سازش کریں گے بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

پھر یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں پھینکا وہاں سے اللہ نے مصر پہنچایا اور اللہ نے عزیز مصر کا وزیر بنوایا پھر چٹ پڑنے کی وجہ سے بھائیوں کو مصر آنا پڑا اور بلاخر ایک وقت آیا کہ خواب سچ ہوا

رَفَعَ يَاقُوْبُ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلْتَ رَبِّي حَقًّا

اور احترام سے بٹھایا اس نے اپنے والدین کو تخت پر اور جھک گئے سب اس کے لئے سجدے میں۔ (اس وقت) یوسف نے کہا: ابا جان! یہ ہے تعبیر میرے خواب کی (جو میں نے دیکھا تھا) پہلے۔ کر دکھایا ہے اسے میرے رب نے سچا

اس خواب کی بابت بعض لوگوں نے بلادلیل موقف اختیار کر لیا ہے کہ یہ خواب دیکھنا ہی یوسف کی نبوت کا آغاز تھا۔ یہ موقف اس لئے اپنایا گیا کہ کسی طرح اس سجدہ کو حکم الہی قرار دیا جائے جو سورت میں بیان ہوا کہ اولاد یعقوب سے یوسف کے حوالے سے ہوا۔ بعض نے اس سجدے کو اللہ تعالیٰ کو سجدہ قرار دیا جبکہ آیت میں ضمیر الہا یوسف کی طرف ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف۔ راقم کا موقف ہے کہ یہ سجدہ انحناء یعنی صرف شرمندگی میں جھکنا تھا نہ کہ معروف نماز کا اصطلاحی سجدہ۔ یاد رہے کہ سجد کا لفظ قریش کی عربی کالفظ ہے اور اس کا مطلب زمین کی طرف لپکنا ہے۔ جب ان کے بھائی مصر کے دربار میں پہنچے تو یوسف کے بھائی شرم و ندامت سے جھک گئے اور اس طرح وہ خواب حق ہو گیا جو دیکھا تھا۔ یہ سجدہ تعظیمی نہ تھا یہ صرف زمین کی طرف جھکنا تھا جس کو الانحناء بھی کہا جاتا ہے۔ یوسف علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا

وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلْتَ رَبِّي حَقًّا ۖ

اے باپ یہ میرے پچھلے خواب کی تاویل تھی (آج) میرے رب نے اس کو حق کر دیا

یوسف کا خواب الوحی نہیں تھا

اس پر دلیل یہ ہے کہ انبیاء پر تو لازم ہے کہ جو الوحی ہو اس کو بابتگ دھل بیان کریں واللہ یعصمک من الناس

اللہ ان کو لوگوں سے بچائے گا

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتِي وَاللَّهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ

اے رسول پھیلا دو جو تمہارے رب نے تم پر نازل کیا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو رسالت کو نہیں ادا کیا اور بے شک

اللہ لوگوں سے بچائے گا

سورہ المائدہ ۶۷ میں

جس کو علم کی بات معلوم ہو اور اس کو چھپا دے اس کو آگ کا طوق ڈالا جائے گا حدیث

ان فرمودات کی روشنی میں واضح ہے کہ یعقوب نے اس کو اپنے غیر نبی بیٹے یوسف کا سچا خواب سمجھا جس کو ابھی نبوت نہیں ملی لیکن عنقریب اس پر نعمت تمام ہوگی اور وہ نبی بن جائے گا۔ یوسف علیہ السلام کا یہ خواب اسی طرح سچی خبر تھا جس طرح ایک عام مومن بندے کو سچا خواب آتا ہے جو پورا ہوتا ہے۔ یعقوب اس وقت نبی تھے انہوں نے جو کہا اس میں اس کا کہیں اثبات نہیں ہے کہ تم اے یوسف نبی بن چکے ہو بلکہ ان کے نزدیک ابھی یوسف پر اتمام نعت نہیں ہوا تھا۔ نبی بننا ہی سب سے بڑی نعمت ہے جو یوسف کو اس وقت نہیں ملی تھی

کوئی بھی خواب دیکھ کر عام مومن نہیں کہہ سکتا ایسا ہوگا لیکن اگر وہ عام مومن اپنا خواب نبی پر پیش کرے تو وہ نبی اس کی تاویل کر سکتا ہے۔ یوسف (علیہ السلام) جب غیر نبی تھے تو انہوں نے اپنا خواب نبی یعقوب (علیہ السلام) پر پیش کیا۔ یعقوب علیہ السلام نے تاویل کی^۵۔ یعقوب کو بھی اس خواب کی مکمل تفصیل الوحی سے نہیں پتا چلی تھی کہ یوسف چھڑ جائیں گے اور یہ سب مصر میں ہوگا۔ انبیاء جب تاویل کرتے ہیں تو وہ ان کو اشارات پر

کرتے ہیں اس پر الوحی نہیں آتی کیونکہ تاویل ایکٹ علم ہے جو سکھادیا جاتا ہے اس کا استعمال کر کے انبیاء خواب کی تعبیر کرتے ہیں۔ دوسری طرف الوحی ہے جو جب آئے گی خود انہما کو بھی علم نہیں ہوتا۔

یوسف علیہ السلام کے تمثیلی خواب کو اگر ہم وحی مان لیں تو ثابت ہو جائے گا کہ انبیاء نے جو تمثیلی خواب دیکھے ان کو اس کا مطلب خود بھی نہیں پتا تھا جو ممکن نہیں کہ ایک نبی کو خواب دکھایا جائے لیکن وہ اس خواب کی تاویل کو سمجھ ہی نہ پائے۔ لہذا ثابت یہی ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام اس خواب کے آنے کے وقت نبی نہیں عام بشر تھے۔ یوسف علیہ السلام کے خواب پر یعقوب علیہ السلام نے پیغمبرانہ تبصرہ کیا اور تبصرہ بھی انبیاء کر سکتے ہیں اور دعا بھی دے سکتے ہیں۔ یعقوب علیہ السلام کے تبصرے میں الفاظ محض دعا جیسے کلمات ہیں۔

یعقوب علیہ السلام اصل میں اس وعدہ الہی کی بنیاد پر تبصرہ کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے

کہا تھا

وَإِذْ ابْتَغَىٰ إِبْرَاهِيمُ لَرِّبِهِ الْكَلِمَاتَ فَأَتَمَّتْمَنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۚ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۙ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ

سورہ بقرہ ۱۲۴

جب تمہارے رب نے ابراہیم کی آزمائش کلمات (احکام) سے کی، تو اس نے ان کو پورا کیا۔ کہا میں نے تجھ کو انسانوں پر امام کیا بولا اور میری اولاد؟ کہا میرا وعدہ ظالموں کے لئے نہیں

یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر یعقوب علیہ السلام کی بات اسی وعدہ کی عملی شکل کا ذکر ہے کہ اب ابراہیم کے بعد اللہ تعالیٰ یوسف کو امام بنارہا ہے۔ فرمایا

(سورہ یوسف، آیت 6)

اور اسی طرح تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا، اور تمہیں تمام باتوں کا صحیح مطلب نکالنا سکھائے گا اور تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت اسی طرح پوری کرے گا جیسے اس نے اس سے پہلے تمہارے ماں باپ پر اور ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی۔ یقیناً تمہارا پروردگار علم والا اور حکمت والا ہے۔

قرآن میں اسی سورہ یوسف میں موجود ہے کہ ایک مشرک بادشاہ اور قیدی خواب دیکھتے ہیں لیکن ان کو خواب یاد رہتا ہے تو ایک مومن کو بھی اس کا خواب یاد رہ سکتا ہے۔ یوسف علیہ السلام نے تمثیلی خواب غیر نبی کی حیثیت میں دیکھا اور ان کو یاد رہا۔

باب ۱۱: اذان کی ابتداء کا قصہ

سنن ابوداؤد میں اذان کی ابتداء کے حوالے سے ایک قصہ نقل ہوا ہے جو بہت مشہور ہے اور افسوس اس کو بلا سوچے سمجھے قبول کر لیا گیا ہے۔ سنن ابوداؤد میں ہے

ابو عبید بن انس اپنے ایک انصاری چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فکر مند ہوئے کہ لوگوں کو کس طرح نماز کے لیے اکٹھا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ نماز کا وقت ہونے پر ایک جھنڈا نصب کر دیجئے، جسے دیکھ کر ایک شخص دوسرے کو باخبر کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رائے پسند نہ آئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہگل کا ذکر کیا گیا، زیادہ کی روایت میں ہے: یہود کے ہگل (کا ذکر کیا گیا) تو یہ تجویز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں یہودیوں کی مشابہت ہے“۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناقوس کا ذکر کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں نصرانیوں کی مشابہت ہے“۔ پھر عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹے، وہ بھی (اس مسئلہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فکر مند تھے، چنانچہ انہیں خواب میں اذان کا طریقہ بتایا گیا۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ صبح توڑے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ کو اس خواب کی خبر دی اور آپ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کچھ سو رہا تھا اور کچھ جاگ رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص (خواب میں) میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اذان سکھائی، راوی کہتے ہیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس سے پہلے یہ خواب دیکھ چکے تھے لیکن وہ اسے میں دن تک چھپائے

اس قصہ میں ایک انصاری چچا مجہول الحال ہے

عَدَّ شَيْئًا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا الْعُقُوبُ، حَدَّثَنَا كَيْلَابُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

149

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ»۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا اسے آپ سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہے“، پھر فرمایا: ”تم بلال کے ساتھ اٹھ کر جاؤ اور جو کلمات تم نے خواب میں دیکھے ہیں وہ انہیں بتاتے جاؤ تاکہ اس کے مطابق وہ اذان دیں کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند ہے“۔ چنانچہ میں بلال کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا، میں انہیں اذان کے کلمات بتاتا جاتا تھا اور وہ اسے پکارتے جاتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے گھر میں سے سنا تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے بھی اسی طرح دیکھا ہے جس طرح عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”الحمد للہ“۔ ابوداؤد کہتے ہیں: اسی طرح زہری کی روایت ہے، جسے انہوں نے سعید بن مسیب سے، اور سعید نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اس میں ابن اسحاق نے زہری سے یوں نقل کیا ہے: «اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر» (یعنی چار بار) اور معمر اور یونس نے زہری سے صرف «اللہ اکبر اللہ اکبر» کی روایت کی ہے، اسے انہوں نے دہرایا نہیں ہے۔

اس میں محمد بن اسحاق، ہے جس کو عثمانی صاحب اور امام مالک نے دجال قرار دیا ہے۔ یہ خواب کا قصہ صحیح سند سے معلوم نہیں ہے۔ فقہ کے مسائل میں ضعیف روایت کو عمل میں حسن کہہ کر لیا جاتا ہے۔ یہاں ایسا ہی ہے صحیح سند سے یہ روایت نہیں ہے، ضعیف ہے اور فقہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں تو حسن ہوئی۔ حسن روایت پر فرقوں کے نزدیک عقائد کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ راقم کے نزدیک حسن روایت عمل میں تو چلتی ہے لیکن عقائد میں نہیں چلتی۔

اس روایت کی متابعت میں صحیح بخاری کی روایت پیش کی جاتی ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْثَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَاقُوعُ، أَنَّ ابْنَ عُمرَ كَانَ، يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتْلُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يَنَادِي لَمَّا، فَكَلَّوْا يَوْمَافِي ذَلِكَ، فَقَالَ لِبَعْضِهِمْ: اتَّخَذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ لِبَعْضِهِمْ: بَلْ بُوْعًا مِثْلَ قُرْنِ الْبُيُودِ، فَقَالَ عُمرُ: أَوَلَا تَتَّبِعُونَ رَجُلًا يَنَادِي: ”يَا بِمَالِ قُرْمٍ فَتَادِ بِالصَّلَاةِ“.

جب مسلمان مدینہ پہنچے تو وقت مقرر کر کے نماز کے لیے آتے تھے۔ اس کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس بارے میں مشورہ ہوا۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح ایک گھنٹہ لے لیا جائے اور کسی نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سڑنگا (بگل بنالو، اس کو پھونک دیا کرو) لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیج دیا جائے جو نماز کے لیے پکار دیا کرے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی رائے کو پسند فرمایا اور بلال سے) فرمایا کہ بلال! اٹھ اور نماز کے لیے اذان دے۔

اور

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ، عَنْ بِلَالِ قَلْبَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا سَفَرُ النَّاسِ، قَالَ: ”ذَكَرُوا وَإِنْ يَعْلَمُوا وَقْتُ الصَّلَاةِ شَيْءٌ يَغْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا وَإِنْ يُورُوا نَارًا أَوْ يُضَرُّوا نَاقُوسًا، فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعُ“.

جب مسلمان زیادہ ہو گئے تو مشورہ ہوا کہ کسی ایسی چیز کے ذریعہ نماز کے وقت کا اعلان ہو جسے سب لوگ سمجھ لیں۔ کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ آگ روشن کی جائے۔ یا سڑنگا کے ذریعہ اعلان کریں۔ لیکن آخر میں بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہیں اور تکبیر کے ایک ایک دفعہ۔ (بخاری، حدیث # 606)۔

یہ روایت مختصر ہے صحیح ابن خزیمہ میں اسی سند سے ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَائِبُ بَكْرِ، نَائِبُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ، نَارُوحُ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ، عَنْ بِلَالِ قَلْبَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَتْ الصَّلَاةُ إِذَا حَضَرَتْ عَلَى عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سَعَى رَجُلٌ فِي الطَّرِيقِ فَنَادَى: ”الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَتَخَذْنَا نَاقُوسًا، قَالَ: ”ذَلِكَ لِلنَّصَارَى“، قَالُوا (1): فَلَوْ أَتَخَذْنَا بُوقًا، قَالَ: ”ذَلِكَ لِلْيَهُودِ“، قَالَ: فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعُ أَلَا تَذَان، وَإِنْ يُورُوا نَارًا أَوْ يُضَرُّوا نَاقُوسًا، فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعُ.

انس بن مالک نے کہا جب دور نبوی میں نماز کا وقت آتا ایک شخص سڑک پر جاتا اور کہتا

الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ

پس یہ لوگوں پر مشکل ہوا اور انہوں نے کہا اے رسول اللہ ناقوس لیں فرمایا یہ نصرا نیسوں کا ہے

کہا بوق لیس فرمایا یہ یہود کا ہے

پس بلال کو اذان کا حکم دیا جن میں دو دو بار کہیں اور اقامت میں ایک بار

صحیح ابن حبان میں ابن حبان نے اس پر باب قائم کیا ہے

وَبَرَّالْبَيْتَانِ بِأَنَّ قَوْلَ إِبْنِ إِسْمَاعِيلَ إِذَا دُيِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ غَيْرِهِ

ذکر بیان اس قول کا جو انس نے کہا کہ بلال کو حکم دیا تو اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی اور نہیں

پھر یہ حدیث دی ہے

إِبْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَعْفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَزَّازِ عَنْ ابْنِ قَلْبَابٍ،
عَنْ إِبْنِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُيِّنَ الْآذَانُ يُؤْتَرُ الْبَاقِيَةُ

بحث

قابل غور ہے کہ

اول: عمر رضی اللہ عنہ نے صحیح بخاری کی روایت میں اپنے کسی خواب کا ذکر نہیں کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ ایسا کوئی خواب انہوں نے دیکھا بھی نہیں تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اذان شروع ہونے کے حوالے سے صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے جس میں انہوں نے اپنے باپ کے کسی خواب کا ذکر تک نہیں کیا۔ اگر اذان ان کے باپ کے خواب پر شروع ہوئی ہوتی تو زندگی میں کم از کم ایک بار ہی ذکر کرتے لیکن کسی بھی حدیث میں نہیں کہ ابن عمر نے ذکر کیا ہو یا عمر کے کسی اور بیٹے نے ذکر کیا ہو کہ اذان ان کے باپ کے خواب پر شروع ہوئی

دوم: ہونا چاہیے کہ عمر کہتے میں نے خواب دیکھا ہے۔ جبکہ نہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کہا نہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور وہاں موجود دیگر اصحاب رسول نے کبھی بھی ذکر نہیں کیا کہ بلال کو بلایا گیا اور عمر نے یا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اپنے کسی خواب کا ذکر کیا

سوم: صحیح بخاری میں موجود ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور رسول اللہ نے ان کو اذان میں دو دو بار الفاظ کہنے کا حکم کیا

چہارم: عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز اصل میں ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا حکم تھا

وَإِذْ نَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رَبِّكَ رُوحًا نَحْنُ غَنِيٌّ عَمَّا يُكَلِّمُكَ

لوگوں پر حج کا اعلان کرو

عمر رضی اللہ عنہ نے اسی بات کو نماز کے لئے بیان کیا لہذا یہ قیاس ہے

پنجم: شارحین کا کہنا ہے کہ اس وقت اذان کے الفاظ محض الصلاۃ جامعۃ (نماز جماعت سے ہے) تھے اور جو اذان اب دی جاتی ہے وہ تمام الفاظ نہیں مراد تھے۔ مؤذن ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود الفاظ سکھائے۔ مسند احمد، ترمذی کی روایت ہے

إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ وَرَدَهُ حَدَّثَنَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْآذَانَ

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان سکھائی

اسی طرح سمجھا جائے گا کہ بلال رضی اللہ عنہ نے جو اذان دی اس کے الفاظ بھی یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سکھائے ہوں گے۔

اپنی اصل میں اذان عبادت نہیں ہے سنت ہے جو سہولت کے درجہ میں ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے دور تک جمعہ کی دو اور تین اذان دی گئیں۔ دین میں

عبادت میں اضافہ نہیں ہو سکتا ہاں سنت سے معلوم عمل میں ہو سکتا ہے۔ اذان دی جاتی ہے جب مسلمانوں کی تعداد اتنی ہو کہ فرض نماز کا وقت ان پر مخفی رہ جائے۔ اسی لئے فقہ احناف کی کتب میں اذان کو فرض قرار نہیں دیا گیا ہے اس کو سنہ مؤکدہ قرار دیا گیا ہے

بعض لوگوں نے ذہن میں اشکال پیدا ہوا کہ کیا کسی غیر نبی کی تجویز، رائے یا مشورہ مستقل دین بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ہے کہ ہاں بالکل بن سکتا ہے۔ بعض عمل غیر نبی کے تھے لیکن دین میں جاری ہوئے ہیں اگر اللہ تعالیٰ پسند کریں۔ مثلاً صحیح بخاری کی حدیث ہے

حد ثنا عبد اللہ بن مسلمہ، عن مالک، عن نعیم بن عبد اللہ الحمجر، عن علی بن یحییٰ بن خالد الزرقی، عن ابیہ، عن رفاعہ بن رافع الزرقی، قال کنا یوماً فصری ورائہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الرصعۃ قال ”سمع اللہ لمن حمہ“۔ قال رجل ورائہ ربنا وک الحمد، حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ، فلما انصرف قال ”من المستکم“۔ قال انا، قال ”رایت بضعة وثلاثین ملکاً یتمدرونہا، ایسم یکتبوا لول“۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نعیم بن عبد اللہ الحمجر سے، انہوں نے علی بن یحییٰ بن خالد زرقی سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے رفاعہ بن رافع زرقی سے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمہ کہتے۔ ایک شخص نے پیچھے سے کہا ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں، اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کو لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔ (اس سے ان کلمات کی فضیلت ثابت ہوئی)

اس میں ایک شخص نے وہ الفاظ کہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم نہیں دیے تھے لیکن ان کو پسند کیا گیا اور رسول سے ان پر تائید مل گئی۔ ہاجرہ علیہ السلام جو غیر نبی ہیں ان کی مکہ میں صفاء مروہ کے درمیان دوڑ کر اب سعی کہا جاتا ہے۔

باب ۱۲: آغاز الوحی کی ایک روایت

قرآن میں ہے

وَكُنْ لَكَ إِدْوِخِيْنَا إِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ أَمْرِ نَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِمَّنْ
(52) عِبَادِنَا ۚ وَكَانَ لَتَنَدِي أَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

اور اس طرح روح (امر الوحی) ہم نے تمہاری طرف الوحی کی، تم نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے ایمان کیا ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول بننے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلق کتاب اللہ کا کوئی علم نہ تھا

اس کے برخلاف سیرت ابن اسحاق میں ہے

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَخَدِثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ [1]، مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ بْنِ قُتَادَةَ اللَّيْثِيِّ: حَدِّثْنِي يَا عُيَيْدُ، سَيِّفٌ كَانَ بَدْءُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبُوءَةِ، حَتَّى جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: فَقَالَ: عُيَيْدُ - وَأَنَا حَاضِرٌ مُخْبِرٌ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَنْ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ -: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِزُ [2] فِي حَرَاءٍ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ شَهْرًا، وَكَانَ ذَلِكَ مِمَّا تَحْتَفُّ بِهِ قُرَيْشٌ فِي الْحِجَابِيَّةِ. وَالتَّحَنُّتُ التَّسَبُّرُ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَقَالَ أَبُو عَالِبٍ

وَتَوَرَّعَ وَمَنْ أَرَسَى شَيْبَةً مَكَانَهُ... وَرَاقٍ يَرْتَقِي فِي حَرَاءٍ وَنَازِلٍ

ابن اسحاق نے کہا مجھ سے وہب بن کیسان مولى آل الزبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے سنا جو کہتے تھے کہ عبید بن عمر بن قتادہ الليثی سے پوچھا

اے عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الوجی کا آغاز کس طرح ہوا جب ان پر جبریل آئے؟

عبید بن عمر بن قتادہ الليثی نے کہا میں حاضر تھا اور عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا جب لوگ بھی تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال میں ایک ماہ کے لئے حرام میں رہتے تھے اور وہاں جیسا قریش جاہلیت میں کرتے وہی تحنن کرتے

نوٹ: اس روایت میں اعجاف کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بجاور کا مطلب کسی جگہ رہنا ہے اسی سے مجاورت کا لفظ نکلا ہے

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَخَدِثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ: قَالَ عُيَيْدُ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِزُ ذَلِكَ الشَّهْرَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ، لَطْعِمٌ مِنْ جَاءَهُ مِنَ النِّسَاءِ كَيْنٍ، فَإِذَا أَقْبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَارَهُ مِنْ شَهْرِهِ ذَلِكَ، كَانَ إِوَّلُ مَا يَبْدَأُ بِهِ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ جَوَارِهِ، اللَّعْبَةُ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَيَطُوفُ بِهَا سَبْعًا إِذَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ الشَّهْرُ الَّذِي أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ فَيَذَرُ مَا أَرَادَ مِنْ كَرَامَتِهِ، مِنَ السَّنَةِ الَّتِي بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا، وَذَلِكَ الشَّهْرُ (شَهْرُ)

[2] اَرْمَضَان، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِلٰی حِرَاءَ، کَمَا کَانَ یُخْرِجُ لِحِوَارِہٖ وَمَعَاہِدِہٖ، حَتّٰی اِذَا کَانَ الثَّانیۃُ اَتَتْہِ اَنَزَلَتْہُ اللّٰہُ فِی سَابِغِہٖا رَسَالَتِہٖ، وَرَجَعِہُ الْعِبَادَہٖہَا، جَاءَہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: فَجَاءَنِی جِبْرِیْلُ، وَاَنَا نَائِمٌ، بِحَبِطٍ [3] مِنْ دِیْبَاجٍ فِیْہِ سِتَابٌ [4]، فَقَالَ اَفْرِأِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَا اَفْرِأِ؟ [5] قَالَ: فَقَعْتَنِی [6] بِہٖ حَتّٰی غَلَنْتُ اِیْنِ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَرْسَلَنِی فَقَالَ: اَفْرِأِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَا اَفْرِأِ؟ قَالَ: فَقَعْتَنِی بِہٖ حَتّٰی غَلَنْتُ اِیْنِ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَرْسَلَنِی، فَقَالَ: اَفْرِأِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَا اَفْرِأِ؟ قَالَ: فَقَعْتَنِی بِہٖ حَتّٰی غَلَنْتُ اِیْنِ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَرْسَلَنِی [1]، فَقَالَ: اَفْرِأِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَا اَفْرِأِ؟ اَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ اِنَّا اَفْتَدِیْنَا مِنْہٗ اَنْ یُّعَوِّذَنِی بِمِثْلِ مَا صَنَعَنِی، فَقَالَ: اَفْرِأِ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ عَلَاقٍ. اَفْرِأِ وَرَبِّکَ الْاَمْرُ اَلَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ 96: 1-5. قَالَ: فَقَرَأْتُ ثُمَّ اَنْتَبَہُ فَانْصَرَفَ عَنِّی وَہِیْتُ مِنْ [2] نَوَی. فَقَامَتْ کَتَبْتُ فِی قَلْبِی سِتَابًا. قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی وَسْطٍ مِنَ الْجَبَلِ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ السَّمَاءِ یَقُوْلُ: یَا مُحَمَّدُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ، قَالَ: فَزَعَفْتُ رَأْسِی اِلٰی السَّمَاءِ اَنْظُرْ، فَاِذَا جِبْرِیْلُ فِی صُوْرَةِ رَجُلٍ صَافٍ قَدَمَیْنِ فِی اَفْقِ السَّمَاءِ یَقُوْلُ: یَا مُحَمَّدُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ. قَالَ: فَوَقَعْتُ اَنْظُرُ اِیْنِ فَمَا اَنَکْھُمْ وَمَا اِنَّا نَحْمُ، وَجَعَلْتُ اَنْصُرُفَ وَجْہِی عَنْہُ فِی آفَاقِ السَّمَاءِ، قَالَ: فَلَمَّا اَنْظُرْتُ فِی نَاحِیَہٖ مِنْہَا اَنَا رَاَیْتُہُ کَذٰلِکَ، فَمَا زِلْتُ وَاقِفًا مَا اَنَکْھُمْ اِلَیَّی وَمَا اِرْجَعُ وَرَأْسِی حَتّٰی یَخْبَثَ خَدِیْجَةُ رُسُلًا فِی عَلَیَّ، فَبَلَغُوْا اَعْلٰی سَہْمٍ وَرَجَعُوْا اِلَیَّیَا وَاَنَا وَاقِفٌ فِی مَکَانِی ذٰلِکَ، ثُمَّ اَنْصَرَفَ عَنِّی

ابن اسحاق نے کہا کہ وہب بن کيسان نے بیان کیا کہ عبید نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ رکستے ایک ماہ تک ہر سال اور جو مسکین اتنا اس کو کھانا دیتے جب یہ مکمل ہو جاتا تو سب سے پہلے واپس کعبہ جاتے، گھر میں جانے سے پہلے طواف کرتے سات باریا جو اللہ چاہتا پھر گھر جاتے حتیٰ کہ جب وہ ماہ آیا جس میں اللہ نے چاہا کہ آپ کی کرامت ہو اس سال اور ماہ میں جو رمضان کا تھا تو رسول اللہ غار حرا کے لئے گئے اور آپ کے گھر والے آپ کے ساتھ تھے... پس جبریل آئے اللہ کا حکم لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا تو جبریل دیباج میں ایک جز دان تھا جس میں کتاب تھی اور کہا پڑھو۔ میں نے کہا: میں نہیں پڑھ سکتا؟ پس مجھے بھیجا حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ موت ہے پھر چھوڑ دیا۔ کہا پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پڑھو؟... جبریل چلے گئے اور میری آنکھ کھل گئی اور تحریر دل پر نقش ہو گئیں

اس کی سند منقطع ہے

عُبَیْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ اللَّیْثِيُّ سے لے کر آگے تک سند نہیں ہے

جامع التحصیل فی احکام المراسل از صلاح الدین ابو سعید خلیل بن سیکدی بن عبد اللہ دمشقی العلانی (التونی):
761ھ) میں ہے

عبید بن عمیر ذکر البخاری ابنہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ذکرہ مسلم فین ولد علی عہدہ یعنی ولارؤیہ لہ و ہو
معدود من التابعین فحدیثہ مرسل

عبید بن عمیر کے لئے امام بخاری نے کہا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام مسلم نے ذکر کیا کہ
یہ دور نبوی میں پیدا ہوا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا
واضح رہے کہ عبید بن عمیر نے رسول اللہ سے نہیں سنا

یہ روایت حقائق پر نہیں اترتی کیونکہ اس میں ہے کہ غار حرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں
کو لے کر جاتے تھے

جبکہ غار حرا نہایت مختصر سی جگہ ہے جس میں بمشکل ایک وقت میں ایک ہی شخص آ سکتا ہے

(اسی روایت کے آخر میں ہے کہ خدیجہ نے لوگ بھیجے جو رسول اللہ کو ڈھونڈے ہوئے غار حرا پہنچے۔)

دوم غار مکہ سے باہر بیابان میں ہے اور یہ ممکن نہیں کہ گھر والوں کو وہاں لے کر ایک ماہ تک رکا جائے

غامدی صاحب کے بقول غار حرا میں عبد المطلب بھی تخت کرتے تھے جبکہ یہ سیرت ابن اسحاق میں نہیں اور
اس روایت سے غامدی صاحب نے طے کیا کہ قرآن کی آیات، پیغمبری کا منصب ملنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پڑھوائی گئیں۔ یہ سب تمثیلی واقعہ تھا

ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ خواب سے آنکھ کھل گئی اور رسول اللہ غار حرا سے اتر کر نیچے جا رہے تھے یہاں
تک کہ پہلائے تچ میں تھے تو جبریل نے کہا تم رسول اللہ ہو

صحیح بخاری کے مطابق غار حرا کے واقعہ کے بعد ایک عرصہ تک الوحی نہ آئی اور دور فقرت رہا

ابن اسحاق کی روایت کے تحت قرآنی الوحی، ایک غیر نبی پر خواب میں پہلے آ رہی ہے

یہ اس روایت کی منکرات میں سے ہے

قرآن یا کتاب اللہ کی بھی کوئی آیت خواب میں نہیں آ سکتی کیونکہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی نہیں تھے

https://www.youtube.com/watch?v=0qUrWIKc_IQ